سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

بدھ،17۔جون2015

(یوم الاربعاء،29۔شعبان المعظم1436ھ)

سولھویں اسمبلی:پندرھواں اجلاس

جلد15:شمارہ 6

397

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ17۔جون2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال16-2015پر عام بحث"

399

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پندرھواں اجلاس

بدھ،17۔جون2015

(یوم الاربعاء،29۔شعبان المعظم1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ
فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا
مَقْدُورًا ﴿٣٨﴾ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ
وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

سُوۡرَةُ الأحزَاب آیات38تا40

پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لئے مقرر کردیا۔ اور جو لوگ گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے۔ اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا(38) اور جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے(39) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے(40)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے
میرے بخت پھر جگانا مدنی مدینے والے
میں اگرچہ ہوں کمینہ تیرا ہوں شاہ مدینہ
مجھے سینے سے لگانا مدنی مدینے والے
تیری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
میرے خواب میں تم آنا مدنی مدینے والے
میری آنے والی نسلیں تیرے عشق میں ہی مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 16-2015 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز ممبران جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ بجٹ 16-2015 پر بحث جاری ہے تو آج جن صاحبان نے مجھے نام دیئے ہیں ان کے تقریباً 55 سے اوپر نام آ چکے ہیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ذرا اختصار سے بات کریں تاکہ سب کو موقع مل جائے۔ میاں محمود الرشید صاحب! آپ کا کام تو ہو گیا ہے، آپ میری بات پر ہنس رہے ہیں۔ آپ نے مہربانی فرما کر پوائنٹ آف آرڈر سے بھی پرہیز کرنا ہے اور دوسرا ٹائم کا بھی خیال رکھیں، اختصار سے کام لیا جائے۔ پہلے نمبر پر محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار شہاب الدین خان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں محمد اسلم اقبال صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار وقاص حسن مؤکل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ حکومتی بنچوں سے بھی نام لے لیں۔ سارے نام اپوزیشن ممبران کے لئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا نام بعد میں لوں گا کیونکہ پہلے نمبر ان کے ہیں۔ آج آپ کی side والوں کا نمبر پہلا ہے۔ جی، جناب احمد خان بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ نے فرمایا ہے کہ اختصار سے کام لیا جائے تو جو بندے اب اس وقت موجود نہیں ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں گے تو ان کا بھی ٹائم لے لیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ جی، ان کی مرضی سے ٹائم دیا جا سکتا ہے۔ ان کی عدم موجودگی میں نہیں ہو سکتا۔ ابھی تو ان کے نمبرز دور چلے گئے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! 1450۔ارب روپے کا جو بجٹ پیش ہوا ہے۔ میں صرف ان میں سے دو شعبہ جات پر بات کروں گا کیونکہ ٹائم کی قلت ہے۔ میں سب سے پہلے ایگریکلچر کی طرف آؤں گا کہ ایگریکلچر کے لئے جتنی بھی رقم رکھی گئی ہے۔ اگر آپ GDP کے حساب سے دیکھیں اور بحیثیت اس صوبے کو ایک agriculture province کے حساب سے دیکھیں تو میرے خیال میں یہ اونٹ کے

منہ میں زیرہ کے برابر ہے۔ ہماری محترمہ وزیر خزانہ تشریف فرما ہیں۔ اس بجٹ پر اتنی باتیں ہو چکی ہیں کہ میں صرف ان points پر آؤں گا۔ اس وقت گورنمنٹ نے مونجی کے لئے جو پانچ ہزار روپیہ subsidies کا اعلان کیا تھا اور گندم کی قیمت فروخت 1300 روپے فی من مقرر کی تھی۔ اس وقت پنجاب میں یہ حالت ہے کہ مونجی کا وہ پانچ ہزار روپیہ بھی نہیں ملا اور گندم بھی 900 روپے فی من خریدی گئی ہے اور چند مخصوص لوگوں نے اس کو 1300 روپے من بیچا ہے۔

جناب سپیکر! جو ٹارگٹ تھا اس ٹارگٹ کے مطابق 50 فیصد گندم خریدی گئی اور باقی لوگوں سے فرد ملکیت لے کر ان کو واپس کر دی گئی کہ اب ہمارا ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے حالانکہ وہ ٹارگٹ پورا نہیں ہوا تھا۔ اگر آپ volume-II میں جائیں اور اس میں ایگریکلچر کے لئے جو پیسے رکھے گئے ہیں اس کے heads کو دیکھیں تو اس وقت سوائے سولر ٹیوب ویل کے ایگریکلچر کے لئے جتنے بھی پیسے رکھے گئے ہیں وہ تمام پیسے ریسرچ میں چلے گئے ہیں۔ میں آپ سے ایک عرض کروں گا کہ گورنمنٹ آف پنجاب کسانوں کے لئے زبانی اقدامات تو بہت کر رہی ہے لیکن اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ آپ پنجاب کو تین حصوں جنوبی پنجاب، سنٹرل پنجاب اور پوٹھوہار میں تقسیم کریں۔ اس وقت خوش قسمتی سے جناب شیر علی خان بھی تشریف فرما ہیں۔ سولر ٹیوب ویل اس hard area میں بالکل کام نہیں دے رہے اور میں نے پچھلی بجٹ تقریر میں یہی عرض کیا تھا کہ سولر ٹیوب ویل کا hard area میں کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے hard area کو مکمل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ وہاں تو 800 فٹ سے ایک ہزار فٹ تک پانی کی depth ہے، وہاں پر تو لوگوں کو پینے کے لئے پانی نہیں مل رہا اور واٹر سپلائز بند پڑی ہیں تو وہاں پر ہمیں سولر ٹیوب ویل کیا کام دے گا۔ سولر ٹیوب ویل کے لئے جتنی رقم رکھی گئی ہے انہوں نے سولر ٹیوب ویل کے لئے 10 لاکھ روپے فی کس مختص کیا ہے۔ وہ سولر ٹیوب ویل تقریباً 100 سے 150 فٹ تک کام دے گا اس سے زیادہ کام نہیں دے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی تجویز میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ hard area کے لئے کم از کم کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے، موٹر ٹربائن 100 سے 80 فٹ کی گہرائی پر لگتی ہے اور اس وقت وہاں پر بجلی بالکل نہیں ہے۔ اب کچھ دنوں میں وہاں 50 سے اوپر temperature آ جائے گا تو میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ اس پر خصوصی توجہ دیں۔ ہمارا درمیان کا ایریا راجن پور سے لے کر خوشاب تک، عیسیٰ خیل اور میانوالی یہ تمام area پچھلی دفعہ بھی اس سے محروم رہا ہے اور اب بھی اس کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا۔ ان کو خصوصاً hard area پر توجہ دینی چاہئے۔ یہ صاف پانی

بے شک دیں ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن جن علاقوں میں پانی بالکل نہیں ہے توان کو کم از کم کوئی پانی تو دے دیں۔ وہاں تو اس وقت بجلی نہیں ہے 100 فٹ deep ان کا water level ہے، وہ لوگ تو پیاسے مر رہے ہیں اور اس وقت ان کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ میں ایک اور عرض میانوالی کے حوالے سے کروں گا کہ پچھلی دفعہ بھی سب سے کم بجٹ دو ڈسٹرکٹ لودھراں اور میانوالی کا ہے جن میں ڈویلپمنٹ کی رقم دی گئی ہے۔ میں اپنے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے یہ عرض کروں گا اور میں آپ کو دعوت بھی دوں گا اگر آپ ادھر چکر لگائیں تو دیکھیں کہ کیا میانوالی اتنا خوشحال ہو گیا ہے کہ وہاں کسی ڈویلپمنٹ کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ یہ درست ہے کہ ان لوگوں نے پی ٹی آئی کو ووٹ دیئے ہیں لیکن مجھے اپنے وزیراعلیٰ کی پہلی تقریر یاد ہے کہ جب انہوں نے فرمایا تھا کہ میں پورے ایوان اور پورے پنجاب کا وزیراعلیٰ ہوں لیکن ان دو سالوں سے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑھ رہا ہے کہ مجھے بالکل نظر نہیں آ رہا ہے کہ وہ پورے پنجاب کے وزیراعلیٰ ہیں کیونکہ ہمارے حلقے مکمل طور پر neglect ہو رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے حلقوں میں جو ہم سے ہارے ہوئے ہیں، ان کو یہ چاہئے تھا کہ ان حالات میں جو پی ٹی آئی کے ممبران جیت کر آئے تھے، اس سے تو آپ کو اپنے ممبران کی کارکردگی mention کرنی چاہئے جو 2008 سے 13-2012 تک آپ کے ممبر رہے ہیں اور وہاں پر ترقیاتی کام ہوتے رہے ہیں لیکن وہ آپ کو رزلٹ نہیں دے سکے۔ آپ کو تو انہیں appreciate کر کے ان کی سرزنش کرنی چاہئے تھی لیکن اُلٹا وہاں پر ہارنے والوں کی تختیاں لگائی جا رہی ہیں اور میں بالکل اس floor پر آپ سے ذمہ داری کے ساتھ عرض کر رہا ہوں کہ وہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے، ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور ہمیں neglect کیا جا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس وقت جو ہمارے ڈسٹرکٹ کی حالت ہے وہ یہ ہے کہ تقریباً 630 ملین۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے تقریر ختم کرنے کے لئے bell بجائی)

جناب سپیکر! یہ آپ کی bell ہمیں ڈرا دیتی ہے۔ سال 15-2014 میں میانوالی کو 630 ملین روپے دیئے گئے ہیں جس میں سے تقریباً 40 فیصد وہاں پر خرچ کیا گیا ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس وقت صوبہ Block Allocation پر چل رہا ہے، جہاں پر ان کی مرضی ہوتی ہے وہاں پر پیسا دے دیا جاتا ہے۔ دیہی ترقی کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اس کو تو ہم سراہتے ہیں لیکن اگر اس

کیimplementation صحیح ہو گی تو تب اس کو ہم appreciate کریں گے،اگر ذاتی پسند،ناپسند کا سلسلہ چلتا رہا تو اس کا بھی حال پہلے جیسا ہو گا۔

جناب سپیکر!مجھے آپ سے ڈر لگنے لگ جاتا ہے جب آپ میری طرف اشارہ کرتے ہیں تو مجھے فوراً بیٹھنا بھی پڑ جاتا ہے۔میں دو منٹ میں اپنی بات ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔

جناب احمد خان بھچر:جناب سپیکر!میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر دیہی ترقی کے لئے آپ نے عوامی نمائندوں کو اعتماد میں نہ لیا تو اس کا حال بھی لیپ ٹاپ،ٹیکسی سکیم کی طرح ہو گا۔اگر ground reality پر آپ نے اس کی implementation نہ کی تو اس سکیم کا حال بھی پہلے جیسی سکیموں کی طرح ہو گا۔اس وقت جو سب سے مظلوم طبقہ ہے،میرے تمام جو دوست بیٹھے ہیں،سب سے مظلوم طبقہ agriculture based لوگ ہیں اور ایک نیا ظلم جو ان پر ہونے جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ دیہی علاقے میں دس لاکھ روپے کی evaluation پر ٹیکس لگ رہا ہے۔ہمارے ایریا میں،پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں دو قسم کے رقبے ہیں۔ایک رقبہ وہ ہے جو خود مالک کے پاس ہوتا ہے ریکارڈ میں ان کو مالکی کہتے ہیں۔اس کے علاوہ ایک دیہی شاملات ہیں ، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ دیہی شاملات کو یہ کس طرح سے determine کریں گے کہ اس کی مالیت دس لاکھ روپے سے اوپر ہے یا کم ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ہم دوبارہ پٹواری کلچر کی طرف جا رہے ہیں کہ وہ دیہی شاملات کے متعلق determination کرے گا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ پٹوار کلچر اور تھانہ کلچر بالکل اسی طرح سے ہے۔

جناب سپیکر:بہت مہربانی۔

جناب احمد خان بھچر:جناب سپیکر!جو باتیں رہ گئی ہیں وہ ہم کٹ موشن اور ضمنی بجٹ کی بحث میں ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر:شکریہ

جناب احمد خان بھچر:جناب سپیکر!میں یہ عرض ضرور کروں گا کہ implementation صحیح ہونی چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!اپوزیشن کے معزز ممبر کو جب آپ گھوری ڈالتے ہیں تو وہ گھبرا جاتے ہیں اور جو کہنا ہوتا ہے وہ بھی بھول جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میرے لئے اس ایوان کے تمام معزز ممبران بہت قابل احترام ہیں اور اس میں genderکی بھی کوئی تمیز نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔No point of order please.میں نے پہلے ہی requestکی ہے کوئی پوائنٹ آف آرڈر raiseنہیں ہوگا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ مال روڈ ٹریفک کے سلسلے میں بند پڑا ہوا ہے اور لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ چیزیں ہم روز دیکھتے ہیں، آپ بھی دیکھتے ہیں۔ اس مسئلے پر اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا، مہربانی۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بھی آج تقریر تھی۔

جناب سپیکر: آپ کی تقریر تھی، میں نے آپ کا نام بولا تھا آپ تشریف نہیں رکھتے تھے، آپ قائد حزب اختلاف سے پوچھیں کہ آپ کا نام بولا ہے یا نہیں؟ میں نے آپ کا نام پکارا ہے آپ تشریف نہیں رکھتے تھے۔ اب آپ کا نام پیچھے چلا گیا ہے، اب آپ کی باری بعد میں آئے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک محمد احمد خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جو ٹائم آپ کو دیا ہوا ہے اس کے اندر ہی رہنا ہے آپ نے مہربانی کرنی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ویسے میں نے ایک چھوٹی سی گزارش کرنی ہے، یہ میرے وقت کا حصہ بھی نہیں ہے بلکہ آپ کے سوال کا جواب ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ پارلیمنٹ، اسمبلی کا floor جو ہے۔
It is not just about talking sir. It is also about hearing something.
آپ کچھ فرمائیں گے میں سنوں گا تو میں کچھ اس کے اندر practical contribute کر سکوں گا۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کے جتنے بھی معزز ممبران ہیں۔
Whether on the left side of the benches or on the right side.
ان سب کو ایک امتحان میں سے ہم گزارتے ہیں، کسوٹی سے گزارتے ہیں کہ پانچ منٹ میں ایک جن کو بوتل میں بند کریں، اندازہ کریں، یہ کیسے ہو سکتا ہے ممکن ہی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: آپ خود ہی ٹائم کو ممبران پر تقسیم کریں کیونکہ یہ میرا اور آپ کا ہی حق نہیں ہے بلکہ اس معزز ایوان کے جتنے بھی ممبران ہیں سب کا حق ہے کہ وہ بھی بول سکیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: بس! اب آپ اپنی بات شروع کریں باقی باتیں چھوڑیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ مجھے پہلے ایک منٹ دے دیں پھر آپ مجھے پانچ منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کے لئے سات منٹ ہیں۔

ملک محمد احمد خان: مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! حکومتی بنچوں کے لئے تو تین منٹ ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اس میں اپوزیشن یا گورنمنٹ آپ کے نزدیک ہے میرے نزدیک نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! حکومتی بنچوں نے تو تعریفیں ہی کرنی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کرنے دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ جب ایک اتنا خوبصورت جامع بجٹ، عوام کی بہتری کا زبردست plan لوگوں کی امنگوں کا ترجمان بجٹ، کم از کم اس پر تو پانچ سات منٹ کی قید نہ لگائیں۔ میری گزارش ہے کہ تھوڑا سا وقت بڑھا دیں، آپ دیکھ لیں اگر ساڑھے چار گھنٹے میں پانچ منٹ کی ڈویژن ہے تو ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک تو ٹریفک کی وجہ سے لوگ upset ہیں، پریشان ہیں اور کافی hurdles create کی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی hurdle والی بات ٹھیک ہے گورنمنٹ اپنے طور پر اس کو دیکھ رہی ہے۔ کل بھی میں نے اس کے متعلق آپ کو بتایا تھا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ ہمیشہ مہربانی کرتے ہیں، شفقت کرتے ہیں اور ہماری غیر متعلقہ باتیں سن کر بھی بڑے حوصلے سے مسکراتے رہتے ہیں۔

But on a very serious note, sir! I must congratulate the Finance Minister for presenting this excellent budget and I am speaking from the core of my heart.

میں نے کوشش کی کہ میں پچھلے پانچ یا چھ budgets کا ایک تقابلی جائزہ آپ کے سامنے رکھوں اور میں نے دیکھا ہے کہ بتدریج پنجاب گورنمنٹ، یہ اللہ کا شکر ہے اور اس عوام کا ساتھ ہے۔ پنجاب کے صوبے کی عوام شاید اب دس سے بارہ کروڑ تک پہنچ گئی ہو جب census ہو گی تو پتا چلے گا۔ میں انہیں دس کروڑ ہی claim کرتا ہوں، اس دس کروڑ عوام کا میاں محمد شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد ہے کہ ہم یہ آٹھواں بجٹ اس معزز ایوان میں پیش کر رہے ہیں اور اسی ووٹ کی بدولت ہم یہ بجٹ پیش کر رہے ہیں۔ اس ووٹ کے ذریعے انہوں نے ہمیں یہ mandate دیا ہے اور میاں محمد شہباز شریف کی اس قیادت کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بتدریج، ان مشکلات کے اندر، جب دہشت کے سائے راج کر رہے تھے، جب وسائل کی عدم دستیابی تھی، جب پاکستان مشکلات کے اندر گھرا ہوا تھا اور صوبہ پنجاب بالخصوص مشکلات کے اندر گھرا ہوا تھا۔ ان نامساعد حالات کے اندر بھی وزیراعلیٰ کے وژن نے اور ان کی اس کیبنٹ نے اور اس کے علاوہ جو لوگ بھی ان کے رفقائے کار ہیں جنہوں نے اس کام کے اندر ان کی معاونت کی، بتدریج ایک ایک سال کر کے وہ حالات کو بہتر کرتے گئے۔ آپ دیکھ لیں کہ GDP کی سطح میں جو اضافہ ہوا، اس کی شرح میں جو اضافہ ہوا وہ اس بات کا آئینہ دار ہے۔ آپ ڈیپارٹمنٹس کی effectiveness کو دیکھ لیں وہ بھی اس بات کی آئینہ دار ہے۔ وزیراعلیٰ اور ان کی ٹیم نے عوام کی pulse پر ہاتھ رکھا، فیصلہ کیا کہ اس وقت ہمیں ضرورت کس بات کی ہے کہ سب سے پہلے ہم نے energy crisis سے نمٹنا ہے اس لئے جو سب سے بڑا بجٹ میں package تھا وہ ان اندھیروں کو دور کرنے کے لئے تھا۔ اس وقت جو ہمارے ملک و قوم کو خصوصاً صوبہ پنجاب کو، ہماری

صنعتی ترقی کو، ہماری زراعت کو، ہمارے مزدور پیشہ بھائیوں کو گھن کی طرح یہ لوڈ شیڈنگ چاٹ رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ منصوبہ جات جو اس بجٹ کے اندر رکھے گئے ہیں یہ نیشنل گرڈ کے اندر ایک بہتر اضافے کی صورت میں ان اندھیروں کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔ یہ ایک بڑی خطیر رقم ہے جو پنجاب گورنمنٹ نے اپنے پراجیکٹس کے طور پر initiative لیا ہے۔ یہ بہتری کی طرف ہمارا پہلا قدم ہے، جب صوبے خود ان تکلیفوں کو ختم کرنے کے لئے ownership لیں گے، اکائیاں اپنے اپنے معاملات کو خود سمجھ کر آگے چلیں گی تو تمام معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس وقت جناب شیر علی خان بھی انرجی ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر تھے، ان کی بھی اس میں بڑی بھرپور محنت شامل ہے، جب ان چیزوں کے basic documents تیار ہو رہے تھے تو میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس معاملے کو سمجھا اور اس پر اپنی اوّلین فوقیت رکھی۔

جناب سپیکر! جب ہم باہر کے ملک جاتے ہیں اور واپس آتے ہیں تو اپنے ملک کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں، کسی ائرپورٹ پر نکلیں، ہندوستان چلے جائیں دہلی کا ائرپورٹ دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ انہوں نے کچھ کیا ہے، بڑا خوبصورت بنا دیا ہے۔ میں ویسٹ یورپ کی بات نہیں کر رہا Even we have to pray sometimes Sri Lankan Airports. کہ وہ کتنے اچھے ہیں۔ ہندوستان کے roads کے نظام کو جب ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی زبردست دہلی کی میٹرو بنی، ان کی پبلک بڑی خوبصورتی سے اتر رہی ہے، چڑھ رہی ہے اور بڑے اچھے اچھے سٹیشن ہیں۔ اس وقت ایک احساس محرومی محسوس ہوتا تھا کہ یہ کیا مسئلہ ہے کہ یہ جو سہولتیں ان لوگوں کو Third World Countries کے اندر موجود ہیں، ان کو یہ سہولتیں مل سکتی ہیں تو میرا ملک پاکستان، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی یا ملتان اس سے محروم کیوں ہے؟ میں پھر خراج تحسین پیش کرتا ہوں وزیر اعلیٰ پنجاب کو کہ Modern Infrastructure Development میں leading role لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے باقی ممالک کے ساتھ ہمیں ہم پلہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ انشاء اللہ آنے والے سال میں فیصل آباد میں بھی میٹرو آئے گی اور جو بھی ہمارے ڈسٹرکٹ اس قابل ہوں گے۔ جہاں پر mass transit منصوبے دیئے جا سکتے ہیں انشاء اللہ یہ میٹرو وہاں تک ضرور پہنچے گی۔ میں کیسے ذکر نہ کروں کہ۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! کھڈیاں میں بھی پہنچنی چاہئے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! انشاء اللہ کھڈیاں لے جائیں گے۔ میاں صاحب! میں آپ کو قصور لے چلتا ہوں آپ جا کر دیکھیں تو سہی وہاں ایسی دو رویہ سڑک ہے جو بہترین موٹروے کا نقشہ پیش کرتی ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! یہ مشرف دور میں بنی تھی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔

MR SPEAKER: No cross talk. Please no cross talk.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بیچ میں سے میرا وقت منہا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کچھ نہ کچھ خود ہی کرتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے interrupt کیا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! کھڈیاں کو پیچھے نہ رہنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ carry on کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! I will میں کھڈیاں کو کیوں پیچھے چھوڑوں۔ آج کھڈیاں ترقی کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آج کھڈیاں میں 43 کروڑ روپے کی سیوریج سکیم ہے، آج وہاں international standard کی دو رویہ سڑک ہے، آج اسی وزیر اعلیٰ نے کھڈیاں میں ڈگری کالج برائے بوائز و گرلز دیا ہے تو میں کھڈیاں کو کیوں پیچھے رہنے دوں؟ اتنے بڑے بڑے ترقیاتی پیکیج ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے تو ہمارے شہر کا منہ دھو دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔

No cross talk please no interfere please don’t interfere.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ قائد حزب اختلاف میاں صاحب نے جو بھی تقریر کی honestly speaking has soften انہوں نے بڑی محنت، بڑے زیرک طریقے سے figures نکالے اور انہوں نے پوری detail بیان کی کہ بجٹ میں کہاں کہاں کوتاہیاں رہ گئی ہیں اور انہوں نے تجاویز بھی دیں۔ انہوں نے محترمہ وزیر خزانہ سے کہا کہ آپ note کریں یہ پچھلے تین سالوں میں قائد حزب اختلاف کی طرف سے ایک بڑا مثبت قدم تھا کہ جب وہ محترمہ وزیر خزانہ کو کہیں اور یہی

قائد حزب اختلاف کا role ہونا چاہئے اور انہوں نے وہ adopt کیا ہم اس پر انہیں مبارکباد بھی دیتے ہیں لیکن وہ ایک چیز miss کر گئے کہ governance is government subject حکومت کا حق عوام نے مینڈیٹ کے ذریعے دیا ہے تو یہ حکومت بنی ہے، 51 percent and above رہا تو حکومت بنی۔ یہ میری priority ہے، یہ میری ترجیح ہے کہ میں نے کس وقت اپنے ان معاملات پر اخراجات کرنے ہیں، آج بھی میرے بجٹ کا سب سے زیادہ حصہ تعلیم پر، آج بھی میرے بجٹ کا سب سے زیادہ حصہ صحت پر، آج بھی میرے بجٹ کا سب سے زیادہ حصہ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ پر ہے، آج بھی میرے بجٹ کا سب سے زیادہ حصہ اندھیرے ختم کرنے کے لئے جن میں آج ہم ڈوبے ہوئے ہیں بجلی کے لئے ہے۔ ہم نے priorities areas تو define کر دیئے ہیں پھر یہاں پر آ کر یہ بات کرنی کہ یہ جو اخراجات تھے ان کا تخمینہ تو بجٹ تقریر کے اندر لگایا گیا لیکن حکومت کو یہ حق حاصل ہے۔ میاں محمد شہباز شریف کس طرح سیلاب میں ڈوبے ہوئے عوام کو بے یار و مددگار چھوڑ دیں، کیا وہ جا کر نارووال سے لے کر خانیوال تک بہتے ہوئے دریاؤں کے اندر ان لوگوں کی داد رسی نہ کرے، جا کر ان کا حال نہ پوچھے اور ان کو سیلاب کے تھپیڑوں کے سپرد کر دے اور ان کے پاس پہنچے بغیر کیسے بجٹ دے دے، ان کو کیسے package نہ دے؟ اس چیز کی تکلیف ہے کہ یہ غریب کے دکھ کا مداوا کرتا ہے اس بنیاد پر وزیراعلیٰ کی پالیسیز پر یہ سارے الزامات اٹھتے ہیں۔ آپ کو ایک بات clearly دیکھنا پڑے گی اور فیصلہ کرنا پڑے گا کہ میں بحیثیت ممبر اسمبلی اپنا حق ادا کرنے کی کوشش کروں، وزیراعلیٰ پنجاب تو اپنا حق ادا کر رہے ہیں، ان کی یہ ٹیم، ان کی کیبنٹ اپنا حق ادا کر رہی ہے اور جس جس کے ذمے جو جو کام ہے وہ کرے۔ اب میں نے یہ سمجھا کہ مجھے اس بجٹ پر دو باتیں تو ضرور کہنی چاہئیں نمبر ایک اس میں ایک road map دے دیا ہے، انشاء اللہ یہ پالیسیز 2018 تک pursue ہوں گی۔ ہم جو figures portray کر رہے ہیں یہ 8 فیصد کی ratio کو achieve کریں گے اور انشاء اللہ یہ GDP کو بڑھائے گا، یہ جو growth strategy دی گئی ہے آج یہی پنجاب کی ضرورت ہے اور اگر یہ گورنمنٹ اس پر عمل پیرا رہی اور ان pendent targets کو pursue کرتی رہی تو کیوں فرق نہیں پڑے گا؟ انشاء اللہ میاں محمد شہباز شریف کی ولولہ انگیز قیادت میں یہ فرق پڑے گا اور لوگ خاطر رکھیں کہ ہم تو دنوں کا حساب بھی مانگتے ہیں۔

سمجھتے رہے آفتاب جن کو وہ جگنو نکلے

جناب سپیکر! ہم تو دونوں کا بھی حساب مانگتے ہیں۔

میرے مستقبل کو بدلنے کی دیتے تھے نوید
مجھے میرا ماضی تو لوٹاؤ

جناب سپیکر! میرے چھ مہینے تو واپس کروا گر یہ چینی انوسٹمنٹ چھ مہینے قبل آئی ہوتی تو ہم سمجھتے ہیں کہ China Pak Corridor آج feasibility status سے نکل کر material status پر جا چکا ہوتا۔ میری وہ جگ ہنسائی، میرے کیپیٹل پر یلغار اور پھر بجٹ کا خسارہ پوچھتے ہیں۔ وہاں جو چھ مہینے دھرنے رہے ہیں اٹارنی جنرل آف پاکستان نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے اندر figures دیئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات کر رہا ہوں۔ کیا یہ میری نہیں اور میرے ملک کا نقصان میرا نقصان نہیں ہے؟

جناب سپیکر: پلیز! wind up کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، سنائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ مجھے یہ حق تو دیں کہ میں اس بات کا احساس دلاؤں کہ ایک ایک دن میں 12,12۔ ارب روپے کا نقصان میں نے تو نہیں کیا۔ کیا وہ بجٹ کے اندر سے جانے والی چیزیں نہیں تھیں، جہاں پر انہوں نے پورے ملک کو روک کر رکھ دیا اور کیا انہوں نے نہیں کہا کہ بل مت جمع کراؤ؟

جناب سپیکر: آپ ماضی کی طرف نہ جائیں بلکہ روشن مستقبل کی طرف آئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر میاں محمد شہباز شریف کی قیادت رہی تو میرا مستقبل روشن رہے گا۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔ آپ wind up کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مجھے میرا وقت تو دے دیں۔ بجٹ تو ہو گیا اب آپ سے میری گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: کیا؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ ایک ایک کر کے بتاؤں گا- میری گزارش آپ سے بھی ہے اور اس کے لئے بہتر ہے کہ آپ چیمبر میں وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ میں آپ کو چیمبر میں وقت دے دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اب ان کو کیبنٹ میں ڈال دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت شیخ صاحبہ! نہیں ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! عرض ہے کہ ممبران کو آدھہ گھنٹہ اندر آتے ہوئے لگ رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اندر کی تو بات کریں۔ باہر کی بات وہ کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہہ دیا ہے۔ جی محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ رانالیاقت علی صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم نے کب تعریف کرنی ہے؟ ہمیں بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو موقع دیا تھا لیکن آپ نہیں تھے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس میں ہمارا کیا قصور ہے، اب ہماری باری کب آئے گی؟

جناب سپیکر: اس میں کس کا قصور ہے؟ میں بھی تو پہنچا ہوں۔ آپ کی مہربانی۔ بہت راستے ہیں، یہ سب کس طرح آئے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری باری کب آئے گی؟

جناب سپیکر: میں پتا کر کے بتاؤں گا۔

رانالیاقت علی: جناب سپیکر! میں تاریخی شاندار بجٹ پیش کرنے پر۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم نے پاگلوں کی طرح بجٹ پڑھا ہے ہمیں بھی بات کرنے کا ٹائم دیں۔ آپ یہ فرمادیں کہ میری باری کب آئے گی؟

جناب سپیکر: جب آپ کا نمبر آئے گا بات کر لینا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ مجھے یہ فرما دیں کہ کب ٹائم ملے گا؟

جناب سپیکر: اب آپ کا ٹائم بعد میں آئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمیں گھنٹہ ہو گیا ہے باہر کھپتے پھر اسمبلی کے اندر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو کس نے روکا ہے، آپ کو اِدھر کسی نے نہیں روکا اور آپ اپنے طور پر رک جائیں تو میں کیا کروں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کبھی تین تین گھنٹے اجلاس تاخیر سے شروع کرتے ہیں اور کبھی پانچ منٹ بعد شروع کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے تب اجلاس شروع کیا جب ادھر قائد حزب اختلاف تشریف فرما تھے۔ آپ کی بڑی مہربانی مجھے ان کی بات سننے دیں۔ ان کا ٹائم شروع ہو گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم نے اپنے گھر سے آنا ہے۔ آپ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ میرا ٹائم کب آئے گا؟

جناب سپیکر: اس لسٹ میں ایک چھ کی ratio سے چل رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایسی زیادتی نہ کریں آپ اتنا بھی accommodate نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسے نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی ایسے اچھا نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سال میں پانچ سات منٹ بولنا ہوتا ہے آپ اس کے لئے بھی موقع نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کی باری نمبر 11 کے بعد آئے گی۔ گیارہ نمبر کے بعد آپ کی side سے نمبر آئے گا چونکہ ایک چھ کی ratio چل رہی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ بہت زیادتی کی بات ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ اپنا ٹائم دینا چاہتے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے تقریر کرنے کے لئے ٹائم مانگا ہے اپنے حلقے کے لئے فنڈز یا سڑکوں کے لئے بجٹ نہیں مانگا۔

جناب سپیکر: میں نے یہاں کیا دینا ہے؟ میرے بھائی میں نے کسی طریقے سے چلنا ہے۔ آپ ایسے نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ ان کو بولنے دیں۔ آپ ایسے اپنا ٹائم خراب نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ ان کو تقریر کا ٹائم بتادیں۔

رانا لیاقت علی: جناب سپیکر! انہوں نے پہلے ہی بہت وقت ضائع کیا ہے۔ انہوں نے ہمارے چھ مہینے ضائع کئے ہیں۔

جناب سپیکر: چھ معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے بات کریں گے اور ایک ممبر حزب اختلاف کی طرف سے بجٹ پر تقریر کرے گا۔ میاں محمد اسلم صاحب! پہلے میں نے حزب اختلاف سے شروع کیا ہے۔ حزب اقتدار کی طرف سے 48 معزز ممبران کی فہرست ہے اور آٹھ معزز ممبران حزب اختلاف کے نام ہیں۔ جی، رانا لیاقت علی!

رانا لیاقت علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ایک تاریخی اور شاندار بجٹ پیش کرنے پر محترمہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور وزیراعلیٰ پنجاب، پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے ایک متوازن، کسان دوست اور عوام دوست بجٹ پیش کر کے عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ یہ وہ بجٹ ہے کہ جس سے عام آدمی کو relief ملے گا۔

جناب سپیکر! تعلیم اور صحت کے لئے بہت زیادہ فنڈز رکھے گئے ہیں جس سے انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب اور پاکستان کا مستقبل روشن ہوگا۔ میں یہاں پر خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کروں گا کہ جنہوں نے اوورسیز پاکستانی کمیشن کا قیام عمل میں لا کر پوری دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے اوورسیز کے لئے ایک خوشی کا پیغام دیا ہے۔ پاکستان کے لئے اوورسیز پاکستانی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اوورسیز پاکستانی صف اوّل میں رہ کر پاکستان کی خدمت کریں گے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ جو کہ border belt area ہے وہاں پر ہسپتال کا مسئلہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ میرے حلقہ پی پی-126 میں پچاس بیڈز کا ایک ہسپتال دیا جائے جس سے عام اور غریب لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے۔ اسی طرح میرے حلقے میں جو چھپڑ ہیں ان سے ڈینگی اور دوسری بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ وہاں پر صاف پانی میسر نہیں ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ ان چھپڑوں کو ختم کر کے وہاں پر

چلڈرن پارک تعمیر کئے جائیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے ہمارے علاقے کے دیہات میں پینے کا صاف پانی مہیا کیا جائے۔ ہمارے علاقے میں صاف پانی میسر نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہی چھپڑ ہیں کیونکہ ان سے آلودگی پھیل رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ میرے حلقے میں جو ہسپتال اور سکولز زیر تعمیر ہیں ان کی تعمیر جلد از جلد مکمل کی جائے اور وہاں پر سٹاف کا بھی انتظام کیا جائے تاکہ وہ ادارے functional ہو سکیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کا شکریہ ادا کروں گا کہ جو ملک سے دہشت گردی اور لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کے لئے ایک اچھی ٹیم کے ساتھ دن رات محنت کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت دُور نہیں کہ جب پاکستان سے روٹھی ہوئی خوشیاں واپس آئیں گی، روشنیوں کا شہر کراچی آباد ہو گا، ہمیں دہشت گردی سے نجات ملے گی اور پاکستان کا مستقبل روشن ہو گا۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں محکمہ پولیس کے لئے 94۔ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے اگر خادم اعلیٰ پنجاب اس بجٹ کو تین گنا بھی کر دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن پنجاب پولیس اپنی کارکردگی اور کردار کو بہتر کرے تاکہ عام آدمی کو انصاف مل سکے۔ ہماری حکومت نے غریب لوگوں کو پچاس ہزار گاڑیاں دے کر روزگار کے سلسلے میں ایک relief دیا ہے۔ اسی طرح کسانوں کو کئی ہزار ٹریکٹر دیئے گئے ہیں۔ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کسانوں کے لئے جس محنت سے کام کیا ہے میں اس پر بھی انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میرے حلقے میں ایک سٹیڈیم دیا جائے تاکہ بچے اپنا وقت کھیل کود میں گزار سکیں۔ میں اسی کے ساتھ ہی شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ السلامُ علیکم۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب محترمہ مدیحہ رانا بات کریں گی۔

محترمہ مدیحہ رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آج آپ نے مجھے مالی سال 16-2015 کے بجٹ پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ آج پاکستان مسلم لیگ (ن) کا یہ لگا تار آٹھواں بجٹ ہے جو کہ ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے۔ میں اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، پنجاب کی پہلی خاتون وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑے حجم یعنی 1447۔ارب اور 24 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بجٹ کو اردو زبان میں میزانیہ کہا جاتا ہے اور میزانیہ کا مطلب تول، ترازو اور انصاف ہے۔ اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے اور تمام محکمہ جات کی ضروریات اور کارکردگی کی بناء پر بجٹ میں حصہ مختص کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی نذر کچھ شعر کرنا چاہتی ہوں:

کوئی ضبط دے نہ جلال دے مجھے صرف اتنا کمال دے
مجھے اپنی راہ پہ ڈال دے کہ زمانہ میری مثال دے
تیری رحمتوں کا نزول ہو مجھے محنتوں کا صلہ ملے
مجھے مال وزر کی ہوس نہ ہو مجھے بس رزق حلال دے
تیری بارگاہ میں اے خدا میری روزوشب ہے یہی دعا
تو رحیم ہے تو کریم ہے مجھے مشکلوں سے نکال دے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان اور پنجاب حکومت کے لئے سب سے بڑی مشکل اور سب سے بڑا challenge بجلی کا بحران تھا۔ اسی بحران سے نمٹنے کے لئے ہماری حکومت نے پچھلے بجٹ میں 31۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی تھی جس سے بجلی کے بحران سے نمٹنے کے لئے بہت سارے منصوبوں پر کام کیا گیا۔ ان منصوبوں میں سب سے اہم منصوبہ بہاولپور کا قائداعظم سولر انرجی پارک ہے جس سے ایک ہزار میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی۔ اسی بجلی کے بحران کو دُور کرنے کے لئے اس موجودہ بجٹ میں 618۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پنجاب اور پاکستان ایک روشن ملک کہلائے گا۔

جناب سپیکر! میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گی۔ ہماری مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی ترجیحات ہیں کہ ہم اپنے عوام کو خود مختار کریں۔ اس کے لئے اس متوازن بجٹ میں 4۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے 20لاکھ افراد کو ٹیکنیکل ایجوکیشن دی جائے گی۔ اس کے علاوہ ہمارے وہ نوجوان جو کہ اتنے زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ان کے لئے قصاب کورس، درزی کورس، نرسریوں کی تعمیر اور اسی طرح کے بے شمار دوسرے کورسز کرانے کا بندوبست کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر اخوت فاؤنڈیشن کا ذکر کروں گی جس کا پنجاب حکومت کے ساتھ الحاق ہے۔اس کے لئے مزید 2۔ارب روپے اس بجٹ میں شامل کئے گئے ہیں تاکہ خواتین و حضرات قرض حسنہ حاصل کریں اور باعزت طریقے سے اپنی روزی روٹی کما سکیں۔

جناب سپیکر!یہاں پر میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کے اہم وژن کی عکاسی کرنا چاہتی ہوں جو کہ خواتین کے لئے ایک بہت بڑا initiative ہے۔Working women اور طالبات جو کہ ٹرانسپورٹ کے مسائل سے دوچار ہیں ان کے لئے Scooty for Working Women Pilot Project پر کام شروع کر دیا گیا ہے اور اس کے لئے 2۔ارب روپے اس متوازن بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں۔ میرے لئے یہ بات باعث افتخار ہے کہ میرے قائد میاں محمد شہباز شریف نے مجھے اس اہم کمیٹی کا ممبر نامزد کیا ہے۔میں یہاں پر یہ بات کہنی چاہوں گی کہ حزب اختلاف کو اس بجٹ میں کوئی اچھائی نظر آئے یا نہ آئے لیکن انشاء اللہ عوام اس بجٹ کو ضرور سراہے گی۔ میں حزب اختلاف کی نذر یہ شعر کروں گی کہ:

ہر ایک سوال کا اس کو جواب کیا دیتے
ہم اپنی ذات کا اس کو حساب کیا دیتے
جو ایک لفظ کی خوشبو نہ رکھ سکا محفوظ
ہم اس کے ہاتھ میں پوری کتاب کیا دیتے

جناب سپیکر!میں یہاں پر شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔اس بجٹ میں موجودہ حکومت نے تعلیم کے لئے 310۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ہم انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے وقتوں میں اس بجٹ سے مزید missing facilities دور کریں گے، سکولوں کی اپ گریڈیشن ہو گی اور quality of education پر focus ہو گا۔ اس بجٹ میں چار عدد مزید دانش سکولوں کو پنجاب میں تحفے کے طور پر دیا گیا ہے تو وزیراعلیٰ پنجاب سے میری گزارش ہے کہ فیصل آباد کا دانش سکول بھی اس بجٹ میں شامل کر دیا جائے جس سے فیصل آباد کے بچوں کو بھی standard education حاصل کرنے کا موقع مل سکے۔

جناب سپیکر!اب میں میٹرو بس پراجیکٹ پر بات کرنا چاہوں گی۔ میٹرو بس سے آج لاکھوں افراد باوقار سفر سے مستفید ہو رہے ہیں۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارے مخالفین نے میٹرو بس کو جنگلا بس کا نام دیا اور ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب نے اس کو پاکستان میٹرو بس کے نام سے منسلک کر دیا کہ یہ

نہ صرف پنجاب کا منصوبہ ہے بلکہ اس میٹرو بس سے پورے پاکستان کے لوگ relief حاصل کریں گے۔ میں یہاں پر کہتی چلوں:

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو بجٹ بنا کر سرِعام رکھ دیا

جناب سپیکر! میرا تعلق فیصل آباد سے ہے جو پاکستان کا مانچسٹر ہے۔ جہاں پر پورے پاکستان میں ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے اسی طرح فیصل آباد میں بھی ڈویلپمنٹ اپنے عروج پر ہے۔ ہمیں وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے Express High Way کا تحفہ ملا جو کہ گٹ والا سے ساہیانوالہ تک ہے جس کے لئے میں بہت شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! اب میں صحت کے حوالہ سے بات کروں گی کہ اس بجٹ میں 166۔ ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور اُن کی ٹیم کے ممبر خواجہ سلمان رفیق صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ آج اُن کی شب و روز محنت کی وجہ سے بہت سے شہروں میں بیمار اور غریب لوگوں کو مفت ادویات مل رہی ہیں بلکہ دیہاتوں اور قصبوں میں بھی BHUs and RHCs میں کثیر تعداد میں ادویات موجود ہیں۔ ہماری حکومت کی طرف سے اس بجٹ میں quality insurance کا اجراء، ماں اور بچے کی صحت، ہیپاٹائٹس، جگر اور گردوں کی پیوند کاری، ڈائیلسز اور اس کے ساتھ ساتھ پولیو پر کام ہو رہا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے اس بجٹ میں clean drinking water کے لئے 11۔ ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے عوام کو پینے کا صاف پانی ملے گا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے آرتھوپیڈک وارڈ میں مشینری کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں حزب اختلاف کو ایک message دینا چاہوں گی کہ please اس بجٹ کو سراہیں کیونکہ یہ ہمارے ملک کے لئے بہتر ہے۔

چلو ایسا کریں مل کر ستارے بانٹ لیتے ہیں
ضرورت کے مطابق سہارے بانٹ لیتے ہیں
محبت کرنے والوں کی تجارت بھی انوکھی ہے
منافع چھوڑ دیتے ہیں خسارے بانٹ لیتے ہیں

جناب سپیکر! میں اس دعا کے ساتھ اپنی بات ختم کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ترقی عطا فرمائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ سید علی رضا گیلانی صاحب!۔۔۔ نہیں ہیں۔ چودھری افتخار حسین چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی۔ آج بجٹ 16-2015 موضوع بحث ہے۔ مجھ سے قبل معزز ممبران اسمبلی نے اس بجٹ پر سیر حاصل گفتگو کی، اپنی رائے دی اور آج مجھے بھی اپنی رائے دینے کا موقع ملا ہے۔ میں time limit میں رہتے ہوئے بات کروں گا۔ میرے خیال، میری calculation اور میرے علم کے مطابق بجٹ 16-2015 ایک متوازی بجٹ ہے اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا ایک تسلسل کے ساتھ یہ آٹھواں بجٹ ہے۔ جب بھی کوئی بجٹ بنایا جاتا ہے اور کوئی بھی حکومت اُس کے اندر اپنی priorities set کرتی ہے یا اپنا پروگرام دیتی ہے تو اس حوالہ سے ہم نے دیکھا ہے کہ حکومت پنجاب نے اپنا ایک وژن دے دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے تو موجودہ بجٹ میں ٹوٹل بجٹ کا 26.90 فیصد تعلیم کے لئے allocate کیا گیا ہے جس پر میں میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کروں گا۔ اسی طرح صحت کے لئے ٹوٹل بجٹ کا 14.5 فیصد allocate کیا گیا ہے۔ ہمارا تعلق چونکہ دیہاتی علاقہ سے ہے تو جو Khadim-e-Aala Road Repair Programme, شروع کیا گیا ہے یہ پنجاب کی تاریخ کا بہترین منصوبہ ہے جس کے آپ مثبت نتائج دیکھیں گے۔ اس سے قبل اس طرح کا کوئی پراجیکٹ کبھی شروع ہوا ہے اور نہ ہی ہو سکے گا تو میں اس پراجیکٹ کے شروع کرنے پر میاں محمد شہباز شریف اور اُن کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! تعلیم ہو، صحت ہو، مواصلاتی نظام ہو، آبپاشی ہو، زراعت ہو اور بالخصوص صاف پانی پراجیکٹ وزیراعلیٰ پنجاب کی پنجاب کے عوام سے دوستی کی عکاسی کرتا ہے۔ یہاں پر حزب اختلاف کے دوستوں نے میٹرو بس سروس، لیپ ٹاپ، ٹریکٹر سکیم اور گرین خود روزگار سکیم کو بڑا criticize کیا تو میں ان کی خدمت میں صرف ایک ہی شعر عرض کرکے اپنی بات ختم کرتا ہوں:

نہیں روک سکیں گے شیروں کو یہ دھرنوں کے مداری
اب جو اُڑے ہیں تو آسماں چھو کر رہیں گے

جناب سپیکر: جی، آپ کا شکریہ۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اس بجٹ کی اچھی باتوں کو discuss کرنا چاہوں گی۔ اس بجٹ کی مجھے جو سب سے اچھی چیز لگی، وہ تھی ڈاکٹر عائشہ غوث۔ ماشاء اللہ ایک خاتون کا اور خاص طور پر credible خاتون کا بجٹ پیش کرنا ہم تمام خواتین کے لئے یہ باعث فخر ہے کہ ایک عورت کو empower کیا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک شعر سے اپنی بات کا آغاز کرنا چاہوں گی۔

میرا اس شہر عداوت میں بسیرا ہے جہاں
لوگ سجدوں میں بھی لوگوں کا بُرا سوچتے ہیں

جناب سپیکر! یہاں پر معزز ممبران حزب اقتدار نے اپنے بجٹ کی بہت تعریف کی جو اُن کا فرض تھا اور ہماری طرف سے بہت مخالفت بھی ہوئی، اعتراضات بھی آئے اور یہ ہمارا فرض تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہمیں practical approach رکھنی چاہئے کیونکہ اگر ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں تو کچھ ایسا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ جس سے ہماری عوام کو relief ملے اور اُن کو فائدہ ہو تو میں یہاں پر وہ note points کراؤں گی جو ہماری عوام کے مفاد میں ہیں۔

جناب سپیکر! گزشتہ برس پنجاب کے اخراجات میں 188.41 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پنجاب کے محکموں کی کارکردگی deliverance کے حساب سے 65 فیصد کم ہوئی۔ میں وزیر اعلیٰ کے وژن پر اعتراض نہیں کرتی لیکن حکومت کے سیکرٹریز اور وزراء کی deliverance میں بہت کمی ہوئی اور وہ احکامات یا وہ اعلانات جو کروائے گئے تھے اُن پر عملدرآمد نہیں ہو سکا اور یہ بہت کمزور پہلو سامنے آیا ہے جسے ہم نے بہتری کی طرف لے کر جانا ہے۔ ڈی سی اوز سیکرٹریز ناکام رہے لیکن ان کے اخراجات میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوا بلکہ خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے اخراجات 104 فیصد بڑھ گئے حتیٰ کہ کچن کے اخراجات جو سب سے زیادہ بڑھ گئے ہیں مزید اعلیٰ ترین کھانے ملازمین کے لئے الگ تھے اور وزراء جو وہاں visit کرتے تھے ان کے لئے الگ تھے۔ مجھے بتائیے ایک ایسا ملک جہاں میں نے کوڑے میں سے ایک بچے اور کتوں کو ایک ساتھ کھانا ڈھونڈتے اور کھاتے دیکھا۔ جہاں بھوکے پیٹ لوگ سو جاتے ہیں اور جہاں عورتیں اپنے بچوں کو بیچ کر اپنا پیٹ پالتی ہیں یا اپنی عصمت کو بیچ دیتی ہیں یا بھوک سے تنگ آکر خودکشی کر لیتی ہیں اور ایک باپ اپنی بیٹی کو مار دیتا ہے کیونکہ اس کو وہ عید کا جوڑا لے

کر نہیں دے سکتا۔ وہاں پر ہمارے خادم اعلیٰ اور وزیر اعلیٰ کے اخراجات اگر 104 فیصد بڑھ جائیں تو یہ ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے سپیشل بیوروکریٹس ہیں ماشاء اللہ بڑا کام کرتے ہیں۔ ان کے جو خصوصی دورے رہے ان سے آپ کے خزانے پر اضافی 73 کروڑ روپے کا بوجھ پڑا۔ وہ ملک جو پہلے ہی غربت کی سطح سے نیچے ہے اور اس کی 52 فیصد عوام خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ ہم وہاں اپنی عیش اور عیاشی میں لگے ہوئے ہیں۔ میں عیش اس لئے کہوں گی کہ جہاں ہم گاڑی میں جا سکتے ہیں وہاں ہم ہیلی کاپٹر پر جاتے ہیں۔ یہاں ہیلی کاپٹر کا استعمال بے دریغ ہوا، وزراء اور من پسند لوگوں نے بے دریغ استعمال کیا۔ اس مد میں 73 کروڑ روپے کا اضافی بوجھ پڑا۔ ہمارے کچھ وزراء تو اتنے لاڈلے تھے کہ جنہوں نے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ کیا جس سے 17 کروڑ 43 لاکھ 60 ہزار روپے کا بوجھ زیادہ پڑا اور 11 کروڑ روپے کی ضمنی گرانٹ بھی release کرائی گئی۔ یہ صرف اور صرف وزراء کی آرام طلبی اور ان کی ذاتی نمود و نمائش کے لئے کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس 180۔ ایچ ماڈل ٹاؤن، 8۔ کلب روڈ، جاتی امرا اور دیگر دفاتر کے لئے 21 کروڑ 99 لاکھ 35 ہزار روپے مختص کئے گئے جبکہ 45 کروڑ روپے ایک لاکھ 76 ہزار روپے خرچ ہوئے۔ اس مالی سال میں 21 کے بجائے ہم نے 45 کروڑ روپے خرچ کئے تو آئندہ مالی سال میں ان کے لئے 34 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ بات تو 55 کروڑ روپے سے اوپر جائے گی۔ مجھے یہ بتا دیجئے کہ ہم جیسی غریب قوم جس کے 75 لاکھ بچے سکولوں سے باہر ہیں۔ 4272 سکولوں کی عمارتیں ایسی ہیں جو کسی وقت بھی گر سکتی ہیں۔ آپ کے 6514 سکولوں میں بجلی نہیں ہے۔ 612 میں ٹائلٹ ہی نہیں ہے۔ 795 میں پینے کا پانی نہیں ہے اور 2706 میں چار دیواری نہیں ہے۔ پنجاب میں 51 ہزار سکول ہیں جن میں سے 62775 اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں۔ ہم نے یہاں بہت دعویٰ کیا کہ ہم نے missing facilities کم کر دی ہیں، ختم کر دی ہیں اب کہیں بھی نہیں ہیں اور ہر چیز ideal ہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو، اللہ کرے کہ ہم ایسا perform کریں کہ ہر چیز ideal ہو لیکن حقیقت کیا ہے کہ کیا ایسا ہے کہ ہم خوابوں کی دنیا میں ہی رہ کر سب کچھ کر لیں گے؟ ایک پڑھا لکھا پنجاب بنا دیں گے۔ ہم اپنے آپ کو دھوکا دے سکتے ہیں لیکن اپنی آنے والی نسلوں اور بچوں کو ہمیں دھوکا نہیں دینا چاہئے۔

جناب سپیکر! ایک بہت بڑا سکینڈل گندم کا سامنے آیا تھا کہ 80۔ارب روپے کی سبسڈی دی گئی۔ اس کی کافی تفصیل ہے لیکن میں وقت کی کمی کی وجہ سے تفصیل نہ بتا سکوں گی لیکن 80۔ارب روپے کی گندم پر جو سبسڈی دی جانی تھی وہ نہیں دی گئی۔ وہ مختلف اخراجات میں استعمال ہوئی، مختلف فنڈز میں استعمال ہوئی اور آج ہم 80۔ارب روپے کا جو زرعی ملک کے کسان کا حق تھا وہ اس کو دینے میں ناکام رہے۔ اس کے لئے ایک شعر عرض ہے کہ:

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ امراء کے درودیوار ہلا دو
جس کھیت سے میسر نہ ہو دہقاں کو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ایک چیز جو بہت اہم ہے جس کے بغیر تقریر مکمل ہی نہیں ہوتی۔ ہماری بہن عظمیٰ بخاری صاحبہ نے خیبر پختونخوا پر بڑی تنقید کی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! جو ممبر یہاں موجود نہیں ان کے متعلق بات نہ کی جائے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں آپ کو صرف میٹرو کی ایک شکل دکھانا چاہتی ہوں۔ بھارت میں میٹرو بنی تو فی کلومیٹر 24 کروڑ روپے خرچ آیا، اس کے بعد بیجنگ چائنا میں بنی تو 48 کروڑ روپے فی کلومیٹر خرچ آیا، اس کے بعد استنبول میں جو بہت مہنگی بلکہ سب سے مہنگی 88 کروڑ فی کلومیٹر بنی، اس کے بعد لاہور میں بنی جس پر 1.1۔ارب روپے فی کلومیٹر خرچ اور اسلام آباد میں بنی تو 2۔ارب روپے فی کلومیٹر کا خرچ آیا۔ ہمارے عوام بچوں کے لئے ادویات اور روٹی چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ آپ کا بہت شکریہ۔ سید عبدالعلیم شاہ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں مرغوب احمد صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سید زعیم حسین قادری صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں نصیر احمد صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ رانا محمود الحسن صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ بجٹ کی جو اچھی باتیں ہیں، جامعیت ہے، وزیر خزانہ اور حکومت کی تعریف ہے وہ مجھ سے پہلے والے ممبران والی ہے۔ اب میں آگے بات شروع کرتا ہوں کہ سب سے پہلے یہاں پر کہا گیا کہ جب بجٹ بنایا گیا تو اس میں منتخب ممبران کی کوئی input نہیں تھی تو میں اس کے لئے واضح کر دوں کہ pre-budget session تو سب نے دیکھا ہے لیکن اس کے علاوہ ایک کمیٹی بنی تھی جس میں کوئی پندرہ سولہ کے قریب ممبران اسمبلی موجود تھے اور اس کمیٹی کی بجٹ سے پہلے دو تین ماہ میں درجن بھر میٹنگز بھی ہوئیں جس میں سارے بجٹ کی چیزیں بڑی جامعیت کے ساتھ سرکاری افسران کے ساتھ discuss ہوئیں اور اس کمیٹی میں ایک ممبر موجود تھا۔ ہماری معزز وزیر خزانہ جو اس وقت وزیر نہیں تھیں، یہاں پر قائد حزب اختلاف نے کہا کہ اگر وہ پہلے منسٹر بن جاتیں تو وہ بجٹ سے آگاہ ہوتیں لیکن وہ اس کمیٹی کی Co-Chairperson تھیں۔ انہوں نے اس میں input دی، input لی اور اس کے نتیجے میں بجٹ بنا للذا یہ بات قطعی طور پر درست نہیں ہے کہ اس میں ممبران اسمبلی کی input نہیں تھی۔

جناب سپیکر! یہاں پر تعلیم اور صحت کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کی بات کی گئی کہ ان کی input قانون سازی میں یا دیگر معاملات میں شاید ویسی نہیں ہے تو میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایجوکیشن کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اس کی درجنوں میٹنگز ہو چکی ہیں جس میں بڑی جامعیت کے ساتھ قانون سازی discuss ہوتی ہے۔ اگر کسی کو شک ہے تو وہ دور کر لے کہ جو بل یہاں پر ایوان میں introduce ہوئے تھے ان بلز کا تقابل سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے جو سفارشات آئیں ان سے کر لیا جائے اور جو ایکٹ بنے۔ اس میں سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے جو تبدیلیاں کی گئیں جو کہ ایوان کی نمائندگی کر رہی تھی تو ان دو کا تقابل کر لیں تو سچ خود بخود سامنے آ جائے گا اور میں پورے وثوق اور ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ استعفیٰ لینے دینے کی ہمیں عادت ہے اور نہ ہم بات کرتے ہیں لیکن اگر یہ بات غلط ثابت ہو تو میں قائد حزب اختلاف سمیت تمام ممبران اپوزیشن کو lunch یا dinner دینے کے لئے تیار ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: رمضان شریف میں تو lunch نہ کریں۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! چلیں، افطار ڈنر ہو جائے گا یا رمضان کے بعد ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایجوکیشن کی بات کر رہا ہوں۔ یہاں پر out of school children کی بات کی گئی جس کے حوالے سے میں گزارش کروں گا کہ ایوان میں جو figures دیئے

جائیں وہ درست ہوں اور میں اسی ضمن میں اپنی fellow ممبر سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کو خراج تحسین پیش کروں گا جنہوں نے out of school children کے بارے میں جو figure دی ہے وہ حقائق کے کچھ قریب ہے۔ انہوں نے کہا کہ 75 لاکھ بچے پنجاب میں out of school ہیں جو کہ شاید اس سے کم ہیں لیکن قائد حزب اختلاف نے بڑے کمال طریقے سے ایک کروڑ 20 لاکھ بچے out of school کہے۔ پاکستان کا جو National Institute of Population Studies ہے اُس نے دس کروڑ میں سے پانچ سے سولہ سال کی عمر کے بچوں کے تناسب کی جو figure دی ہے وہ صرف تین کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اِن میں سے on record ہے کہ ایک کروڑ دس لاکھ بچے یعنی سرکاری سکولوں کی حاضری اب daily basis پر verify ہوتی ہے۔ کوئی بیس بائیس لاکھ بچے جن میں سے 16 لاکھ direct فیس دے رہے ہیں لیکن جو over and above پڑھ رہے ہیں وہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سکولوں میں پڑھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ متفرق بہت سے محکمہ جات ہیں جیسے OPF کے سکول، فوجی فاؤنڈیشن کے سکول، لیبر ڈیپارٹمنٹ کے سکول، سوشل ویلفیئر کے سکول اور ٹرسٹ کے سکول ہیں جبکہ ان سے ہٹ کر سرکاری سکولوں کی نسبت زیادہ بڑی تعداد میں بچے جس کی آپ سب ممبران گواہی دیں گے کہ پرائیویٹ سکولوں میں پڑھ رہے ہیں جو رجسٹرڈ یا نان رجسٹرڈ ہیں۔ انہوں نے پتا نہیں ایک کروڑ 20 لاکھ بچے کہاں سے نکال لئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ تعداد ورلڈ بنک اور Nelson کے data کے مطابق 60 لاکھ کے لگ بھگ ہے جسے ہم دُور کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ 2018 کے جو targets متعین کئے گئے ہیں اس حوالے سے یہ کہا گیا ہے کہ انشاء اللہ 2018 تک ہم نے 100 فیصد enrollment کو یقینی بنانا ہے۔ اس کے بعد گھوسٹ سکولوں کی بات کی گئی کہ 15 ہزار گھوسٹ سکول ہیں۔ اب پتا نہیں انہوں نے کہاں سے یہ figures حاصل کئے؟ میں پوری ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ پنجاب میں ایک بھی گھوسٹ سکول نہیں ہے۔ کچھ non-functional سکول ہیں جن کی تعداد شاید ڈیڑھ سو کے برابر ہے جو دُور دراز علاقوں میں جہاں پر کسی استاد کی ریٹائرمنٹ یا استاد کے نہ جانے کی وجہ سے خالی ہیں لیکن ان کی تعداد 200 سے کسی صورت بھی زیادہ نہیں ہے۔ یہ میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں جبکہ 15 ہزار گھوسٹ سکولوں کا قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ boundary walls کے ضمن میں انہوں نے کہا کہ پنجاب میں آٹھ ہزار سکول boundary walls کے بغیر ہیں جبکہ سرکاری figures کے مطابق اس کی تعداد تین ہزار سے کم ہے اور اس کے لئے اس بجٹ میں ہم نے جو پیسے رکھے ہیں اس میں یہ

boundary wallsپوری ہو جائیں گی۔اس حوالے سے اپوزیشن کی ایک ممبر نے ابھی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ 2706 ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ notesآپس میں exchange کر لیتے، آپس میں مِلا لیتے یا اپوزیشن ممبران اپوزیشن لیڈر صاحب کی figures کو follow کر لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ اس کے علاوہ یہ کہا گیا کہ گرلز سکول ٹائلٹ کے بغیر ہزاروں میں ہیں جبکہ پنجاب میں اس وقت گرلز سکول ٹائلٹ کے بغیر کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح single سکول ٹیچر کے حوالے سے بھی exaggerated figures دیئے گئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب wind up کریں۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ مزید لوں گا۔قائد حزب اختلاف نے challenge کیا اور کہا کہ حکومت کو میں challenge کرتا ہوں کہ ایک بھی نیا سکول نہیں کھولا گیا جبکہ میں آج اس ایوان کے پلیٹ فارم سے انہیں challenge کرتا ہوں کہ 1500 نئے سکول پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی وساطت سے گزشتہ تین مہینوں میں کھولے گئے ہیں جو حکومت کا funded project ہے۔اگر یہ کہیں گے تو ان سکولوں کے ساتھ جو agreements sign ہوئے ہیں وہ دکھا دوں گا جن میں سے New School Programme کے تحت 225 سکول کھولے گئے ہیں، Foundation Assisted School Programme کے تحت ایک ہزار سے زیادہ سکول پنجاب کے طول و عرض میں کھولے گئے ہیں اور Education Voucher Scheme کے تحت بھی تقریباً اڑھائی سو کے لگ بھگ سکول کھولے گئے ہیں لہٰذا یہ 1500 سے اوپر کی figure ہے۔اس کے بعد اپوزیشن لیڈر صاحب نے کہا کہ ٹیچرز ٹریننگ کے لئے اس بجٹ میں کوئی پیسا نہیں رکھا گیا جبکہ ہمارا جو ڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ ہے اس کے لئے ہم نے اس سال ساڑھے تین بلین روپے کا بجٹ رکھا ہے اور اس میں سے ایک بلین روپے Continues Professional Development Programme کے لئے ہے۔یہ DSD تمام قسم کی ٹریننگ کرواتا ہے جسے شاید قائد حزب اختلاف نظرانداز کر گئے حالانکہ یہ ہمارا پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک قابل فخر پراجیکٹ ہے۔میں ایک اور گزارش یہ کروں گا کہ ایوان میں جب ذمہ دار معزز ممبران کی طرف سے کوئی بات کی جائے تو کم از کم تصدیق کر لی جائے۔یہاں پر کہا گیا کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے پچھلے بجٹ کی allocation سے 37 فیصد زیادہ بجٹ خرچ کیا ہے تو پچھلے بجٹ میں اس اسمبلی نے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے ساڑھے سات بلین کا بجٹ پاس کیا تھا۔ دو بلین کا بجٹ ہمارے partners نے پنجاب ایجوکیشن

فاؤنڈیشن کو دیا تھا جو محکمہ خزانہ کی وساطت سے ملا تھا اور صرف 500 ملین روپے کی ضمنی گرانٹ تھی۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو پچھلے مالی سال میں 10 بلین روپے کا بجٹ دیا گیا تھا اور اس نے ایک فیصد بھی اپنے allocated بجٹ سے زیادہ خرچ نہیں کیا۔ یہ figure بھی میں challenge کرتا ہوں کہ اگر اس کے بارے میں وہ کوئی ثبوت لے کر آئیں تو یہاں پر پورا ایوان موجود ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ ختم کریں۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہوں گا کہ utilization کے بارے میں کہا گیا کہ پنجاب کے سکولوں کی utilization پچاس فیصد کم ہے۔ ڈویلپمنٹ کے لئے 18.6 بلین روپے کا بجٹ ایوان نے allocate کیا تھا اور 18.5 بلین کی رقم محکمے نے release کی تھی جس میں سے 17 بلین سے اوپر 31۔ مئی تک utilization ہوئی۔ چونکہ یہ آخری مہینہ چل رہا ہے تو utilization ابھی جاری ہے لہٰذا utilization کا 18.6 بلین روپے میں سے 17.3 بلین روپے کی یہ figure ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بہت مہربانی۔ انجینئر

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں صرف آدھا منٹ مزید لوں گا۔ اِس وقت ہماری انہی چیزوں کو جو بھی صوبہ follow کرے گا ہم اُس کو welcome کریں گے کیونکہ اچھی بات ہے۔ پنجاب میں اساتذہ کی through NTS selection ہوئی اور پچھلی بھرتی میں بھی selection کی جسے آج خیبر پختونخوا بھی follow کر رہا ہے جو اچھی اور تعریف کی بات ہے۔ ہم نے non-salary budget through school councils ساڑھے سات بلین پچھلے بجٹ میں دیا اور 15 بلین اس بجٹ میں دیا ہے۔ آج وہ اسے follow کر رہے ہیں تو یہ قابل تعریف بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! ہم نے 92 فیصد attendance حاصل کی ہے جسے وہ آج follow کر رہے ہیں تو یہ بھی قابل تعریف بات ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ گوندل صاحب! میں نے پہلے نذر حسین صاحب کا نام بولا تھا لیکن اِدھر لسٹ میں گوندل نہیں لکھا ہوا تھا اس لئے آپ کا نام اور مہوش بی بی کا نام رہ گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے اِن کا نام پہلے بولا تھا۔

جناب سپیکر: جی، یہ ایوان میں موجود تھے لیکن میرے پاس لسٹ میں گوندل نہیں لکھا ہوا تھا اس لئے ایک اور صاحب بھی ہیں جس کی وجہ سے یہ اُٹھ کر بات نہیں کر سکے۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی۔

جناب سپیکر: محترمہ موش کا اگلے دن پر نام ہے۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! چونکہ یہ یہاں پر موجود تھے۔ نذر حسین ان کا نام ہے لیکن لسٹ پر گوندل نہیں لکھا ہوا تھا اور اب ان کے نام کے آگے میں نے خود گوندل لکھا ہے۔ بھرتھ صاحب! اب آپ آرام سے بیٹھیں کیونکہ آپ کی باری اب دیر سے آئے گی۔ This I tell you.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کا میرٹ ایسے ہی ہے جیسے پنجاب گورنمنٹ کا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی اس بات پر افسوس ہے۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا کیونکہ میں نے floor گوندل صاحب کو دیا ہوا ہے۔ آپ پلیز تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ایوان میں جس کے متعلق بحث جاری ہے وہ پنجاب میں پیش کیا جانے والا آئندہ مالی سال کا میزانیہ ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ میزانیہ جو آئندہ آنے والے سال کے متعلق ہوتا ہے اس میں جملہ اخراجات اور جملہ آمدنی کے حسابات درج ہوتے ہیں۔ کسی بھی بجٹ کے لئے صوبے یا ملک کے اخراجات چلانے کے لئے اس کی آمدنی کے دو ذرائع ہوتے ہیں۔ ایک صوبے کے اندر سے اپنی آمدنی ہوتی ہے اور ایک وفاقی حکومت کی طرف سے صوبے کو ملتی ہے۔ اخراجات میں ترقیاتی اخراجات بھی ہوتے ہیں اور غیر ترقیاتی اخراجات بھی ہوتے ہیں اور جب یہ میزانیہ مرتب کیا جاتا ہے تو اس وقت ملک کے اندرونی و بیرونی حالات کو دیکھ کر جیسا کہ آج ہمارے ملک کے حالات ہیں، اندرونی و بیرونی threats موجود ہیں، بارڈر پر حفاظتی اقدامات کے لئے انتہائی کثیر مقدار میں اخراجات ہو رہے ہیں اور ملک کے اندر terrorism کا مقابلہ کرنے کے لئے اور لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کے لئے بہت زیادہ اخراجات آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! 2010 میں سیلاب آیا، 2014 میں شدید سیلاب آیا اور حالیہ مارچ اپریل کے مہینوں میں شدید بارشوں کی وجہ سے نہ صرف فصلیں تباہ ہوئیں اور آمدنی کم ہوئی بلکہ سڑکیں،

infrastructure، آپ کے سکولز، ہسپتال، متعدد عمارتیں بھی اس سیلاب میں بہہ گئیں جس کی وجہ سے اخراجات میں بے حد اضافہ ہوا۔ ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اخراجات میں بے پناہ اضافے اور آمدنی میں کمی کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ پھر بھی ڈویلپمنٹ کے اخراجات میں نسبتاً اضافہ کرنا اور غیر ترقیاتی اخراجات میں بہ نسبت کم اضافہ کرنا، یہی وہ چیز ہے جس کی بنیاد پر حکومتی ممبران کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کے چند ممبران بھی حکومت وقت کی اس لحاظ سے ان صلاحیتوں کو سلام پیش کرتے ہیں اور بجٹ کی تعریف کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اس بجٹ کو ملاحظہ فرمائیں تو سب سے زیادہ اہمیت جو کہ اپوزیشن بھی سمجھتی ہے کہ تعلیم پر دی جانی چاہئے، اس بجٹ میں 310 ملین روپے جو کہ پورے بجٹ کا غیر ترقیاتی اخراجات کا 27 فیصد ہے، تعلیم کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ پہلے جو میٹرک پی ٹی سی ٹیچر بھرتی ہوتے تھے الحمدللہ اب انہوں نے بی اے، بی ایڈ ٹیچرز بھرتی کئے ہیں اور خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر ٹیچرز بھرتی ہوئے ہیں۔ ان میں سے اکثریت ایم اے، ایم ایڈ ٹیچرز کی ہے جنہیں دور دراز علاقوں میں تعینات کیا گیا ہے۔ اچھے ٹیچرز ملنے کے بعد ان سکولوں کی حالت بہتر کرنے کے لئے missing facility میں اربوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ سکول کی چار دیواری، toilets، چھت اور اس کے ساتھ ساتھ نئے سکولوں کا اجرا، پرائمری سکولوں کا اجرا، متعدد سکولوں کو اپ گریڈ کر کے پرائمری سے ایلیمنٹری، ایلیمنٹری سے سیکنڈری اور سیکنڈری سے ہائر سیکنڈری کیا جا رہا ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ طلباء کو incentive دینے کے لئے ان کے تحریری مقابلہ جات کے امتحان میں وظائف دیئے جا رہے ہیں، غریب طلباء کو وظائف دیئے جا رہے ہیں، اساتذہ کو incentive دیا جا رہا ہے اور ایجوکیشن کا endowment fund بھی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ تعلیمی ادارے سکول سے لے کر کالجز تک، ہائر ایجوکیشن میں متعدد کالجوں کو نئے سرے سے تعمیر کیا جا رہا ہے، ایک لاکھ ٹیچرز کی ٹریننگ کروائی جا رہی ہے، ایک لاکھ بچوں میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے جائیں گے اور ایک لاکھ طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے۔ پرانے جو پچھلے سال کے کالجز ہیں، انہیں مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ متعدد کالجز صوبے میں نئے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ کالجز کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وزیر اعلیٰ پنجاب کے وژن کے مطابق نئی یونیورسٹیاں قائم ہو رہی ہیں جیسے کہ جھنگ میں ہے، اوکاڑہ، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان میں "غازی یونیورسٹی" ہے، وومن یونیورسٹی سیالکوٹ میں ہے۔ اس کے علاوہ دور دراز علاقوں میں سب کیمپس تعمیر کئے جا رہے ہیں، جڑانوالہ میں سب کیمپس تعمیر ہو رہا ہے اور عارف والا میں سب کیمپس تعمیر ہو

رہا ہے۔ چکوال میں میڈیکل کالج آ رہا ہے، جھنگ میں میڈیکل کالج آ رہا ہے، میری اپنی تحصیل اور میرے حلقہ میں انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا کا سب کیمپس میاں محمد شہباز شریف نے منظور کیا ہے۔ انتہائی پسماندہ اور دور دراز علاقہ تھا لیکن اس علاقے کی تعمیر و ترقی کے لئے یونیورسٹی کا کیمپس دیا، ٹیکنیکل کالج اس سال انشاء اللہ مکمل ہو گا، کلاسوں کا اجراء ہو گا اور علاقے کی تعمیر و ترقی کے لئے، ملک کی بہتری کے لئے اور انرجی بحران پر قابو پانے کے لئے چائنا کے تعاون سے پنڈ دادنخان میں 350 میگاواٹ کا ایک پاور ہاؤس تعمیر ہو رہا ہے جو کہ مقامی کوئلے سے چلے گا۔

جناب سپیکر! پرانی سڑک جو جی ٹی روڈ لاہور سے راولپنڈی یا لاہور سے ملتان تھی جس پر آبادی کا بوجھ بڑھ گیا ہے اور اب ایک نئی سوچ اور نئے وژن پر نئے شہر آباد کرنے کے لئے نیا پروگرام ترتیب دیا جا رہا ہے جس کے لئے "للہ انٹر چینج" پر نیا شہر آباد کرنے کے لئے منصوبہ رکھا گیا ہے۔ یونیورسٹیوں کے جتنے نئے کیمپس بن رہے ہیں جن میں کالا شاہ کاکو، مریدکے، عارف والا، چکوال اور بھکر میں یونیورسٹیاں قائم ہو رہی ہیں تاکہ آبادی کا بوجھ شہروں سے منتقل ہو کر دیہاتوں کی طرف منتقل ہو جائے اور وہاں خوشحالی آئے۔ آپ دیکھیں کہ roads بن رہی ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم صحراؤں میں بھی سڑکیں بنائیں گے، پہاڑوں پر بھی سڑکیں بنائیں گے، نالوں پر پل بنائیں گے، دریاؤں پر بھی پل بنائیں گے، میٹرو بس بھی چلائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ میٹرو ٹرین بھی چلائیں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں محمد کاظم علی پیرزادہ صاحب!

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ کو شاندار بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اسی جذبے اور ولولے کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ میرے لیڈر میاں محمد شہباز شریف کے وژن کو آگے بڑھائیں گی اور اسی محنت کے ساتھ اس سال ملک کی تعمیر و ترقی اور صوبے کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) کا وژن پنجاب کے عوام کی معاشی ترقی، infrastructure development، انصاف کی فراہمی، غریب و نادار لوگوں کے لئے خصوصی packages، کسان دوست پالیسیاں، مزدور اور صنعتکاروں کے لئے اچھی پالیسیاں پیش کی ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے پیش کردہ بجٹ برائے سال 16-2015 کا یہ خاصا بھی ہے کہ اس میں oppressive taxation نہیں کی گئی، عوام پر اور غریبوں پر کوئی ایسا ٹیکس نہیں نافذ کیا گیا جو کہ عوام کو تکلیف دے۔ میں millennium

اور تعلیمی معیار میں poverty eradication کو حاصل کرنے کے لئے development goal بہتری کے لئے سہولیات مہیا کرنے پر بھی وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں ایک کسان ہوں اور "خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام" کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انقلابی پروگرام ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ صوبے کے لئے game changer ثابت ہو گا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ملک میں اور صوبے میں اس وقت urbanization کا بھی ہمیں problem ہے تو اس سے ایک تو کسان کی فصل بآسانی اور صحیح قیمت پر فروخت ہو گی کیونکہ اس سے پہلے ہماری فصلیں roads infrastructure نہ ہونے کی وجہ سے سستی فروخت ہوتی تھیں لیکن اس roads programme کے بعد جب یہ تین سال میں مکمل ہو گا اور پنجاب کی تمام۔۔۔

کورم کی نشاندہی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفہ کے بعد دوپہر 12 بج کر 27 منٹ پر
جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ گنتی شروع ہو چکی ہے لہٰذا تمام معزز ممبران سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے، کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ صاحب!

سالانہ بجٹ برائے سال 16-2015 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پیرزادہ صاحب! ذرا ایک منٹ، آپ کا ٹائم بعد میں شروع ہوگا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ٹھیک ہے رولز اور قانون میں چیزیں درج ہیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ اس معزز ایوان کی جو روایات ہیں وہ بھی قانون اور رولز کا درجہ ہی رکھتی ہیں۔ یہ اس معزز ایوان کی بڑی مسلمہ روایت ہے کہ جب members work ہو، general discussion ہو تو اس میں کورم point out نہیں کیا جاتا، وقفہ سوالات میں کورم point out نہیں کیا جاتا، general discussion میں کبھی بھی کورم point out نہیں کیا جاتا اور خاص طور پر general discussion اور وہ بھی بجٹ پر، وہ تو اپوزیشن کے لئے ہی مختص ہوتی ہے اور اپوزیشن کو موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اور اپنے اختلافی نقطہ نظر کا اظہار کر سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے موقع پر اپوزیشن کے ایک انتہائی سینئر ممبر جو کہ سابق وزیر بھی رہے ہیں ان کی طرف سے کورم point out ہونا یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے اور میں یہ بات کہنا تو نہیں چاہتا اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات مناسب ہو گی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر اپوزیشن خود general discussion کرنے اور بجٹ پر اپنا نقطہ نظر بیان کرنے سے گریزاں ہے تو پھر ہم آئندہ انہیں زبردستی اس بات پر مجبور نہیں کریں گے کہ وہ آئیں اور آکر بجٹ پر تنقید کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اپوزیشن غالباً ٹوٹل 44 ممبران پر مشتمل ہے جس میں سے دس پندرہ یا بیس افراد بولتے ہیں۔ جب آپ اپوزیشن کو دیوار کے ساتھ لگائیں گے اور کسی ممبر کو بولنے کی اجازت نہیں دیں گے تو پھر میرا جو قانونی حق بنتا ہے جو اس اسمبلی نے مجھے دیا ہے میں اسے ضرور استعمال کروں گا۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک میاں محمد اسلم اقبال نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے ٹوٹل 44 ممبران ہیں اور ان کو دیوار سے لگایا گیا ہے۔ یہ تو ان کو عوام نے دیوار سے لگایا ہے ہم نے نہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: انہوں نے مجھے کہا ہے آپ کو نہیں کہا میں ان کو جواب دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر میاں محمد اسلم اقبال یہ سمجھتے ہیں کہ تناسب سے غالباً شاید آپ دو ممبرز کو حکومتی بنچوں سے اور ایک ممبر کو اپوزیشن بنچز سے بولنے کا موقع دیتے ہیں تو میں on behalf of treasury benches آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ بے شک اس کو equal کر دیں ایک ممبر حکومتی بنچوں سے آئے اور اس کے بعد ایک ممبر اپوزیشن سے آئے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اپوزیشن کے 44 کے 44 ممبران اس موقع پر اپنا اظہار خیال کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میاں صاحب! ہم نے یہ ratio بنائی تھی، میں نے آپ کا نام بھی پکارا تھا لیکن آپ اس وقت تشریف فرما نہیں تھے۔ میں نے تمام کا نام پکارا اس کے بعد۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں۔ آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے، جب سپیکر بول رہا ہو تو آپ interrupt کرتے ہیں which is not good to you at all میں آپ کو ضرور باری دوں گا۔ آپ کا نام یہاں درج ہے لیکن چونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی اسی لئے میں نے ان کی ratio بھی مقرر کی تھی لیکن اب دوسری طرف سے ان کی فراخدلی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ایک ممبر آپ کا لیں اور ایک ان کا لیں تو میں اسی طرح اس کو جاری رکھوں گا۔ شکریہ

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں بات کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، آپ بولیں۔ آپ کا ٹائم اب شروع ہوا ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں خادم پنجاب رورل روڈ پروگرام کی بات کر رہا تھا کہ روڈ انفراسٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں بحیثیت کسان اجناس کی صحیح قیمت نہیں ملتی تھی لیکن اس انقلابی اقدام جو ہمارے لیڈر میاں محمد شہباز شریف نے اٹھایا ہے اس پر میرے خیال میں اپوزیشن کے ممبران بھی اطمینان کا اظہار کریں گے کہ یہ ایسا انقلابی پروگرام ہے جو پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ دیا گیا ہے۔ جہاں پر یہ کسان کی خوشحالی کے لئے کام کرے گا اور ہمیں اس سے فائدہ ہو گا وہیں پر urbanization کو روکنے میں بھی مدد ملے گی۔ آپ کے سامنے ہے کہ جہاں پر ہمارا نہری انفراسٹرکچر موجود ہے وہاں پر کالونیز اور industrialization ہو رہی ہے اور پاکستان میں اس پانی کو دوبارہ بانٹنے

کے لئے پھر میاں محمد نواز شریف جیسے قائد کی ضرورت ہے جس طرح انہوں نے 1990-91 والے tenure میں صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم کی تھی۔ جب ہم اسے reallocate کریں گے تو خدانخواستہ یہ ایک اور کالا باغ نہ ہو، اس کے لئے ضروری تھا کہ دیہاتوں میں بھی ترقی کے یکساں مواقع مہیا کئے جائیں اور لوگوں کو ترقی کرنے کا یکساں موقع دیا جائے لہذا اس کے لئے یہ ایک بہت انقلابی اور انتہائی مفید منصوبہ ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ ڈاکٹر صاحبہ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہاولپور حاصل پور روڈ کا اپنی تقریر میں خصوصی طور پر ذکر کیا۔ یہ ہمارے علاقے کا ایک دیرینہ مطالبہ تھا اور اس کی dualization ہمارے ایریا کے لئے ایک موٹروے سے کم نہیں ہے۔ میں اس بات پر خادم پنجاب، ان کی ٹیم، وزیر اور سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کے معیار پر بھی بالخصوص توجہ دی۔ اس وقت حاصل پور بہاولنگر اور بہاولپور کا درمیانی شہر بنتا ہے جس کی تحصیل کی کچھ یونین کونسلز میرے حلقے میں بھی ہیں اور مجھے اس بات پر بڑی خوشی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ ہماری ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں پر گیس فراہم کی گئی اور اب روڈ انفراسٹرکچر دے دیا گیا ہے۔ وہاں پر ہماری جو الیکٹرسٹی ٹرانسمیشن لائنز تھیں ان کو بہتر کیا گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے حاصل پور، خیرپور ٹامیوالی میں گورنمنٹ کی جو ذمہ داری تھی وہ نبھا دی گئی ہے اب انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی ملک کے باقی خطوں کی طرح وہاں پر انڈسٹریز لگا کر جہاں اپنی بے روزگاری دور کریں گے وہاں پر ہم ملکی معیشت میں بھی اپنا کردار ادا کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر ہمیشہ ہماری محرومی کی بات کی جاتی ہے لیکن میں اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان سات سالوں میں جو ترقیاتی منصوبے اور بہاولپور ڈویژن کے لئے جس محنت سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کام کیا وہ خراج تحسین پیش کرنے کے قابل ہے۔ جس وقت ہماری بہاولپور سٹیٹ پاکستان میں merge ہوئی اس سے پہلے تحریک آزادی کے وقت princely states میں سے یہ واحد سٹیٹ تھی جس کے نواب آف بہاولپور نے قائداعظم کو یہ کہا کہ پاکستان بنانے کے لئے اگر آپ کو پورے کرہ ارض پر کوئی زمین کا ٹکڑا نہ ملے تو یہ بہاولپور آپ کا پاکستان ہے۔ ہم بہاولپور کے لوگ بڑے دل کے لوگ ہیں۔ ہم اپنے آپ کو پاکستان میں دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملک جن نازک حالات سے گزر رہا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب نہیں کہ یہاں پر ہم دیہی، شہری، جنوبی، شمالی یا سنٹرل پنجاب کی ڈویژن کریں۔ میں ایک محب وطن خطے سے تعلق رکھتا ہوں جس کے نواب اور عوام نے پاکستان بنانے کے لئے بڑے دل کا مظاہرہ کیا اور پاکستان کی تعمیر و ترقی میں ہمیشہ اپنا کردار ادا کیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے سات سالوں میں جتنے visits ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب، خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے بہاولپور کے کئے ہیں اس سے پہلے صوبے کے کسی چیف ایگزیکٹو نے اتنے دورے نہیں کئے ہوں گے۔ میں اس پر بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری اپنے حلقے کے لئے ایک دو تجاویز ہیں۔ میرے حلقہ خیرپور ٹامیوالی میں indigenous قسم کی کچی آبادیاں ہیں۔ 1988 اور 1995 میں بہت زیادہ سیلاب آیا اور دریا کے ساتھ بسنے والے لوگوں نے بے سرو سامانی کے عالم میں ریاست کی زمین پر آ کر اپنے چھوٹے چھوٹے گھر بنا لئے۔ میرے حلقے میں سب سے زیادہ کچی آبادیاں ہیں کیونکہ یہ علاقہ سیلاب سے زیادہ متاثر ہوا تھا۔ خیرپور ٹامیوالی، حاصل پور کا ہٹھار اور دریائی علاقے سب سے زیادہ متاثر ہوئے تھے۔ محترمہ وزیر خزانہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ میں توقع کروں گا کہ میری یہ تجویز آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ تک پہنچے گی کہ ہماری کچی آبادیوں کی ترقی کے لئے اور وہاں پر بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لئے اس موجودہ بجٹ میں لازماً فنڈز مختص کئے جائیں اور ہمارے ان غریب لوگوں کو مناسب حق دیا جائے۔

جناب سپیکر! میری ایک تجویز یہ بھی ہوگی کہ یہ ایک زرعی صوبہ ہے۔ جس طرح وفاقی حکومت سولر انرجی سے چلنے والے ٹیوب ویل لگوا رہی ہے اسی طرح پنجاب حکومت کو بھی کسانوں کے لئے سولر انرجی کے ٹیوب ویل دینے چاہئیں۔ اگر پنجاب حکومت ان سولر انرجی کے ٹیوب ویلوں پر کسانوں کو کوئی subsidy دیتی ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں تو کم از کم ہمارے کسانوں کو اس کی ٹیکنالوجی دینے کا کوئی انتظام ضرور کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بجٹ پر بحث کے دوران پوائنٹ آف آرڈر کی روایت نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک ریکارڈ کی بات ہے اگر آپ اجازت دے دیں تو میں دو تین فقروں میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ریکارڈ کی بات ہے اور آپ کو بھی بہت اچھی طرح سمجھ آئے گی۔ میرے بھائی کاظم پیرزادہ صاحب ابھی نواب آف بہاولپور کا ذکر کر رہے تھے۔ بلاشبہ نواب آف بہاولپور کا بہت بڑا کردار ہے لیکن میں قرض سمجھتا ہوں کہ یہاں پر اگر میں میر عثمان علی، نواب آف حیدر آباد دکن کا ذکر نہ کروں۔ پاکستان کی economy میں ان کا بہت بڑا کردار ہے لہٰذا ان کا ذکر ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر آپ First ADC of Quaid-e-Azam by Atta Rubbani پڑھیں تو اس میں نواب آف حیدر آباد دکن کا ذکر ضرور دیکھیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے اس ملک کے لئے کتنا کچھ کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: آپ کا بھی شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ نام تو محمد عارف عباسی صاحب کا آرہا تھا لیکن عارف عباسی صاحب! آپ تھوڑا سا پیچھے جائیں گے کیونکہ سردار شہاب الدین خان صاحب کا نمبر پہلے تھا لیکن اُس وقت وہ موجود نہیں تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ شُنیلا رُوت ایوان میں تشریف لے آئیں)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آ گئی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ! اب آپ تھوڑا سا انتظار کر لیں۔ میں نے آپ کا نام پکارا تھا لیکن آپ موجود نہیں تھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا نام کدھر گیا؟

جناب سپیکر: آپ کا نام ہے۔ کیا کروں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کا نام آیا ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ! پہلے عارف عباسی صاحب بات کر لیں اس کے بعد پھر میں آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ جی، عارف عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہر ریاست اور صوبے کا سالانہ حساب و کتاب تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ریاست کے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ریاست کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اخراجات کا ایک نظام ہوتا ہے جس میں عوام کے نمائندے عوام میں سے ہوتے ہیں اور وہ ترجیحات طے کرتے ہیں کہ اس صوبے یا ریاست کو کہاں کہاں کتنے پیسوں کی ضرورت ہے؟ بد قسمتی سے بجٹ کی جو کتاب ہمارے سامنے رکھی گئی ہے اس کو پڑھنے کے لئے بھی کم از کم چار مہینے چاہئیں۔ یہ ایک گورکھ دھندہ ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر بھی ہم نے سُنی ہے لیکن مجھے اس بجٹ کو بنانے میں عوامی نمائندوں کا عمل دخل کہیں نظر نہیں آیا۔ یہ بجٹ ہماری بیوروکریسی نے بنایا ہے جو کہ اس ملک کے اصل مالک اور اسے چلا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اس ملک کے اصل مالک یہاں کے عوام ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے آپ بات تو کرنے دیں۔ مجھے اس بجٹ میں عوامی فلاح و بہبود کی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ تھوڑی دیر پہلے میرے ایک بھائی تعلیم کے حوالے سے بڑی باتیں کر رہے تھے اور ایسا لگ رہا تھا کہ شاید تعلیم کے میدان میں ہم نے کوئی بہت بڑا معرکہ سر کر لیا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے میں عرض کروں گا کہ پچھلے سال بجٹ میں سپیشل ایجوکیشن کے لئے 80 کروڑ روپے رکھے گئے تھے جبکہ 7 کروڑ 94 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس طرح 10 فیصد سے بھی کم رقم خرچ ہوئی ہے۔ یہ تو آپ لوگوں کی ترجیحات ہیں۔ اسی طرح سکولز ایجوکیشن کے لئے 28۔ ارب روپے رکھے گئے اور اس میں سے 14۔ ارب روپے خرچ ہوئے یعنی 50 فیصد سے بھی کم رقم خرچ ہو سکی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہاں تقریر میں زمین و آسمان کیوں ملائے جا رہے تھے کہ ہم نے تعلیم کے میدان میں اتنے تیر مار لئے ہیں؟ ایک جگہ آپ نے بجٹ کا 10 فیصد خرچ کیا اور دوسری جگہ پر بجٹ کا 49 فیصد خرچ کیا ہے۔

جناب سپیکر! کہا جاتا ہے کہ زراعت اس ملک اور خصوصی طور پر صوبہ پنجاب کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ زراعت کے لئے 77۔ ارب روپے رکھے گئے اور 15۔ ارب 7 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس کی آپ percentage نکال لیں اور مجھے بتا دیں کہ موجودہ حکومت نے زراعت کو کتنی priority دی ہے؟ یہ ایک گورکھ دھندہ ہے اور میں اس میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اگر میں

اعداد و شمار کے مطابق جواب دوں تو حکومت کے سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے کیونکہ زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلی دفعہ پولیس کے لئے 1.6 بلین روپے رکھے گئے اور اس مرتبہ پولیس کے لئے 2.6 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ پولیس کے حالات، امن و امان کی صورتحال اور تھانوں کی صورتحال میں پچھلے سال کیا بہتری آئی ہے کہ اس کو 2.6۔ارب روپے دے دیئے گئے ہیں؟ عام لوگوں کے مسائل میں اضافہ ہوا ہے۔ منشیات فروشی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ قبضہ گروپ ہر جگہ پھل پھول رہے ہیں اور تھانے ان کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ پینے کا پانی میسر نہیں ہے۔ منشیات کی فروخت زوروں پر ہے اور ناجائز تجاوزات بہت زیادہ ہیں۔ اگر یہ چیزیں ختم نہیں کر سکتے تو پھر پولیس کو مزید اتنے پیسے دینے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب سپیکر! 50۔ارب روپے آپ نے راولپنڈی میں میٹرو پر خرچ کر دیئے ہیں۔ پرسوں رات کو ایک 23 سال کی خاتون وینٹی لیٹر نہ ہونے کی وجہ سے وفات پا گئی۔ 13 وینٹی لیٹرز خرید کر دیئے ہوئے ہیں جن میں سے صرف چھ serviceable ہیں اور باقی خراب ہیں۔ اس خاتون کی موت کا کون ذمہ دار ہے؟ میں نے یہ ایک مثال عرض کی ہے لیکن ہمارے ہسپتالوں میں روزانہ ایسے سینکڑوں واقعات ہوتے ہیں تو یہ اس حکومت کی ترجیحات ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کی سیاست کنٹریکٹ سے شروع ہوتی ہے اور کمیشن پر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ بڑے بڑے پول، بڑے بڑے پُل، میٹرو اور اورنج ریلوے کی افادیت سے ہمیں انکار نہیں لیکن یہ سوچیں کہ آپ کا معاشرہ کہاں رہ رہا ہے، آپ کا عام آدمی کس طرح رہ رہا ہے؟ اس کو تو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے، ہسپتالوں میں ادویات میسر نہیں ہیں۔ اس کا سیوریج سسٹم ٹھیک نہیں ہے اور وہ گندا پانی پی رہا ہے اور آپ اربوں روپے اپنے من پسند منصوبوں پر خرچ کر کے اپنے من پسند لوگوں کو نواز رہے ہیں۔

جناب سپیکر! کس کو پتا نہیں کہ ملاوٹ شدہ چیزیں عام آدمی کھانے پر مجبور ہے اُس کے لئے کسی بجٹ کی ضرورت نہیں ہے، اُس کے لئے کوئی extra effort کی ضرورت نہیں ہے صرف نیت ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ آج پاکستان میں ٹنوں کے حساب سے منشیات فروشی ہو رہی ہے، ہر شہر میں یہ منشیات فروشی ہو رہی ہے کیا اس چیز کا حکومت کو نہیں پتا، کیا حکومت کی مشینری کو نہیں پتا؟ اس منشیات فروشی کو کیوں نہیں روکا جا رہا اس کے لئے تو کسی بجٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! عام آدمی کی باتیں ان کی سمجھ میں نہیں آئیں گی۔ یہ عام آدمی کے مسائل ہیں جو گلی محلوں میں رہتا ہے جس کی ان تک approach نہیں ہے۔ ابھی حکومت نے 16 فیصد ٹرانسپورٹ ٹیکس لگا دیا ہے جس کے effects کا انہیں پتا ہی نہیں ہے کیونکہ یہ عوام سے کٹے ہوئے ہیں۔ یہ حکمران ہیں اگر عوام کے ساتھ ان کا رابطہ ہوتا تو یہ ظلم نہ کرتے۔ آپ جو چیز بھی ٹرانسپورٹ کریں گے آٹا، چینی، گھی، دال، سیمنٹ، بجری وغیرہ ہر چیز کی قیمت 16 فیصد بڑھ جائے گی یعنی 16 فیصد کرایہ بڑھ جائے گا یہ کرایہ کون دے گا؟ یہ کرایہ عوام کی جیبوں سے نکلے گا اور اس 16 فیصد سے مہنگائی کا وہ طوفان آئے گا جس کی اس ٹھنڈے ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے بھائیوں کو سمجھ نہیں آتی۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ہمارا منٹ 40 سیکنڈ کا ہے اور حکومتی ممبران کا منٹ 400 سیکنڈ کا ہے۔ ہم بولنا شروع کرتے ہیں تو ہمارے سات منٹ پورے ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ آپ کا۔ ہم سردار پریم جیت سنگھ سرنا، سردار منموہن سنگھ، سردار شام سنگھ، سردار پریندر سنگھ، سردار پرتپال سنگھ اور اُن کے تمام ساتھیوں کو اسمبلی میں welcome کرتے ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ محترمہ عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اتنا اچھا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ ملک کے وسائل ہی نہیں بلکہ حکومت کی پالیسیاں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ملک ترقی کرتا ہے۔ خداوند کریم کے فضل سے ہماری حکومت کی ایسی پالیسیاں ہیں کہ وہ سرمایہ کار جو سابقہ حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے اپنے کروڑوں روپے یہاں چھوڑ کر واپس چلے گئے تھے اب ہماری حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے وہ دوبارہ یہاں آنے کے لئے بے تاب ہیں۔ میاں محمد نواز شریف نے اعلان کیا تھا کہ میں پاکستان کو ایشیا کا ٹائیگر بناؤں گا وہ اعلان چین کی طرف سے پاکستان کو دیئے جانے والے package کی وجہ سے سچا ثابت ہو رہا ہے اسی لئے اب بھارت کی حکومت نے جو پراپیگنڈا کیا ہوا ہے اور واویلا کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ایسے واقعات کرائے جائیں جن کی وجہ سے یہ سرمایہ دار یہاں نہ آئیں لیکن تمام سرمایہ داروں کو پتا ہے کہ اب پاکستان مضبوط

ہو چکا ہے اور انشاء اللہ پاکستان چند سالوں میں ایشیاء کا سب سے اہم اور ترقی یافتہ ملک بن جائے گا۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف دن رات محنت کر رہے ہیں کہ یہ ملک دہشت گردی سے پاک ہو جائے۔ میں پورے ایوان سے درخواست کروں گا کہ ہمیں آپس کے تمام اختلاف ختم کر کے ایک ہو جانا چاہئے اور اپنے ملک کے تمام مسائل کو مل کر حل کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ چین کے package سے ہماری بے روزگاری ختم ہو گی۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے علاقہ کے چند مسائل عرض کروں گا اور اس حوالہ سے چند تجاویز دینا چاہتا ہوں۔ میرے حلقہ کے جن علاقوں میں نہری پانی میسر نہیں ہے اُن کے لئے Lift Irrigation Scheme بنائی گئی تھی جو چند سالوں سے بند پڑی ہے براہ مہربانی اس سکیم کو دوبارہ چالو کیا جائے تاکہ ہمارے غریب کسان اپنی زمینوں کو سیراب کر سکیں۔ میرا پورا حلقہ بارانی ہے یہاں پہاڑی کے علاقے میں 600/500 فٹ گہرائی پر میٹھا پانی ملتا ہے اور وہ غریب کسان اتنی گہرائی سے میٹھا پانی نکال کر اپنی زمینوں کو سیراب نہیں کر سکتا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح بلوچستان میں بھی 600/500 فٹ کی گہرائی سے پانی نکلتا ہے وہاں پر وہ کسانوں کو سبسڈی دیتے ہیں اسی طرح سے ہمارے کسانوں کو بھی سبسڈی دی جائے تاکہ یہ غریب کسان بھی اپنی زمینیں سیراب کر سکیں۔ میرے حلقہ کی سون ویلی میں ایندھن کا کوئی ذریعہ نہیں ہے وہاں پر لوگ درختوں کو کاٹ کر ایندھن کا کام لیتے ہیں تو میری درخواست ہے کہ مرکزی حکومت سے سفارش کی جائے کہ میرے حلقہ میں سوئی گیس دی جائے جس سے ہمارے غریب لوگ ایندھن کا کام لے سکیں اور درخت کم ہونے سے ہمارے نایاب پرندے اور جانور کم ہو رہے ہیں اُن کو بچایا جا سکے اور ہمارے غریب کسانوں کا بھی فائدہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! میرے علاقہ کا تیسرا اہم مسئلہ یہ ہے کہ Salt Range کے نیچے پانی زہر سے زیادہ کڑوا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک ادارہ بنایا ہے جو کڑوے پانی کو میٹھا کرتا ہے اُس ادارہ نے جنوبی پنجاب سے اپنا کام شروع کیا ہے۔ یہاں مجھے یہ کہنے میں کوئی حجاب نہیں ہے کہ اس حکومت نے جنوبی پنجاب کی تمام محرومیاں ختم کی ہیں اور ہر کام جنوبی پنجاب سے ہی شروع کیا جاتا ہے۔ دانش سکول ہوں، میٹھے پانی کا منصوبہ ہو تو براہ مہربانی ہمارے علاقہ کو بھی اُس سکیم میں شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ میری ایک اور درخواست ہے کہ جیسے مویشی منڈیاں بند کی جا رہی ہیں اور یہ ایک بہت بڑی نوید ہے لیکن جب مویشی منڈیوں میں کسان اپنے جانور بیچنے جاتے تھے تو وہاں سے ایک رسید ملتی تھی تو ہم اُس جانور کو جہاں مرضی لے جائیں وہ ہمارے پاس ایک permit ہوتا تھا جو ہم دکھا کر دوسرے صوبہ میں بھی لے جا

سکتے تھے لیکن ہم اس بجٹ میں کوئی ایسی سکیم نہیں دے سکے تاکہ اُس کے متبادل کوئی طریق کار بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میرا ضلع خوشاب ہے وہاں پر معدنیات کی ہر چیز پائی جاتی ہے لیکن اس بجٹ میں معدنیات کے لئے 2۔ارب اور 13 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ ہماری حکومت کی پالیسی ہے کہ ہم بجلی کی تمام energy کوئلے سے پیدا کریں گے۔ ہمارے mine owners بہت پریشان ہیں میں خود بھی ایک mine owner ہوں۔ ہماری renewal نہیں ہو رہی اور جب renewal نہیں ہو گی تو کوئلہ نکالنے میں بہت مشکلات پیش آئیں گی۔ میں خود بلوچستان گیا تھا وہاں کی ہر mine پر ہر قسم کی سہولت دی جا رہی تھی میری درخواست ہے کہ پنجاب کی تمام mines پر ہر قسم کی سہولت مہیا کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ جی، محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور میں یسوع مسیح کے بابرکت نام سے اپنی بات کو شروع کرنا چاہوں گی۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان میں اپنی وزیر خزانہ سے یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں جو اس ایوان میں اس وقت موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! کیا یہ ضروری ہے کہ بجٹ جون میں ہی دیا جائے کیا یہ مارچ یا اپریل میں ممبران کو نہیں دیا جا سکتا۔ اگر یہ رولز اور پروسیجر کی بات ہے تو ان کو amend ہونا چاہئے کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ اتنا بڑا بجٹ جو پانچ ہزار صفحات پر مشتمل ہے دو دن میں ناممکن ہے کہ ان کو پڑھا جا سکے اور اس پر بات کی جائے۔ اگر ہم واقعی سنجیدگی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ایوان میں ممبران سے اچھی تجاویز آئیں تو یہ بہت ضروری ہے کہ ہم بجٹ لوگوں کو پہلے دیں تاکہ ممبران اچھے طریقے سے اپنی ترجیحات اور تجاویز لے کر آ سکیں۔

جناب سپیکر! میں اس معاملہ میں دوسری تجویز دینا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ اگر ہم دیکھیں تو یہ بجٹ غریبوں کو بالکل ریلیف نہیں دیتا۔ اگر آپ سپیشل ایجوکیشن، لٹریسی پروگرام، minorities، سوشل ویلفیئر اور وومن ڈویلپمنٹ کے لئے جو پیسے ہم نے commit کئے تھے انہیں دیکھیں تو وہ بہت ہی کم خرچ ہوئے ہیں بلکہ کئی جگہوں پر تو ہوئے ہی نہیں ہیں اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہم capital expenditure development کو دیکھیں تو 45 فیصد بجٹ اس کے لئے رکھا ہے جبکہ 55 فیصد بجٹ revenue development کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہ بجٹ

بیوروکریسی کا بجٹ ہے۔ اس کا major junk ہم نے بیوروکریسی کو دے دیا ہے اور ان طبقات کو جو marginalized ہیں، جو مستحق ہیں، جو غریب ہیں اور جن کو ضرورت ہے ان کو ہم نے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ یہ بجٹ غریبوں اور مستحق لوگوں کے لئے بالکل نہیں ہے۔ میری تجویز ہو گی کہ capital development budget کو بڑھایا جائے اور اس کو increase کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں minorities budget پر زیادہ بات کرنا چاہوں گی۔ اگر ہم پچھلے سال 15-2014 کا بجٹ دیکھیں تو 32 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ صرف دو کروڑ روپے خرچ ہوئے اور یہ دو کروڑ روپے ایجوکیشن اور وظائف کی مد میں خرچ ہوئے یعنی جو بجٹ مختص کیا گیا تھا اس میں سے صرف 6 فیصد خرچ ہوا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ حکومت کی نااہلی ہے۔ میرے بھائی وزیر اقلیتی امور بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ دو کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں تو باقی پیسے کہاں چلے گئے ہیں؟ اس کا مجھے جواب چاہئے۔ میں اس کا تھوڑا سا موازنہ صرف Lahore Zoo سے کرنا چاہتی ہوں۔ لاہور چڑیا گھر میں 14 کروڑ روپے خرچ ہوئے جبکہ اقلیتوں کے لئے جو کہ پنجاب کا 6 فیصد ہیں ان کے لئے صرف دو کروڑ روپے مختص شدہ رقم میں سے خرچ ہوئے۔ یہ ہے آپ کی ترجیحات اقلیتوں کے لئے ہیں۔ آپ دعوے تو بہت بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یہ بجٹ کی کتابیں کہہ رہی ہیں میں نہیں کہہ رہی۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کہ بجٹ 16-2015 پر محترمہ وزیر خزانہ نے بڑی اچھی تقریر کی کہ ایک بلین روپیہ رکھ دیا گیا ہے۔ یہ کل بجٹ کا 0.1 فیصد ہے جو آپ نے اقلیتوں کو دیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر ہم اقلیتوں کو 6 فیصد بھی دیکھتے ہیں تو پنجاب میں 53 روپے ایک بندے پر آپ خرچ کرنے جا رہے ہیں۔ آپ نے وظائف کی مد میں 22 ملین دیئے minorities development کے لئے 463 ملین، minorities کی ہیلتھ کے لئے 300 اور جو باقی 216 بلین مجھے بجٹ کی کتابوں میں نظر نہیں آئے میں یہ جاننا چاہوں گی کہ یہ 216 بلین کہاں چھپے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ block allocation ہے۔ یہ اقلیتوں کے ساتھ بہت زیادتی ہے کہ block allocation رکھ دی گئی ہے، کوئی پلاننگ نہیں ہے اور کوئی سکیم نہیں ہے کہ کہاں پر یہ پیسا خرچ ہو گا یا کیسے ہو گا؟ آپ نے بجٹ بناتے وقت سوچا اور نہ سال کے دوران سوچا۔ اگر آپ اپنی بجٹ کی کتابیں دیکھیں تو اقلیتوں کی ڈویلپمنٹ کے لئے zero پیسا خرچ ہوا ہے۔ اس سے یہ نظر آتا ہے کہ کوئی پلاننگ ہے اور کوئی

ڈویلپمنٹ پراجیکٹس ہیں اور نہ ہی کوئی سکیمیں ہیں۔اس دفعہ بھی یہ فنڈز پچھلے سال کی طرح پھر lapse ہو جائیں گے اور یہ کسی اور جگہ پر لگ جائیں گے۔یہ اقلیتوں کے ساتھ بہت ہی زیادتی ہوگی۔

جناب سپیکر!ڈویلپمنٹ کا کل بجٹ 400 بلین کا ہے اس میں سے صرف 0.1 فیصد اقلیتوں کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔اگر ہم صرف پنجاب کو دیکھیں تو یہاں پر 6 فیصد اقلیتیں ہیں۔میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت بڑی ناانصافی ہے۔سکیورٹی کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گی کہ اس کے لئے کوئی بجٹ نہیں ہے۔یہ بجٹ بھی جوڑ کھا گیا ہے جس میں ہیلتھ اور ایجوکیشن ہے۔میں سمجھتی ہوں کہ کیوں یہ بجٹ ہیلتھ اور ایجوکیشن کی مد میں اقلیتوں کے لئے مختص کیا جائے۔ان کی صحت کوئی علیحدہ تو نہیں ہوتی ان کو سب کے ساتھ ہی deal کیا جانا چاہئے۔میں یہ تجویز دوں گی کہ اقلیتوں کی عبادت گاہوں پر مناسب سکیورٹی ہونی چاہئے۔اگر آپ کے پاس لوگ نہیں ہیں تو آپ اقلیتوں میں سے نوجوانوں کو pick کریں اور ان کو ٹریننگ دے کر وہاں تعینات کریں۔اقلیتوں کا جو ڈویلپمنٹ کا بجٹ ہے اس کا 55 فیصد سکیورٹی کے لئے مختص ہونا چاہئے۔اس کے علاوہ جو ایجوکیشن کی مد میں فنڈز ہیں وہ مشنری سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں اور ان کے انفراسٹرکچر پر خرچ ہونے چاہئیں اور denationalized مشنری سکولوں کو فنڈز allocate ہونے چاہئیں۔میں یہاں افسوس کے ساتھ کہوں گی کہ پرسوں کی خبر کے مطابق ہمارے ہی ایک ایم پی اے نے جو حکومتی ممبر ہیں انہوں نے بند روڈ پر کرسچین قبرستان کو مسمار کیا، وہاں پر 40 درختوں کو بیچ دیا۔

جناب سپیکر: محترمہ!Wind up کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ اس کا notice لیا جانا چاہئے اور اس کو روکا جائے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!آپ سال میں مجھے ایک بار بات کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔میں تو آپ کو بات کرنے کے لئے جب بھی وقت ملتا ہے دیتا ہوں۔یہ کیا بات ہوئی؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر!ایک ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، بولیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں ایک بات کر کے ختم کرتی ہوں۔ آپ نے ایجوکیشن کے لئے 45 بلین allocate کیا، 23 بلین خرچ کیا اور اس کے برعکس اگر ہم میٹرو اسلام آباد کو دیکھیں تو 45 بلین صرف اس پر خرچ کر دیئے۔ یہ آپ کی ترجیحات ہیں۔ Education is the key to development اگر ہم اس پر توجہ نہیں دیں گے تو ہمارا ملک اسی طرح سے مشکلات میں گھرا رہے گا۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس بارے میں میری انتہائی قابل احترام بہن محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ نے بات کی ہے جس کا detail جواب وزیر خزانہ دیں گی۔ چونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ میرے متعلقہ ہے اس لئے میں تھوڑا سا بتانا چاہوں گا۔ ظفر اقبال صاحب نے کہا تھا کہ:

جھوٹ بولا ہے تو قائم بھی رہو اُس پر ظفر
آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہئے

جناب سپیکر! جب یہ وزارت بنی تھی تو اُس وقت اس کا صرف دس کروڑ روپے بجٹ تھا، وزیر اعلیٰ نے پچھلے سال اس کا 50 کروڑ روپے کیا اور ابھی اس سال ایک ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے 36 اضلاع میں سکالر شپس دیئے ہیں۔ کرسمس پر تین کروڑ روپے زیادہ گرانٹ دی ہے۔ جو scholarships پر آ رہے ہیں اُن سب کو علیحدہ پیسے مل رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے خصوصی پیکج رکھا ہے تاکہ mega projects جس طرح فیصل آباد، لاہور یوحنا آباد میں اور بہت ساری جگہوں پر ہے۔ ابھی ساڑھے چھ کروڑ روپے کا وہاں پر ایک Father Pinto کے نام سے auditorium بنایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری بہن کے جو figures ہیں اُن کو جس نے بھی لکھ کر دیئے ہیں وہ غلط لکھ کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ حماد نواز خان ٹیپو صاحب! آپ کا ٹائم شروع ہوتا ہے۔

جناب حماد نواز خان ٹیپو: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے بجٹ پر بحث کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں اپنی صوبائی وزیر خزانہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کی پہلی خاتون وزیر خزانہ ہونے کے

ناتے سے پنجاب کا بجٹ پیش کیا۔ ہمارے بجٹ میں ہر شعبے میں بھرپور توجہ دے کر پنجاب کے غریب عوام کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹیپو صاحب! آپ مجھ سے مخاطب ہوں اور سامنے دیکھیں۔

جناب حماد نواز خان ٹیپو: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ ہمارے بجٹ میں ہر شعبے میں بھرپور توجہ دے کر پنجاب کے غریب عوام کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کے لئے وسائل کو اُن کی دہلیز پر لا کر مسائل کم کرنے کا جو موقع فراہم کیا ہے اِس پر ہم خادمِ پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میں میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کے تمام غریب عوام کا جس طرح خیال رکھا یہ انہی کا وتیرا ہے کہ وہ غریب عوام جو اپنے مسائل کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، تمام تر وسائل کا رُخ اُن کی طرف کر کے پنجاب کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں اُن کا خاص طور پر بھرپور طریقے سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ 2010 اور 2014 کے سیلاب میں جب ملک کی اپوزیشن اسلام آباد میں ناچ گانے کی محفلیں سجا کر ہمارے علاقے میں سیلاب اور مصیبت زدہ لوگوں کے دکھوں اور زخموں پر نمک چھڑک رہی تھی اُس وقت خادمِ پنجاب نے عملی اقدامات اٹھا کر ہمارے سرائیکی وسیب میں جس طرح سے لوگوں کی خدمت کی ہے یہ انہی کا طرہ امتیاز ہے کہ آج اس علاقے نے ہمارے تمام دوستوں کو بھرپور mandate دے کر یہاں بھجوایا۔ اسی طرح سے میرے حلقے میں گنیشواں نہر سے لے کر کچہری چوک تک غریب لوگوں کی آمد و رفت میں تکالیف تھیں اور آج تک وہ روڈ لوگوں کے لئے مسائل پیدا کر رہی تھی اسے 32 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے dual road بنانے کا قدم اٹھایا ہے اُس پر بھی میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا علاقہ سرائیکی وسیب کا ہے جو محروم چلا آ رہا ہے لیکن اُس کی احساس محرومی کو ختم کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے بار بار ضلع مظفر گڑھ کو اپنا مسکن بنایا اور وہاں کے غریب لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہیلتھ میں بنیادی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے طیب اُردگان ہسپتال دیا جو ہمارے دوست چائنا نے 150 بیڈ کا ہسپتال بنایا۔ اس کو دیکھتے ہوئے یہ سوچا گیا کہ یہ ہسپتال وہاں کی عوام کی ضرورت کے لئے ناکافی ہے تو اسے 500 بیڈ کا ہسپتال اور ٹیچنگ ہسپتال بنایا جس کے لئے ایک ارب روپے کی خطیر رقم رکھی گئی اور اس پر سرائیکی وسیب خصوصاً ضلع مظفر گڑھ کی عوام اُن کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ اسی طریقے سے آج میرے کچھ دوستوں نے میٹرو بس سروس کو بھی ہدفِ تنقید بنایا لیکن میں اُن کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک

نعمت ہے جو میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق اب غریب عوام کو سرائیکی وسیب کے علاقے ملتان میں بھی دستیاب ہو گی۔لاہور اور راولپنڈی کی کامیاب میٹرو سروس ہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر! میرے حلقے میں کالجوں کا فقدان ہے لہٰذا مہربانی فرما کر میرے حلقے مراد آباد میں ایک گرلز ڈگری کالج اور خانپور بگا شیر میں ایک بوائز ڈگری کالج عنایت فرمایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ میرا علاقہ ایک زرعی علاقہ ہے لہٰذا وہاں پر بھی زرعی یونیورسٹی کا ایک سب کیمپس بنایا جائے۔ میرے حلقے میں مشرقی بائی پاس نہیں بنا جبکہ مغربی سائیڈ کا بائی پاس بن چکا ہے لہٰذا مشرقی بائی پاس بھی بنایا جائے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ میرے حلقے میں 2010 اور 2014 میں بھی سیلاب آیا تھا جس کی وجہ سے infrastructure تباہ ہو چکا ہے اس لئے اس کی بحالی کے لئے بھی عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔ میرے حلقے میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا بھی سب کیمپس بنایا جائے تاکہ وہاں کے معیارِ تعلیم کو بڑھا کر ہمارے لوگ بھی اپنی عوام کی خدمت کر سکیں۔ جس طرح مسلم لیگ نے پاکستان کو اپنی کوکھ سے جنم دیا اور پاکستان مسلم لیگ نے 1998 میں ایٹمی دھماکے کر کے پاکستان کو استقامت اور سالمیت کا شرف بخشا اسی طرح آج کے دَور میں جیسے مسلم لیگ کی حکومت ہے تو وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی شب و روز کی محنت سے پاکستان کو ایشیئن ٹائیگر بنانے کے عملی اقدامات ہوئے ہیں جس پر ہم اُن کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ آپ بے شک سازشوں کا جال بُنتے رہیں ہم اسی طرح سڑکوں کا جال بُنتے رہیں گے۔ آپ اسی طرح دھرنوں میں بیٹھے رہیں لیکن ہم لوگ ملک میں اسی طرح خدمت کر کے اپنی ہیلتھ اور ایجوکیشن کو پروان چڑھا کر ملک کو ایک عظیم ملک بناتے رہیں گے۔ اس ملک کو ایک عظیم ملک بنانے کے لئے جس طرح میرے بزرگوں نے قربانیاں دے کر ایک خواب بنایا تھا تو ہم قائد اعظم کے پیغام کے مطابق پاکستان کو ایک عظیم اسلامی فلاحی مملکت بنا کر دم لیں گے۔ ہم میاں محمد نواز شریف اور خادمِ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ مل کر پاکستان کو مضبوط اور اسلامی قلعہ بنائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں کی پُرامن فضائیں پورے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہوئے پاکستان کو ایک عظیم سے عظیم تر ملک بنائیں گی۔ پاکستان زندہ باد۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان صاحب!

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی میں گھڑی دیکھ رہا تھا کہ میرے بھائی نے تقریباً 12منٹ تقریر کی ہے۔

جناب سپیکر: کتنے منٹ؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! 12منٹ۔ میرا time شروع ہو گیا ہے اور میں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ نہیں time دیکھیں گے بلکہ میں دیکھوں گا۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا سے توجہ چاہوں گا کہ وہ میری بات سنیں۔

MR SPEAKER: Order please, Order please. Carry on.

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بجٹ16-2015 جو1447۔ارب24کروڑ روپے کا ہے اور اگر میں سابق بجٹ پر جاؤں تو آپ کی گھنٹی بج چکی ہو گی، وہ ختم نہیں ہو گا تو میں مختصر بات کروں گا۔ میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے Dawn News June 1, 2015 کی ایک رپورٹ پیش کروں گا کہ جنوبی پنجاب کا بجٹ 36فیصد allocate ہوا جس میں سے ایک تہائی خرچ ہوا ہے۔ میں یہ بات on the record کر رہا ہوں اس کی تفصیل میں جاؤں تو ہر head میں، یہ بھی پاکستان پیپلز پارٹی کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے این ایف سی ایوارڈ کر کے صوبوں کو خود مختاری دی جس کی وجہ سے آج این ایف سی ایوارڈ کمیشن سے ہمارے صوبے کو888۔ارب روپے ملا۔

جناب سپیکر! بجٹ تقریر سنی، بجٹ books تو نہیں پڑھ سکا لیکن چند points لئے۔ میں تین heads پر بات کروں گا جن میں زراعت، تعلیم اور صحت۔ محکمہ زراعت ہمارے صوبے اور ملک پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس بجٹ تقریر کو میری بہن محترمہ وزیر خزانہ نے پڑھا اور بڑے خوبصورت انداز میں پڑھا کہ اس میں صرف زراعت mention نہیں کیا گیا دیہی ترقی وزراعت کے لئے تقریباً144۔ارب39کروڑ روپے رکھا گیا ہے۔ مجھے یہی سمجھ نہیں آتی کہ زراعت کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور دیہی ترقی کے لئے کتنا رکھا گیا ہے؟

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں تقریباً7۔ارب روپے allocate ہوئے اور1.5۔ارب روپے ڈویلپمنٹ پر خرچ ہوئے۔ اگر یہی سلوک جنوبی پنجاب سے ہوتا رہا جو جنوبی پنجاب گندم، گنا، چنا اور کپاس دیتا ہے اور اگر اس کے لئے حکومت کی پالیسی سابقہ بجٹ کی طرح رہی تو پھر جنوبی پنجاب والے کیا کہیں، جنوبی پنجاب کا نعرہ نہ لگائیں؟ میری اتنی گزارش ہو گی محترمہ وزیر خزانہ سے کہ یہ جنوبی پنجاب کا case

اگر وزیراعلیٰ کے سامنے pleadکر سکتی ہیں؟ خدارا جنوبی پنجاب کے لوگوں کا اتنا ہی حق ہے جتنا تخت لاہور کا حق ہے اور جتنا حق تخت لاہور کی نوکر شاہی کا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طریقے سے ہیلتھ پر آ جائیں تو میں اپنے ضلع کے حوالے سے دعوے سے کہتا ہوں کہ وہاں BHUs 44 ہیں، ایک DHQ ہے اور تین THQs ہیں۔ ہسپتال میں پچھلے دو سال سے پتا نہیں یہ ادویات فیصل آباد تک رُک جاتی ہیں یا جھنگ تک رُک جاتی ہیں؟ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں کوئی ادویات نہیں ہیں اور BHUs تو دور کی بات ہے۔ BHUs تو بھوت بنگلے بنے ہوئے ہیں۔ پچھلے ایک سال سے میں سیکرٹری صحت اور ڈی جی صحت سے چیخ چیخ کر، پکار کر کہتا رہا ہوں کہ ایک سال سے ضلع لیّہ میں ہیپاٹائٹس کی ویکسین نہیں ہے اور ابھی تک ایک سال سے ایک انجکشن تک نہیں دیا۔ لیّہ کو پنجاب کے نقشے سے کاٹ دیا جائے اور ہمیں خیبر پختونخوا یا بلوچستان سے لگا دیں تو ہیلتھ میں یہ حالت ہے۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کی بات کرتا ہوں کہ اس کے لئے اتنی hugeرقم رکھ دی جاتی ہے اور میں یہ point پہلے بھی raise کر چکا ہوں۔ پڑھا لکھا پنجاب کی بات کرتے ہیں، پڑھا لکھا پنجاب یہی ہے کہ پنجاب میں میرے حلقہ پی پی۔263 جس میں آج تک کوئی بوائز کالج ہے نہ گرلز کالج ہے۔ کیا یہ پڑھا لکھا پنجاب ہے، کیا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سو رہا ہے؟ میں آپ کے توسط سے اپنی معزز بہن کو لیّہ آنے کی دعوت دوں گا کہ یہ آئیں اور لیّہ کی صورتحال دیکھیں۔ خدارا جنوبی پنجاب کے لئے جتنا بجٹ allocate کیا جائے اتنا خرچ بھی کیا جائے اور یہ ensure ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! پوری بجٹ book دیکھی تو پنجاب حکومت نے دارالامان لیّہ کے لئے بہت بڑا بجٹ رکھ لیا۔ پچھلا بجٹ پڑھیں تو کہاں گیا لیّہ تونسہ پُل، کہاں گیا بہادر کیمپس لیّہ؟ بڑے بلند و بانگ دعوے پچھلے بجٹ میں ہوئے تھے کہ یہ بن جائے گا۔ پنجاب میں آٹھ سال سے مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے اور ہم آٹھ سال سے یہی سن رہے ہیں کہ لیّہ تونسہ پُل بن رہا ہے اور بہادر کیمپس بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی بن رہا ہے۔ میری آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ کو یہ گزارش ہوگی کہ خدارا جنوبی پنجاب میں جو بھی میگا پراجیکٹ دیں اسے fully funded کریں نہ کہ کاغذوں کا ہیر پھیر یعنی اگر ایک روپے ایک آنہ خرچ ہو تو باقی پیسا اٹھا کر پھر تخت لاہور پر لگا دیا جائے۔

جناب سپیکر! بلا شبہ بہت ساری سکیمیں میں نے اس بجٹ میں دیکھی ہیں۔ جنوبی پنجاب صرف ملتان نہیں ہے، رحیم یار خان نہیں ہے، بہاولنگر نہیں ہے، راجن پور بھی ہے، ڈیرہ غازی خان بھی ہے، لیّہ بھی ہے، بھکر بھی ہے اور میانوالی بھی ہے۔ ہمارے معزز وزیر اعلیٰ کی نظر صرف ملتان پر پڑتی ہے، رحیم یار خان پر پڑتی ہے اور جنوبی پنجاب کو میرے خیال میں نہیں جانتے اور میری بہن نے شاید لیّہ کا نام ہی سنا ہو گا لیّہ کو دیکھا نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہ ان محرومیوں کی بات کر رہا ہوں جن کی وجہ سے یہ جنوبی پنجاب کے صوبے کی بات ہوئی اور آپ کی اسمبلی نے اسے دو دفعہ endorse کیا۔ خدارا اگر آپ جنوبی پنجاب کو focus نہیں کرتے تو ہمیں علیحدہ ہی صوبہ کر دیں۔ Resources ہمارے ہوں، taxes ہمارے ہوں اور لگیں لاہور سے راولپنڈی اور قصور کے جی ٹی روڈ پر، یہ سراسر ناانصافی ہے، ناانصافی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے بعد آؤں گا کہ ہمارے colony Districts بھکر، خوشاب، میانوالی، لیّہ اور مظفر گڑھ کا ایک part کوٹ ادو جہاں گورنمنٹ کی بہت ساری پراپرٹی یعنی land موجود ہے۔ تخت لاہور کی بات میں کیا بیٹھوں کہ اگر ستلج کا گھرا ہوا کسان ہمارے علاقے میں 15 ایکڑ کی لاٹ لے سکتا ہے تو کیا میانوالی سے لے کر دریائے سندھ کے river region میں گھرا ہوا شخص اس کا حق دار نہیں ہو سکتا؟ میں آپ کے توسط سے حکومت کو یہ گزارش کروں گا کہ ان چار پانچ اضلاع میں، لیّہ میں اتنی رکھ کھ پڑی ہوئی ہیں جسے رکھ کہتے ہیں جو سکیموں کے لئے مخصوص ہوتی ہے، انہی رکھوں میں اگر ستلج، راوی اور چناب کا کسان زمین لے سکتا ہے تو دریائے سندھ کا بے گھر فرد زمین کیوں نہیں لے سکتا؟ خدارا ان لوگوں کو جو کئی مربعوں کے مالک تھے وہ آج دریائے سندھ کے erosion کی وجہ سے دربدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور انہیں بیٹھنے کی جگہ تک نہیں مل رہی۔ میں آپ کے توسط سے اپنی بہن محترمہ وزیر خزانہ سے time بھی لینا چاہوں گا تاکہ میں جنوبی پنجاب کی محرومیوں کی بات کروں۔ میں جنوبی پنجاب کی کس کس محرومی کا رونا روؤں۔

جناب سپیکر! بجٹ تقریر میں سیالکوٹ کے سیلاب کا نام تو آجاتا ہے۔ بجٹ تقریر میں، لیّہ بھی flooded area ہے جہاں 2010 میں flood آیا آج تک road repair نہیں ہوا۔ Farm to market roads تھے وہ وہیں کے وہیں پڑے ہیں۔ پچھلے اجلاس کے دوران، میں نے اپنے ہی taxes کی بات کی کہ جو Sugarcane Cess Fund ہوتا ہے خدارا ہمارا سوا روپیہ، ڈیڑھ روپیہ

من یہ تخت لاہور کیوں رکھ کر بیٹھا ہے اُس کو واپس بھیجیں اضلاع میں تاکہ وہاں کے roads repair ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات سنیں میں بھی گھڑی دیکھ رہا ہوں ابھی دو منٹ رہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس کون سی گھڑی ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ سامنے والی جو اس ایوان میں لگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ پانی والی گھڑی ہے کہ دوسری گھڑی ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ جنوبی پنجاب کی گھڑی ہے یہ ذرا زیادہ چلتی ہے، میں آخری بات کروں گا کہ اگر میری بہن مجھے کوئی ٹائم دے دیں تو میں اپنا کیس پیش کر دوں گا۔ یہ بھی مجھے پتا ہے کہ ہماری ترجیحات کو حکومت نے بجٹ میں شامل نہیں کرنا لیکن on the record میں آج اپنے ساؤتھ پنجاب کے عوام کی خاطر پانچ منٹ کے لئے ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہر اعجاز احمد اچلانہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہوں گا جس نے ہمیں یہ موقع عطا کیا کہ ہماری گورنمنٹ اس سال کا مالی بجٹ پیش کر سکے۔ بجٹ مخصوص سال کے لئے حکومت کا مالیاتی منصوبہ ہے جسے میں روّیوں کی تبدیلی کی راہ گزر سے تعبیر کرنا چاہتا ہوں۔ جن راستوں پر چل کر قومیں اپنے مقاصد تک کا سفر طے کرتی ہیں، آمدنی و خرچ میں توازن کے ساتھ وسائل کی منصفانہ تقسیم اور ہر طبقہ کے افراد کو ساتھ لے کر چلنے کا عزم اس کی تجدید ہے اس لئے تو ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کہتے ہیں:

حیات لے کر چلو کائنات لے چلو
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کر چلو

جناب سپیکر! خود احتسابی جمہوری عمل کا حصہ ہوتی ہے ہمیں اس بات کا کھلے دل سے اعتراف کرنا ہوگا۔ پنجاب کی 10 کروڑ کی آبادی کے لئے ایک ہزار 447۔ارب 24 کروڑ روپے آمدن کا تخمینہ بہت کم ہے، ہمیں وسائل میں اضافہ کرنا ہوگا ترقی کا پہیہ مزید تیز کرنا ہوگا، جب عوام منظم اور باشعور ہو تو دنیا

کی کوئی طاقت انہیں ترقی سے نہیں روک سکتی، قوم کی تعمیر نو کا نصب العین عوام کی طاقت سے حاصل کیا جا سکتا ہے یہی جمہوریت ہے اس کے لئے عوام کی رائے کا احترام لازم وملزوم ہے عوامی حکومت کے قیام کے لئے ہمیشہ قوم کے افراد نے ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔

جناب سپیکر !قائد ایوان اور وزیر خزانہ کو بجٹ پر مبارکباد دینا چاہوں گا اس کے ساتھ قائد حزب اختلاف کو بھی مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا جنہوں نے دیر سے ہی صحیح لیکن یہ فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں ابھی تک عوام کے حقیقی نمائندوں کو جمہوری نمائندوں کو حقیقی معنوں میں empower نہیں کیا گیا۔انہوں نے اس ایوان کے نمائندوں کو حقیقی نمائندے اور جمہوری نمائندے سمجھا۔ابھی مجھ سے پہلے ضلع لیّہ کی بات ہو رہی تھی میرا تعلق بھی جنوبی پنجاب کے پسماندہ ضلع لیّہ سے ہے اور لیّہ کا شمار تھل کے اُن اضلاع میں ہوتا ہے جن میں میانوالی، خوشاب، مظفر گڑھ اور لیّہ آتے ہیں۔ہاں مجھے یہ کہنے دیجئے کہ لیّہ ایک پسماندہ ضلع تھا 2002 میں جب میں ایوان کے اندر اپوزیشن کی طرف بیٹھا تھا پی ایم ایل(ن) کے ممبر کے طور پر تو Punjab Economics Research Institute کی رپورٹ کے مطابق اُس وقت لیّہ سب سے tail پر تھا اور میری constituency میں ایک کالج بھی نہیں تھا۔الحمدللہ آج میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ Punjab Economics Research Institute کی رپورٹ دیکھ لیں لیّہ ترقی کے لحاظ سے کہیں آگے جا چکا ہے اور جہاں میرے حلقہ میں اُس وقت ایک کالج بھی نہیں تھا آج وہاں پر چار ڈگری کالج اور لیّہ میں بہادر کیمپس کی بات ہو رہی تھی آج بہادر کیمپس میں 37 کروڑ روپے کا کام ہو رہا ہے۔اسی طرح میں یہ بھی بات کرنا چاہوں گا یہاں پر بات ہوتی ہے کہ یہ نوکر شاہی، میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو ایک گزارش کی کہ لیّہ میں ایک ویٹرنری کالج بنایا جائے۔

جناب سپیکر:کسی معزز ممبر نے ٹیلیفون کرنا ہے تو لابی میں چلے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر !میں کہہ رہا تھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے میں نے گزارش کی کہ لیّہ میں ہمیں ایک ویٹرنری کالج دیا جائے تو انہوں نے جب سمری مانگی تو لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ نے، چیئرمین پی اینڈ ڈی نے اور چیف سیکرٹری نے یہ لکھا کہ لیّہ میں ویٹرنری کالج نہ کھولا جائے۔میں خراج تحسین پیش کروں گا وزیر اعلیٰ پنجاب کو جنہوں نے یہ ساری تجاویز کو رد کر دیا اور وہاں پر ویٹرنری کالج منظور کر دیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیّہ میں تین تحصیلیں ہیں لیکن وہاں پر چھ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہیں، یہاں کہا گیا کون سے فنڈز رکھے گئے ہیں اسی بجٹ میں دیکھ لیں PCR LAB لیّہ کے لئے اڑھائی کروڑ روپے کے فنڈز رکھے گئے ہیں۔ ایک RHC کو upgrade کرنے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر لیّہ کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں، ٹی ایچ کیو چوک اعظم کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں، ٹی ایچ کیو کروڑ کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں، ٹی ایچ کیو چوبارہ کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں۔ آج میرے ضلع لیّہ میں ایسے ادارے بھی موجود ہیں جو یہاں بات کر رہے تھے اُن کے لئے آج مجھے یہ کہنے میں فخر ہے کہ پیرا میڈیکل سکول لیّہ میں موجود ہے اور جہاں سے وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی منتخب ہوئے تھے ملتان میں موجود نہیں ہے، آج میں یہ کیسے کہہ دوں کہ لیّہ میرا پسماندہ ضلع ہے؟ جب میں نے یہ بجٹ book دیکھی تو پہلے ہم یہیں پر کھڑے ہو کر دیکھتے تھے گجرات، گجرات، گجرات پیپلز پارٹی کے ہی ایم پی اے کہتے تھے کہ اُس کے سارے roads آگئے ہیں آج میں اسی ADP book میں آپ کو دکھا سکتا ہوں اگر آپ اُس کا ایک page لے لیں اُس میں لیّہ، لیّہ، لیّہ، لیّہ لکھا ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ کو بہت مبارک ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر جگہ ہر وقت بہتری کی گنجائش موجود رہتی ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ سب اچھا ہے لیکن میں اتنا ضرور کہتا ہوں کہ پنجاب دوسرے صوبوں سے اچھا ہے وہ اس لئے کہ آج بھی پنجاب میں دوسرے صوبوں کے لوگوں کو صحت کی سہولیات دی جارہی ہیں، تعلیم کی سہولیات دی جارہی ہیں، روزگار کی سہولیات دی جارہی ہیں اسی بجٹ میں دیکھ لیں بھکر کو میڈیکل کالج دینا، ڈیرہ غازی خان کو ٹیچنگ ہسپتال دینا، نشتر ہسپتال کی اپ گریڈیشن، بہاولپور وکٹوریا ہسپتال کی اپ گریڈیشن یہ کیا ہے، کیا یہ جنوبی پنجاب نہیں ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے مقاصد کے لئے جنوبی پنجاب کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔ میں آپ کو آج یہ بھی تاریخی بات بتانا چاہتا ہوں کہ لیّہ نہ صرف ایک وقت کمشنری تھا بلکہ وہ ایک وقت میں صوبہ بھی تھا اور 1793 تک وہاں پر ایک گورنر بھی تھا۔ حالات کے شکست وریخت کا سامنا کرتے ہوئے وہ ایک تحصیل تک جا پہنچا، اس کے بعد اس کو ضلع بنایا گیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کو کمشنری بنانے کے لئے بھی ایک کمیٹی بنائی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ لیّہ کو کمشنری کا درجہ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہراعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ لیہ میں تعلیم اور صحت کی سہولیات کسی ضلع سے کم نہیں ہیں۔ وہاں پر نہ روڈ سٹرکچر کی کمی ہے اور میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ اسی بجٹ میں ایک گریٹر تھل کا منصوبہ دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ بہت شکریہ

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر!اگر ان کی تقریر ختم ہو گئی ہے تو میں نے ایک چھوٹی سی گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب!کسی نے پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا آپ کو کس طرح سے اجازت دی جا سکتی ہے۔ اچلانہ صاحب!آپ جلدی سے wind up کر دیں، آپ کا صوبہ بنا دیا ہے اور کیا چاہئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!ہمیں صوبہ نہیں بلکہ حقوق چاہئیں۔ میں بتا دوں کہ ایک وقت تھا کہ جب جنوبی پنجاب کا شاعر یہ لکھتا تھا کہ "اساں قیدی تخت لاہور دے"اور ایک وہ وقت ہے کہ مظفر گڑھ کا عارف بلوچ لکھتا ہے کہ "اللہ پاکستان کو نواز دے"

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، آپ کا شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہراعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر!میں کچھ تجاویز دینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم اب ختم ہو گیا ہے۔ جی، انعام اللہ خان نیازی صاحب!ویسے بجٹ اجلاس میں یہ کوئی روایت نہیں ہے۔

تعزیت

معزز ممبر اسمبلی جناب غضنفر عباس چھینہ کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر!میں کوئی اور بات نہیں کرنے لگا بلکہ میں آپ کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف دلانا چاہ رہا ہوں۔ ہمارے ایم پی اے جناب غضنفر عباس چھینہ کی والدہ ماجدہ وفات پا چکی ہیں میں ایوان سے گزارش کروں گا کہ ان کے لئے فاتح خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب غضنفر عباس چھینہ، ایم پی اے
کی والدہ ماجدہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال صاحب!

سالانہ بجٹ برائے سال 16-2015 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ "بجٹ" کے نام پر تازہ ترین فلم تھوڑے دن پہلے ریلیز ہو چکی ہے۔ بجٹ کو ہالی وڈ کی خوبصورت فلم بنا کر پیش کیا گیا۔ اس بجٹ کے ہدایت کار تو پرانے ہیں، فلم ساز آئی ایم ایف آ گئی ہے اور نئے پڑھے لکھے چھرے کے ساتھ پرانی فلم کی چربہ سازی کرتے ہوئے اس پرانی فلم کو نئے پرنٹ کے ساتھ چلانے کی بھرپور ناکام کوشش کی گئی ہے۔ اس فخریہ پیشکش پر ہدایت کار اور ان کی تمام ٹیم کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے پاس یہ تین کتابیں ہیں جو اس ایوان میں بجٹ کے لئے پڑھی گئیں۔ جب حکومت آئی تو عوام خوشحال تھی پھر عوام کو پیلا کر دیا گیا اور اب عوام کو نیلا کر دیا گیا۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح سانپ کسی خوبصورت آدمی کو کاٹتا ہے تو وہ بے چارہ سب سے پہلے پیلا ہوتا ہے، پھر نیلا ہو جاتا ہے اور اس کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ اس نابینا حکومت نے ایسا بجٹ بنایا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ نابینے بھی بہتر پیش کر سکتے تھے۔ یہ [****] سے بھی بدتر حکومت ہے۔ میں ابھی بجٹ میں اپنی بہن سے آپ کے توسط سے کچھ technically گزارشات کروں گا۔

جناب سپیکر: لفظ کا چناؤ اچھے طریقے سے فرمائیں آپ کی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اچھا طریقہ ہی ہے اس میں کون سا غیر پارلیمانی لفظ ہے؟

جناب سپیکر: لفظ [****] کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس بجٹ کے اندر حکومت نے ہمیں یہ وائٹ پیپر 16-2015 دیا ہے۔ اس کے اندر department wise جو location ہے اس کو discuss کرنے سے پہلے میں چند چیزیں ضرور بیان کروں گا جو بجٹ کے اندر بیان کی گئی ہیں۔ پہلے صفحہ پر ہے کہ صوبے کی شرح ترقی 2018 تک 7 سے 8 فیصد ہو جائے گی۔ میں آپ کے توسط سے request کروں گا کہ معاشی ترقی کی شرح کے لئے فیڈرل فنانس منسٹر صاحب نے اپنی بجٹ تقریر میں بتایا کہ ترقی کی شرح نمو 5.1 رکھی گئی لیکن ہم اس کو achieve نہیں کر سکے وہ 4.2 تھی۔ یہ بات ٹھیک ہو گئی، انہوں نے اپنی ناکامی کا اظہار کر دیا۔ اب یہاں انہوں نے صوبے کے لئے کہا ہے کہ 2018 تک 7 سے 8 فیصد ہو جائے گی۔ پہلے ایک بات یہ ہے کہ اس وقت صوبے کی GDP کتنی ہے اس کی شرح بتا دی جائے، آج کے سال تک کتنی ہے اور آنے والے وقت میں اس کو کس رفتار سے achieve کیا جائے گا؟ اگلی بات یہ ہے کہ فیڈرل حکومت نے تو تسلیم کر لیا کہ ہم 5.1 سے نیچے 4.2 تک آ گئے تو ذرا یہ بھی بتا دیں کہ اس decline میں پنجاب نے اپنا کتنا role play کیا ہے کہ وہ اس target کو archive نہیں کر سکا؟ یہ دوسرا سوال تھا جو ان کے لئے تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ صوبے میں روزگار کی فراہمی کے لئے سالانہ 10 لاکھ روزگار کے مواقع پیدا کئے جائیں گے۔ جس صوبے کو اپنی GDP کا پتا نہ ہو وہ کس لحاظ سے اور کن parameters کے تحت اس کو پیش کر رہا ہے کہ روزگار کے 10 لاکھ مواقع پیدا کئے جائیں گے؟ سب سے پہلے اپنے صوبے کا میکنزم بنائیں۔ اگر اٹھارہویں ترمیم کے تحت آپ کو taxation اور دوسرے معاملات کے اختیارات ملے ہیں تو پھر اس لحاظ سے آپ اپنی GDP بھی خود طے کریں، اس کا کوئی میکنزم بنائیں اور پھر اس کے بعد آپ بتائیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر بات کی گئی کہ صوبے میں 2018 تک پرائیویٹ انوسٹمنٹ کو ڈبل کیا جائے گا۔ یہ پہلے یہ فرما دیں کہ ابھی پرائیویٹ انوسٹمنٹ کتنی ہے تاکہ ابھی تو ہمیں پتا چلے کہ اتنی ہے اور اس کو ڈبل کر لیا جائے گا؟ یہ اس کا تو بتائیں۔ ہمیں سبز خواب تو دکھائے جا رہے ہیں لیکن پہلے ابھی تک موجودہ ترقی کی شرح انوسٹمنٹ اور روزگار کے مواقع کے بارے میں تو بتایا جائے۔ میں وائٹ پیپر کے حوالے سے اگلی بات جو کرنا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اس میں مختلف heads کے اندر فنڈز کی utilization کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ ایسے ٹیکنیکل طریقے سے، میری بہن پڑھی لکھی خاتون ہیں ماشاء اللہ ڈاکٹر ہیں اور ہم ان پر بڑا فخر کرتے ہیں کہ اس طرح کے economist ہونے چاہئیں اور آنے چاہئیں لیکن ان کو بیوروکریسی کس طرح سے کھلا رہی ہے۔ ایوان کے اندر بیٹھا ہوا ایک عام آدمی اس

وائٹ پیپر سے یہ معلوم نہیں کر سکتا کہ اس بجٹ کے اندر utilization کتنی ہے؟ نیچے ٹوٹل نہیں دیا کہ کوئی calculator پر یہ calculate نہ کر لے کہ انہوں نے پچھلا بجٹ کتنا utilize کیا ہے۔ یہ نیچے ٹوٹل لکھنا ہے اور یہ simple total انہیں نہیں لکھنے دیا گیا۔ اب مختلف heads کی طرف آ جائیں، بڑا شور ڈال رہے ہیں کہ ہماری utilization بہت زیادہ ہے۔ دیکھیں! industry and mineral development کی 22.90 utilization ہے، آپ نے 9 ہزار 110 ملین رکھا اور 2 ہزار 92 ملین استعمال ہوا۔ اب پھر 16-2015 کے بجٹ میں اس کو 21 ہزار 383 ملین کر دیا گیا۔ جب آپ کی utilization آپ سے پہلے خرچ نہیں ہو رہی تو پھر آج public money کو اس طرح سے bound کر کے اور ان کو show کر کے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر! مزدور کے حوالے سے یہ گورنمنٹ بڑا شور ڈالتی ہے کہ ہم مزدور دوست ہیں لیکن Labour & Human Resource کی ڈویلپمنٹ کا جو بجٹ رکھا گیا اس کی 17.24 فیصد utilization ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ ہم صوبے کے اندر روزگار کے مواقع پیدا کریں گے لیکن روزگار کے مواقع کس طرح پیدا ہوں گے جب 17.24 فیصد اس کے بجٹ کی utilization ہے۔ اب لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی طرف آ جائیں۔ اس کے بجٹ کی 19.71 فیصد utilization ہے۔ یہ بڑا کسان دوست ہونے کی باتیں کرتے ہیں۔ آپ سپیشل ایجوکیشن پر آ جائیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس بات پر شرم آنی چاہئے۔ "شرم مگر تم کو نہیں آتی" سپیشل ایجوکیشن کے بجٹ کی utilization صفر فیصد ہے اور وہ نابینا لوگ باہر مال روڈ کی گلیوں اور سڑکوں پر ڈنڈے کھا رہے ہیں۔ یہ صوبہ ہے یا کیا ہے؟ انرجی کے لئے بڑا شور ڈالا گیا، 100 میگاواٹ کا پلانٹ چلا لیا اور وہاں سے 20 میگاواٹ بجلی پیدا ہو رہی ہے۔ آپ نے کھربوں روپے ادھر لگا دیئے ہیں۔ آپ نے انرجی سیکٹر میں 35.80 فیصد صرف utilize کیا ہے؟ کبھی آپ نندی پور کا رولا ڈالتے ہیں، کبھی آپ قائداعظم سولر پارک کا رولا ڈالتے ہیں اور کبھی آپ کسی اور چیز کا رولا ڈالتے ہیں۔ "کھایا پیا کچھ نہیں، خالی گلاس توڑا بارہ آنے" یہ کر کیا رہے ہیں؟ اگلی بات، میں تو ایک بات کہوں گا کیونکہ ان کو سریا اور سیمنٹ سے بہت زیادہ محبت ہے۔ اللہ کرے میری بہن اکانومسٹ آئی ہیں ادویات کے اندر بھی سریا استعمال ہونا شروع ہو جائے تو شاید غریبوں کو دوائی مل جائے، شاید سکولوں کے اندر بھی کوئی اس طرح کا سسٹم آ جائے یا ایک طالب علم کے بیگ کے اندر ایک چھوٹے سائز کا سریا رکھ دیں تاکہ کم از کم سریا تو بکے اور ان کی سنی جائے۔ آپ اکانومسٹ ہیں ادویات کے لئے کوئی

ایسا فارمولہ طے کریں کہ اس کے اندر سریا استعمال زیادہ ہو۔اس ملک کے اندر جو ہم پر سیمنٹ مافیا تھوپا گیا ہے اس کی سنی جائے اور ہماری نہ سنی جائے۔

جناب سپیکر! بجٹ بنانے کی یہ بڑی باتیں کیا کرتے ہیں۔آپ ہسپتالوں کے حالات دیکھ لیں کہ جو پھٹیاں اور تختیاں پچھلے دور میں لگیں جب ہم کبھی منسٹر تھے آج تک ان ہسپتالوں کو مکمل نہیں کیا گیا۔ان میں اخلاقی جرأت نہیں ہے، ہم کہتے ہیں کہ ان کی پھٹیاں اتار دیں،وزیر آباد کا ہسپتال کارڈیالوجی کو دیکھ لیں یا میرے حلقے کا ہسپتال،پی آئی سی کو دیکھ لیں، سرجیکل ٹاور دیکھ لیں اور جناح ہسپتال کے اندر برن سنٹر کو دیکھ لیں۔ یہ good governance ہے؟ یہ good governance کی مثال ہے۔ آپ ایک میٹرو بنا کر کیا خواب دکھا رہے ہیں، کیا غریب آدمی کا پیٹ میٹرو سے بھرتا ہے؟ نہیں، روٹی سے بھرتا ہے اور میٹرو سے نہیں بھرتا۔ میٹرو سے ان کی جیبیں بھرتی ہیں۔کرپشن، پچھلے دنوں انہوں نے پوری لیڈرشپ کو اکٹھا کر کے اسلام آباد میں ایک سرکل بنا کر سب نے اس پر ہاتھ رکھا ہے اور میٹرو کی opening کی گئی ہے۔وہ ہاتھ نہیں تھا،وہ ہاتھ تھا کرپشن کا،ہر کوئی اپنا اپنا اس میں حصہ مانگ رہا تھا کہ اس میں میرا حصہ ہے۔اگر آپ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ پڑھیں، میں ضمنی بجٹ کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ ان کی کارکردگی دکھاؤں گا جو آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے فنڈز استعمال کئے ہیں۔آپ نے سات آٹھ منٹ دینے ہیں اس کے مطابق اس بات کو ختم کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جب بجٹ پر cut motions آئیں گی۔انشاء اللہ تعالیٰ میں پھر آپ کو بتاؤں گا کہ اس حکومت کے ہاتھ کی ایک ایک انگلی نہیں دس کی دس انگلیاں ہاتھوں اور سر سمیت کرپشن کی کڑاہی کے اندر ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آپ نے 7.5 فیصد سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ کیا ہے۔آپ مہنگائی دیکھ لیں،آپ کسی رمضان بازار کے اندر چلے جائیں،ابھی کل سے رمضان کا روزہ شروع ہونا ہے لیکن آج products کی قیمتیں آسمانوں کو چھو رہی ہیں۔اگر محترمہ وزیر خزانہ یہ سمجھتی ہیں کہ 7.5 فیصد تنخواہوں میں اضافہ کرنا ٹھیک ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی ناانصافی ہوگی۔ ملازمین کی تنخواہ میں کم از کم 25 فیصد اضافہ کیا جائے تاکہ ایک سرکاری ملازم عزت کی زندگی گزار سکے۔

جناب سپیکر! امن وامان کے حوالے سے صورتحال آپ کے سامنے ہے۔آج 17۔ جون ہے اور آج کے دن میں نے اسی جگہ پر کھڑے ہو کر بات کی تھی جب آپ نے سرعام چودہ بندوں کا قتل عام کیا تھا اور لاہور شہر کے اندر good governance کی ایک مثال پیدا کی تھی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! جب سر عام سڑکوں پر لوگوں کا خون بہایا گیا تھا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کی بات مجھے سمجھ آ رہی ہے۔ آپ مہربانی کریں۔ اب آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ ان شہیدوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ہم نے بھی بڑا عرصہ اپوزیشن میں گزارا ہے لیکن کبھی اس طرح پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ آپ میری گزارش سن لیں کہ ہم سولہ سترہ ایم پی ایز مال روڈ پر کلرکوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے گئے جو کل سے وہاں دھرنا دیئے بیٹھے ہیں۔ ہم جب ان غریب سرکاری ملازمین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے پہنچے تو پہلے جاتے وقت پولیس نے رکاوٹ ڈالی اور کہا کہ آپ یہاں سے کراس کر کے نہیں جا سکتے۔ آپ اسمبلی کی دوسری طرف سے مال روڈ پر جائیں اور کچھ دیر تکرار کے بعد ہم نے خود راستہ بنایا اور ان سے الجھتے ہوئے ان خاردار تاروں کو الگ کر کے بڑی مشکل سے پہنچے۔ میرے ساتھ ہماری معزز خواتین ممبران بھی تھیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ان کے ساتھ پندرہ بیس منٹ کا دھرنا تھا اور ان کے ساتھ ان کے مسائل کے حوالے سے بات کی۔ جب ہم ان سے اظہار یکجہتی کر کے واپس آئے ہیں تو پولیس آفیسران نے پہلے سے زیادہ اس راستے کو سیل کر کے بہت بڑے پیمانے پر خاردار تاریں لگا کر ہمارا راستہ روکا اور کہا کہ آپ یہاں سے داخل نہیں ہو سکتے۔ ہماری بار بار درخواست کرنے کے باوجود اس نے انتہائی بدتمیزی کی اور وہ رضوان نامی سب انسپکٹر ہے۔ جب محمد عارف عباسی صاحب نے کہا کہ ہم سارے ایم پی ایز ہیں اور یہ قائد حزب اختلاف ہیں تو اس نے آگے سے کہا کہ میں کیا کروں، میں بھی رانا ہوں۔ میں بڑا حیران ہوا اور بعض ایم پی ایز نے سنا کہ یہ بات کیا کر رہا ہے۔ ہماری بار بار درخواست کے باوجود انہوں نے وہاں سے نہیں گزرنے دیا اور وہاں دھکم پیل ہوئی اور جناب آصف محمود ایم پی اے صاحب وہاں زخمی ہوئے۔ آصف محمود صاحب! آپ کھڑے ہو جائیں ذرا دکھائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب آصف محمود ایم پی اے اپنی سیٹ پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں ان کے کپڑے بھی خون آلود ہیں، ان کا انگوٹھا اور ان کے بازو کے اوپر چوٹیں لگی ہیں۔ اگر ایم پی ایز کا حال یہ ہونا ہے، آپ نے عام آدمی کے لئے تو اسمبلی کے دروازے بند کئے ہوئے ہیں لیکن اگر ممبران اسمبلی کے ساتھ اس طرح سے ایک سب انسپکٹر لیڈر آف دی اپوزیشن کے ساتھ، جس کے ساتھ سولہ ممبران تھے، جس میں خواتین بھی شامل تھیں، ان کی اس طرح سے تذلیل کی جاتی ہے، اس طرح سے توہین کی جاتی ہے، اسمبلی کا راستہ بند کر دیا جاتا ہے، ویسے تو روزانہ تمام راستے بند ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق سب ممبران کی طرف سے ہم نے یہاں پر دی ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ rules suspend کر کے میری اس تحریک استحقاق کو take up کریں اور اس پر فیصلہ دیں۔

جناب سپیکر: Rules کی suspension کا ایک طریق کار ہے اس کے مطابق ہم نے اس کو دیکھنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کے مطابق وزیر قانون یہاں پر موجود ہیں آپ حکومتی بنچوں سے پوچھ لیں کہ یہ کیا چاہتے ہیں اگر ایم پی ایز کو اسمبلی میں آنے سے روکا جا سکتا ہے اور ایک سب انسپکٹر چند پولیس کانسٹیبلز کے ذریعے سے۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی نہیں روک سکتا۔ اب آپ اپنی تحریک استحقاق کو جمع کروائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے آپ کو جمع کروا دی ہے۔ آپ اس کو آج ہی take up کریں۔ آپ اس کو rules suspend کر کے ابھی take up کریں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران اپنی سیٹوں پر احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: دیکھتے ہیں۔ جناب پرویز بٹ صاحب!

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! یہ اسمبلی میں نہیں آ رہے تھے بلکہ یہ دھرنے میں شرکت کے لئے جا رہے تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ Order please. Order please.

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ اب یہ دھرنے کی باتیں ختم کریں، مفاہمت کی بات کریں۔ ہم ان کے دھرنوں کو نہیں مانتے۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں، کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا دھرنے میں جانا جرم ہے؟

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ہر بات پر دھرنا، دھرنا کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! دیکھ لیں یہ حال ہے پاکستان میں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! دنیا ترقی کر رہی ہے اور یہ دھرنا، دھرنا کرتے رہتے ہیں، دھرنے کی سیاست کو اب ختم کر دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! حق کی بات کرنا کوئی جرم ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ نریندر مودی کو خود میاں نواز شریف کو فون کرنا پڑا ہے، یہ ہوتی ہے سیاست۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے تماشا بنا رکھا ہے۔اب آپ بولیں گے تو میں آپ کو نکال دوں گا۔آپ کی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بے حسی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے، لوگ باہر بے ہوش ہو رہے ہیں، پولیس گردی کی انتہا کر دی گئی ہے، معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ یہ حال ہے تو عام آدمی کا کیا حال ہو گا۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ اگر لیڈر آف دی اپوزیشن سے زیادتی ہوئی ہے تو اس کی انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: ہم اس معاملے کو دیکھ رہے ہیں۔آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ خیریت سے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اللہ کا شکر ہے، ایک معزز ممبر کو زخمی کیا گیا ہے تو آپ انہیں تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: ہر چیز کا ایک طریق کار ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کو out of turn تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میں نے وزیر قانون کو بلوایا ہے، آپ تشریف رکھیں ہم ابھی اس بارے میں بات کرتے ہیں۔ وزیر قانون میٹنگ میں ہیں ابھی تشریف لاتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنیں، اگر ایک معزز ممبر کو کسی نے زخمی کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اجازت دوں گا کہ آپ دیں گے، آپ اجازت دینا چاہتے ہیں یا میں دوں گا؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ انہیں تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان سے کہہ دیا ہے، میں ان کو اجازت دے رہا ہوں۔ وزیر قانون صاحب میٹنگ میں ہیں ابھی آتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ابھی لسٹ میں نام تھا لیکن یہ بڑی زیادتی ہے کہ آپ جب چاہتے ہیں لسٹ کو ایسے ویسے کر دیتے ہیں، مجھے ذاتی طور پر اعتراض نہیں ہے لیکن میں کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں، اب اس وقت تین بج گئے ہیں، جو لوگ ابھی آ رہے ہیں ان کا بھی نام شامل ہے لیکن میں کل سے یہاں بیٹھا ہوا ہوں، چلیں! آپ سارا کچھ چھوڑ دیں ایک ایم پی اے زخمی ہوا ہے سب سے پہلے اس کی بات سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ لسٹ کو دیکھ لیں، کیا کر رہے ہیں آپ؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں کچھ نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ کا لسٹ میں 39 نمبر ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ہم دو دن سے یہاں بیٹھے ہیں لیکن ہمارا نام ابھی تک نہیں آیا، ہم بھی اپنے نام کے ساتھ بٹ لکھوا لیتے ہیں۔ لسٹ change کر دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میں لسٹ کے مطابق چل رہا ہوں، کون کہتا ہے کہ لسٹ کو change کیا گیا ہے، کس نے لسٹ کو change کیا ہے؟ (قطع کلامیاں)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کو بات کر لینے دیں جو تحریک استحقاق لے کر آئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری قائد حزب اختلاف سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ باہر جو ایپکا والوں کا احتجاج ہو رہا تھا، یہ ان سے اظہار یکجہتی کے لئے گئے تھے اور واپسی پر ایک واقعہ کا یہ ذکر کر رہے ہیں۔اس واقعہ سے متعلق اگر اس معزز ایوان کی کوئی کمیٹی بنا کر انکوائری کروانا چاہتے ہیں یا استحقاقات کمیٹی کے ذریعے سے کروانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کو پہلے پڑھنے دیں پھر اس کے بعد اس کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جی، بالکل یہ تحریک استحقاق، استحقاق کمیٹی کے پاس چلی جائے اور استحقاق کمیٹی اس کے متعلق determine کر لے کہ وہاں پر اگر کوئی تجاوز ہوا ہے تو اس کا نوٹس لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہمارے ساتھ یہ کچھوے کی چال کیوں ہے؟

جناب سپیکر: آپ بتائیں کہ آپ کا نام کس نے change کیا ہے، اس کی بھی میں تحقیق کر رہا ہوں۔ کسی نے آپ کا نام change نہیں کیا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم تو اپنا نام ہمیشہ پہلے لکھواتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا نام جہاں تھا وہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا نام ادھر ہی ہے، آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ ٹھیک نہیں کرتے۔

شیخ علاؤالدین: ہماری تجاویز سے کیا مسئلہ ہے؟ ہمارا نام بھی تو آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کا نام جہاں تھا وہیں ہے۔ آپ کا نام ادھر ہے۔ آپ ٹھیک نہیں کر رہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ پر پورا اعتماد ہے۔ آپ کی بات نہیں ہے لیکن اگر ایک معزز ممبر نہیں ہے تو پھر ان کا نام last میں آنا چاہئے اور یہی طریق کار ہے۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! میں اسی طریقے سے چل رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ مجھے misguide نہ کریں۔ محرک اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

پولیس کا معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 15-06-17 کو اپوزیشن کے تقریباً 17 ممبران اسمبلی چیئرنگ کراس مال روڈ پر احتجاجی سرکاری ملازمین سے اظہار یکجہتی کے لئے جانا چاہتے تھے۔ وہاں ناکے پر موجود سب انسپکٹر رضوان اور دوسرے اہلکاروں نے ممبران اسمبلی سے ہتک آمیز روّیہ اختیار کیا اور بزور قوت اسمبلی کی حدود سے نہ نکلنے دیا۔ آخر کار ممبران اسمبلی احتجاج کرنے والوں کے پاس پہنچ گئے لیکن جب ممبران اسمبلی واپس اسمبلی ہال کی طرف لوٹنے لگے تو مذکورہ سب انسپکٹر نے دھمکی دی کہ حکومت پنجاب کے احکامات کے تحت وہ ان کو اسمبلی نہیں جانے دے گا اور اس پر اس نے اپنے ماتحت اہلکاروں کو حکم دیا کہ ممبران اسمبلی کو دھکے دے کر وہاں سے دور کریں اور ہر گز ان کو اسمبلی میں نہ آنے دیں جس پر مذکورہ سب انسپکٹر اور اہلکاروں نے زور آزمائی کے نتیجے میں کئی ممبران زمین پر گر پڑے اور ایک ممبر اسمبلی آصف محمود زخمی بھی ہو گئے۔ پولیس کے اس تضحیک آمیز، تشدد اور تحکمانہ روّیے سے نہ صرف ہمارا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس پر دو تین باتیں عرض کرنا چاہوں گا کہ باہر جو protest چل رہا تھا وہاں جاتے ہوئے بھی پولیس کا قائد حزب اختلاف کے ساتھ روّیہ انتہائی تضحیک آمیز تھا یہ ہمیں lead کر رہے تھے۔ جب ہم واپس پر آئے تو ہم مسئلے کی نوعیت سمجھتے تھے جو کلرک جو protester تھے ہم نے ان کو خود ذاتی طور پر push کر کے پیچھے کیا کہ ہم نے اسمبلی کے اندر جانا ہے اگر آپ لوگ ساتھ ہوں گے تو شاید امن وامان کی صورتحال بننے کا اندیشہ ہو۔ قائد حزب اختلاف اور ہمارے بے شمار سینئر ممبران جن میں احمد خان بھچر صاحب بھی وہاں پر موجود تھے ہم نے بڑی صلح صفائی کے ساتھ انہیں بڑی دفعہ

request کی وہاں پر پورا میڈیا موجود تھا ہم نے جتنے تحمل اور صبر کا مظاہرہ کیا سب فوٹیج آپ کو مل جائیں گی۔ ہمارے تحمل اور سکون کے ساتھ ان سے بار بار request کرنے کے باوجود انہوں نے ہمارے لئے اسمبلی کا راستہ نہیں کھولا، انہوں نے جو خاردار تار آگے لگائی ہوئی تھی وہ میرے ہاتھ میں تھی اور اس سب انسپکٹر نے میرے دیکھتے ہوئے اس خاردار تار کو زور سے کھینچا اور دانستہ طور پر مجھے زخمی کرنے کی کوشش کی۔ ادھر جس طرح میرے بھائی جوش اور جذبے کے ساتھ بات کر رہے تھے میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کا یہ فرض بھی ہے کہ اگر کوئی protest کرنے باہر آیا ہے اور حکومتی پالیسی سے اختلاف کرتا ہے اور جس میں حکومت deliver نہ کر سکے تو اسے point out کرنے کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ہمارا بنیادی right ہے۔ آپ سے میری استدعا ہے کہ اس سب انسپکٹر رضوان کو فوری طور پر معطل کیا جائے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! ہمیں قانون اور قاعدے کے مطابق چلنا چاہئے۔ آپ جو حکم دینا چاہتے ہیں وہ مناسب نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! چلیں اس کی پروموشن کر دیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: انہوں نے کیا کہا؟ میں نے نہیں سنا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اپوزیشن کے معزز ممبر نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے آپ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ اس بارے میں پہلے بھی آپ سے اور قائد حزب اختلاف سے بھی یہ بات ہوئی ہے آپ یہی ایپکا کے ملازمین دیکھیں جو protest کر رہے ہیں جن سے اظہار یکجہتی کے لئے اپوزیشن کے ممبران وہاں پر گئے تھے۔

جناب سپیکر: میں نے نہیں بھیجا وہ اپنے طور پر گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اپنے طور پر گئے تھے ویسے اگر آپ بھی بھیج دیں تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔ (قہقہے)

اس میں گزارش یہ ہے کہ اب صورتحال کچھ اس طرح سے ہے کہ ایپکا کے ملازمین کے ساتھ پچھلے دنوں میں تین چار میٹنگز ہوئیں اور ان کے جو مطالبات تھے ان پر ایک consensus built ہوا اور اس کے بعد ان سے وعدہ کیا گیا کہ آپ کے یہ مطالبات منظور ہو سکتے ہیں اور یہ نہیں ہو سکتے اور جو procedure ہے اس کے مطابق ان کی approval حاصل کی جائے گی۔ اس کے بعد انہوں نے خود کہا کہ آپ ہمارے

ایک نمائندہ وفد جس میں ہمارے دو تین سو لوگ ہوں گے جو ہماری تنظیموں کے نمائندے ہیں ان کا الحمرا میں اجلاس بلائیں اور وہاں پر وزیراعلیٰ آ کر اس کا اعلان کریں۔ اس کے بعد اب بجٹ اجلاس آ گیا ہے، ان کا ایک حصہ آج صبح بھی مجھے یہاں پر ملا اور وہ اس احتجاج سے متفق نہیں تھا ایک دوسرا حصہ احتجاج کر رہا تھا اور ان کا کہنا یہ تھا کہ جی دیکھیں ہم نے اپنے لوگوں کو مطمئن کرنا ہوتا ہے اس لئے بجٹ اجلاس کے موقع پر یا اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنے دیں۔ اب یہ جو کچھ نہ کچھ کرنے کا trend کہ میڈیا space حاصل کی جائے، اپوزیشن کی ہمدردی حاصل کی جائے۔ جب مال روڈ پر ٹریفک بند ہوتی ہے تو پورا لاہور stuck ہو جاتا ہے جن لوگوں کا مال روڈ پر کاروبار ہے ان کا علیحدہ احتجاج ہے۔ تو میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ ایک سپیشل کمیٹی ضرور تشکیل دیں جس میں حکومتی بنچز سے لوگ ہوں اور اپوزیشن سے قائد حزب اختلاف خود اس میں ٹائم نکالیں۔ مال روڈ پر جن لوگوں کا بزنس ہے ان کی جو تنظیمیں ہیں وہ بھی چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں بھی موقع دیں کہ ہم بھی اپنی روداد آپ کے سامنے رکھ سکیں اور اس میں ہائی کورٹ کا بھی ایک فیصلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ساری صورتحال پر اپوزیشن اور حکومتی بنچوں دونوں متفق ہونے چاہئیں کہ ہم نے کس حد تک کسی کو allow کرنا ہے اور کون سی وہ حد ہے جس سے آگے اس کی اجازت نہیں ہوگی تو میں نے آپ سے یہ بھی گزارش کرنی تھی آپ اس پر بھی کوئی ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دیں۔

جناب سپیکر: میں اس کے بعد اس پر کمیٹی بناؤں گا۔ ہم اس matter کو مجلس استحقاقات کے سپرد کرتے ہیں اور وہ اس کی رپورٹ پیش کرے گی۔ جی، حنا پرویز بٹ صاحبہ!

سالانہ بجٹ برائے سال 16-2015 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

محترمہ حنا پرویز بٹ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے پاکستان کی پہلی خاتون وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گی کہ انہوں نے بہت ہی balanced اور growth oriented budget پیش کیا ہے اور میں یقینی طور پر یہ کہہ سکتی ہوں کہ یہ poverty کو eliminate کرنے کے لئے بہت ہی اچھا بجٹ ہو گا۔ پنجاب economically sound ہوتا جا رہا ہے اور دنیا بھر میں اس بات کا اعتراف ہو رہا ہے لیکن اس ایوان میں چند ایسے لوگ ہیں جو بجٹ پر criticize کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں اگر positive criticism ہے تو more than welcome ہم اسے اپنی

improve performance کرنے کے لئے accept کرتے ہیں لیکن یہ چیز بالکل unjustified ہے کہ criticism just for the sack of criticism یا آپ headlines کی news بننے کے لئے criticize کر رہے ہیں چونکہ it is unjustified پنجاب کی جو بہترین پالیسیز ہیں آپ ان کو accept نہیں کر رہے انہیں encourage نہیں کر رہے بلکہ انہیں ignore کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کی recent election attention پر لاؤں گی چاہے وہ گلگت بلتستان کے الیکشنز ہوں، منڈی بہاؤالدین کے الیکشنز ہوں، کنٹونمنٹ کے الیکشنز ہوں یا recent by elections ہوں سب میں مسلم لیگ (ن) کی گورنمنٹ جیتی ہے جو یہ show کرتا ہے کہ they will vote endorse PML(N) وہ PML(N) پر confidence show کرتا ہے اور انشاء اللہ ستمبر میں آنے والے بلدیاتی انتخابات بھی PML(N) ہی جیتے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان لوگوں نے objection raise کیا کہ حکومت نے farmers friendly بجٹ پیش نہیں کیا میں ان کی بات سن کر بالکل حیران ہو گئی۔ اگر دیکھا جائے تو جو 5۔ارب روپے کی سبسڈی 25 ہزار ٹریکٹرز کے لئے رکھی گئی ہے کیا وہ farmer friendly budget میں نہیں آتا اگر دیکھا جائے کہ 50۔ارب روپے جو bridges اور rural community flood protection کے لئے رکھے گئے ہیں کیا وہ farmers کی protection کے لئے نہیں آتا، 52 ملین روپے جو rural infrastructure کے لئے رکھے گئے ہیں کیا وہ pro farmer بجٹ میں نہیں آتا اور 8.59 بلین روپے جو لائیو سٹاک کے لئے رکھے گئے ہیں کیا وہ farmer community میں نہیں آتا؟ بالکل criticism is not welcomed.

جناب سپیکر! انہوں نے ساؤتھ پنجاب کی بات raise کی ہے تو میں بتانا چاہتی ہوں کہ ساؤتھ پنجاب کے گیارہ اضلاع میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے 30 بلین روپے allocate کئے گئے ہیں۔ کیا وہ equal allocation of budget میں نہیں آتا؟ لاہور اور راولپنڈی کے بعد ملتان کے لئے میٹرو بس شروع کی جا رہی ہے۔ یہ میٹرو بس سروس غریبوں کی لینڈ کروزر ہے۔ ان کو international transportation service مل رہی ہے۔ کیا یہ equal allocation میں نہیں آتا؟ یہ پالیسیاں حکومت عوام کی بہتری کے لئے بنا رہی ہے۔ میں آخر میں ان سب سے appeal کرنا چاہتی ہوں کہ پہلے ہم سب نے اکٹھے مل کر Charter of Democracy sign کیا تھا اب ہم سب کو مل کر Charter of Economy sign کرنا چاہئے۔ وہ حکومت جو کہ Democratic

and elected ہے اور جو لوگوں نے choose کی ہے اس کو کام کرنے دیں۔ پلیز! ان کی economic strategy کو اپنے دھرنوں کی سیاست سے hamper نہ کریں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سردار وقاص حسن موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بعد میں تقریر کرنے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہوتا ہے کہ ساری باتیں ہو چکی ہوتی ہیں لیکن اس بجٹ کی کمال بات یہ ہے کہ ابھی بھی میرے پاس بات کرنے کے لئے بہت سے points ہیں۔

جناب سپیکر: تو کیا آپ کو کمال آدمی کہا جائے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں بجٹ بنانے والوں کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا کچھ کیا ہے۔ Anyway میں اپنی بات شروع کروں گا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کیا میرا وقت اب سے شروع ہوگا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اب سے شروع ہو گیا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ کے سامنے کچھ سوالات رکھنا چاہتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان سوالوں کے جوابات ضرور آئیں گے۔ یہ میرا پہلا tenure اور تیسرا بجٹ اجلاس ہے۔ میں ذمہ داری کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس سے زیادہ fruitless exercise میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ ہم کس کو بے وقوف بنا رہے ہیں؟ ہم اس document پر debate کر رہے ہیں کہ جس کے بارے میں all of sudden done جو ہونا تھا وہ ہو چکا اور انہوں نے جو پروگرام بنایا ہوا ہے وہ اسی پر عمل کریں گے۔ اس بجٹ کے اندر کسی parliamentarian کی input مجھے نظر نہیں آتی۔ آپ pre-budget session کرتے ہیں اور اس کے اندر سفارشات آتی ہیں۔ سفارشات یہ ہیں کہ ہم تقاریر کرتے ہیں۔ یہ on record بات ہے کہ budget process کے تحت فروری مارچ میں تمام چیزیں settle کی جا چکی ہوتی ہیں۔ یہاں پر ممبران اسمبلی آتے ہیں اور وہ آکر اپنے اپنے حلقوں کی سفارشات پیش کرتے ہیں۔ پچھلی دفعہ بھی وزیر خزانہ نے وہ note کی تھیں اور اس دفعہ بھی محترمہ وزیر خزانہ ان سفارشات کو note فرما رہی

ہیں۔ موجودہ محترمہ وزیر خزانہ مجھے کوئی ایک ایسی تجویز بتادیں کہ جو یہاں on the floor of the House کسی معزز ممبر نے اپنی تقریر میں دی ہو اور وہ اس بجٹ میں incorporate ہو گئی ہو؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ parliamentarians کو اپنے علاقے کے مسائل کی آگاہی ضرور ہوتی ہے۔ حکومت اپنے جو targets achieve نہیں کر سکی وہ سب on record ہیں۔ وہ کیوں achieve نہیں ہو سکے مجھے اس بات کا علم نہیں ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ بجٹ کا document اتنا secret کیوں ہے؟ بجٹ اجلاس کے دن سے پہلے تک اس کا کوئی پتا ہی نہیں لگتا۔ اگر quarterly allocations ہوتی ہیں اور وزارت خزانہ funds allocate کرتی ہے تو یہاں پر معزز ممبران کو quarterly بتایا بھی جا سکتا ہے کہ یہ کچھ ہو رہا ہے۔ پورا سال فنانس سے متعلقہ کوئی بات on the floor of the House نہیں آتی۔ کہنے کو ہم اس وقت پورے پنجاب کی عوام کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں اور پورے پنجاب کی حکومت یہاں پر بیٹھی ہوئی ہے لیکن ہم میں سے کسی کو بھی بجٹ کے بارے میں کچھ پتا نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب ہم transparency کی بات کرتے ہیں تو کیا اس کے اندر یہ چیز نہیں آنی چاہئے کہ ہر ممبر کو پتا ہو کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! اب میں آگے چلوں گا۔ یہ میرے ہاتھ میں 2014-15 کا بجٹ document ہے جو کہ پچھلے سال کے promises تھے۔ اسی طرح 2015-16 کے promises بھی آپ کے سامنے ہیں۔ اس بجٹ میں بالکل ditto, exact word by word فوٹو کاپی پچھلے بجٹ میں سے کی گئی ہے۔ ہم یہ strategy بنائیں گے، ہماری intervention یہ ہو گی، ہمارے targets یہ ہوں گے اور ہم یہ یہ کچھ کریں گے۔ میں اس پر بھی بحث نہیں کرتا کہ یہ انہوں نے کس formula کے حساب سے کیا ہے، کیا ہمارے پاس اس چیز کا جواب ہے کہ صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ اموات کس وجہ سے ہو رہی ہیں، کیا وہ ڈینگی سے ہو رہی ہیں کہ جس کے لئے ہم نے اربوں روپے رکھے ہیں اور کیا وہ ہیپاٹائٹس سے ہوتی ہیں؟ ہماری total strategy firefighting ہے۔ سرگودھا میں آکسیجن کی کمی سے بچے فوت ہو گئے تو firefighting شروع ہو گئی۔ وہاں پر آکسیجن سلنڈر مہیا کر دیئے گئے اور دوسرے انتظامات بھی فوری طور پر ہو گئے۔ بھئی! صوبے کے باقی بچے بھی تو ہمارے ہی ہیں۔ قحط آگیا تو firefighting شروع ہو گئی اور اگر پانی نہیں آیا تو firefighting شروع ہو گئی۔ میں کہوں گا کہ اس صوبے میں ہر چیز ایک طریق کار سے چلے اور کسی بھی جگہ پر firefighting کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ سرگودھا ہسپتال میں بچے کیوں مرے ہیں؟ ہم شعبہ صحت کے لئے اربوں روپے allocate کر

رہے ہیں اس کے باوجود بچے مر رہے ہیں۔ میں آپ کو یہ بات ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ہمارا اس وقت mindset یہ ہے کہ اگر دس بندے مر جائیں تو معاملہ highlight ہو جائے گا۔ پچاس آدمی زخمی ہو جائیں تو پھر معاملہ highlight ہو جائے گا۔ اب میں آگے چلتا ہوں کیونکہ وقت کی بہت shortage ہے اور بہت سارے اور لوگوں نے بھی تقاریر کرنی ہیں۔ میں ایک بات ضرور کہوں گا کہ کسی بھی category میں سب سے زیادہ Low priority ہم ہیں۔ حکومت والوں کے پاس تو شاید کوئی avenue ہو لیکن ہمارے پاس تو کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ document کے اندر میرے حلقے کی صرف ایک سڑک شامل ہے، کسی BHU یا RHC کی اپ گریڈیشن نہیں ہے اور کسی ہسپتال کے اندر construction expansion نہیں ہے۔ میں گزشتہ پورا سال missing facilities کی بات کرتا رہا ہوں۔ محترمہ وزیر خزانہ بیٹھی ہیں، محکمہ خزانہ پیسے دے رہا ہے، انہوں نے محکمہ تعلیم کو اس حوالے سے پیسے دیئے ہیں۔ یہ اپنا کوئی ایک نمائندہ بھجوادیں یا آپ یہاں معزز ممبران میں سے کسی کو بھیج دیں وہ جا کر چیک کر لیں کہ الہ آباد سے ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چٹیل میدان میں پرائمری سکول چل رہا ہے۔ کون سی missing facilities کو پورا کیا گیا ہے؟ ہماری بات کوئی سنتا ہی نہیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف وہاں پر اپنی تصویر لگائیں، اپنا پراجیکٹ بنائیں اور میں ان کو ہار پہنانے کو بھی تیار ہوں لیکن اس سکول پر پیسے تو لگائیں اور اس کی missing facilities کو پورا کیا جائے۔ یہ تعلیم کی بات کرتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ ایک چٹیل میدان میں بچے کیا تعلیم حاصل کریں گے؟ جب میں نے پہلے یہی بات کی تھی تو اس وقت بھی آپ Chair کر رہے تھے۔ آج پھر آپ سے عرض کرتا ہوں اور اگلے سالوں میں بھی کرتا رہوں گا لیکن میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ کچھ نہیں ہونے والا۔ وہاں چٹیل میدان میں ایک شیڈ ہے جس میں سکول کا فرنیچر رکھا ہوا ہے۔ بچے باہر دھوپ میں بیٹھ جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ان کے ڈیسک اور کرسیاں بچ جائیں۔

جناب سپیکر! ماشاءاللہ شعبہ صحت کے حوالے سے سب معزز ممبران نے بات کی ہے۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ کیا ضلع قصور کے عوام بیمار نہیں ہوتے اور کیا ضلع قصور کے ہسپتالوں کو اپ گریڈیشن کی ضرورت نہیں ہے؟ چونکہ میں وزیر اعلیٰ کے پاس جا کر منت نہیں کر سکتا کہ جناب ساڈی وی اک سکیم تسیں وچ پا دیو، خدا تہاڈا بھلا کرے۔ میرے ضلع قصور کے کسی ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کی کوئی سکیم شامل نہیں کی گئی۔ کیوں نہیں کی گئی اور کیا یہ صوبہ پنجاب کا بجٹ ہے

یا منفی اپوزیشن بجٹ ہے ؟اس بجٹ کی کتاب کے اندر categorically لکھا ہوا ہے، یہ میں نے bookmark کیا ہوا اور میں آپ کو دکھا سکتا ہوں۔ این اے۔140 کی سکیمز اس بجٹ میں شامل کی گئی ہیں۔ یہ کیا بات ہوئی، کیا یہ اس ایم پی اے صاحب کی صوابدید ہے کہ وہ جہاں پر کہیں پیسے لگا دیئے جائیں، یہ کس قسم کا بجٹ ہے اور یہ یہاں پر کس کو accommodate کر رہے ہیں؟ میں اس بات پر بھی نہیں آتا کہ یہ غریبوں یا امیروں کا بجٹ ہے۔ میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ یہ میرے حلقے کی عوام کا بجٹ کیوں نہیں ہے اور میرے حلقے کے عوام نے کیا غلطی کی ہے؟ میں دوبارہ سے کہتا ہوں اور میں on record بات کر رہا ہوں کہ میں وزیر اعلیٰ سے ملنے کو تیار ہوں۔ میں ان کی منت کرنے کو تیار ہوں لیکن میرے حلقے کی missing facilities کو پورا کر دیا جائے۔ میرے علاقے کے عوام تڑپ اور ترس رہے ہیں۔ کیا ان کا دل نہیں کرتا کہ وہ ایک اچھی سڑک سے گزریں، کسی ایسے ہسپتال میں جائیں کہ جہاں پر ڈاکٹر میسر ہو؟ میں اس علاقے کا نمائندہ ہوں اور وہ میرے پاس شکایت لے کر آتے ہیں لیکن میرے پاس کیا اختیار ہے ؟ میں آپ کو ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ تیرہ تیرہ ہزار آبادی کے BHUs میں صرف ایک ڈاکٹر ہے۔ یہ سب کچھ میں نے اس رپورٹ کے اندر لکھا ہوا پڑھا ہے۔ یہ 36 اضلاع میں ہو رہا ہو گا، ہسپتال اپ گریڈ ہو رہے ہیں چونکہ یہ حکومتی نمائندے ہیں تو یہ جا کر بات کر سکتے ہیں۔ Conservation of roads ہو رہی ہے، upgradation of schools ہو رہی ہے، BHUs میں کام ہو رہے ہیں سب کچھ ہو رہا ہے اور میں یہ وہ بات کر رہا ہوں جس کے اندر brick and motor کی بات ہو رہی ہے۔ زکوٰۃ و عشر کی میں بات نہیں کرتا، کسی اور transportation کی میں بات نہیں کرتا۔ مجھے کیا لگے کہ میٹرو بن رہی ہے یا نہیں بنی؟ بنائیں، سب نے تبصرہ کیا، سب نے تنقید کی تو جس چیز سے میری غرض نہیں ہے میں اُس پر بات نہیں کروں گا۔ میں آپ سے زراعت کی بات کرتا ہوں اور شیخ علاؤالدین بھی بیٹھے ہوئے وہ بھی اس بات پر validate کریں گے۔ میرے اور شیخ صاحب کے حلقہ کا ایک ارب روپیہ ایک شوگر ملز کے account میں ہے انہوں نے default declare کر دیا۔ اُس بے چارے کسان کو default کا کیا پتا۔ صرف اس لئے کہ 5 یا 10 روپے کی سبسڈی ملنی ہے حکومت نے وہ سبسڈی نہیں دی تو اُس کسان کے لئے ایک روپیہ نہیں ہے۔ ابھی میں بات کروں گا تو کل حکومت کی طرف سے statement آئے گی کہ 95 فیصد recovery ہو گئی ہے۔ او بھائی! Recovery کیا ہو گئی ہے زمیندار کہاں پر ہے؟ میں نے یہ ریکارڈ کے لئے لکھا ہوا ہے کہ پنجاب میں 3.8 million farming families ہیں اور 12 million hector زمین ہے۔ یہ صرف وہی

والی بات ہے کہ اگر میرے حلقہ کے کسان کو relief ملے گا تو پورے پنجاب کے کسان کو relief ملے گا لیکن بات یہ ہے کہ اس document کے اندر کون سے concrete steps ہیں جو relief دیتے ہیں؟ آپ 10 دنوں کے اندر اندر billions کی سبسڈی دے سکتے ہیں۔ کسان دس روپے فی یونٹ بجلی لینے کے لئے سڑکوں پر پھر رہے ہیں۔ حکومت کس طرح سے 10 روپے فی یونٹ بجلی دے سکتی ہے؟ پنجاب کے پاس اپنی گیس ہے، اپنا کوئلہ ہے اور نہ ہی کوئی natural resource ہے باقی صوبوں کے پاس natural resources ہیں انہوں نے 18th amendment کے بعد وہ کرنا ہے۔ ہم وہ commitment کریں جس پر پورا اُتر سکتے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ بجٹ کے اندر ہر اُس چیز کا promise کر رہے ہیں جو ہم deliver نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ واپس ادھر ہی آتا ہوں۔ 16-2015 کے اندر پی پی۔180 کے اندر صرف ایک سڑک ہے۔ اس کے علاوہ لڑکیوں کا ایک ڈگری کالج بھی ہے جو ایم این اے صاحب نے approve کیا ہے بڑی اچھی بات ہے۔ میرا سوال پھر وہیں پر آتا ہے کہ کیا اس سال بھی وہ عوام اسی طرح پستی رہے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ سردار صاحب! جی، محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ!

محترمہ گلناز شہزادی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ مالی سال 16-2015 کا یہ بجٹ جس کا volume 1447.2 billions ہے یہ ہماری پنجاب حکومت کی ترجیحات اور پالیسیوں کے تسلسل کا آئینہ دار ہے۔ یہ عوام دوست اور انتہائی balanced and proportional budget ہے۔

جناب سپیکر! provincial economy strong کرنے اور economic growth کے لئے ہر شعبہ میں سرمایہ کاری اشد ضروری ہے۔ یہاں پر میں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد دینا چاہوں گی جو پاکستان میں ملکی تاریخ کی سب سے بڑی سرمایہ کاری لانے میں کامیاب ہوئے۔ میری مراد چائنا کی طرف سے 46۔ارب ڈالر کے package کا اعلان ہے۔ No doubt دشمن کے ناپاک ارادوں کی وجہ سے بہت سا قیمتی وقت دھرنوں کی نذر ہو گیا لیکن الحمدللہ میاں محمد شہباز شریف کی ان تھک محنت اور دن رات کی لگن کی وجہ سے ہم اپنے targets achieve کر پائے۔ اگر میں صرف ایجوکیشن کی بات کروں تو اس بار ایجوکیشن میں 27 فیصد بجٹ allocate کیا گیا ہے جو پچھلے سال کی نسبت تقریباً تین فیصد زیادہ ہے اور یہ ایک خوش آئند

بات ہے۔ معاشی طور پر پسماندہ مگر ذہین طلباء و طالبات کے لئے چودہ دانش سکول قائم کئے گئے ہیں اور اس بجٹ میں مزید چار دانش سکول قائم کرنے کی بات کی گئی ہے جو کہ انتہائی قابل تحسین اقدام ہیں اور یہ وہی دانش سکول ہیں جن پر تنقید کرتے ہوئے ہمارے مخالفین نہیں تھکتے تھے لیکن انہی بچوں نے اپنی capabilities کو internationally acknowledge کروایا اور مخالفین کے منہ بند کئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایجوکیشن کے جو دوسرے initiatives لئے گئے اُن میں

Education vouchers for 1.8 million, children reconstruction of 4,700 dangerous schools buildings, IT labs, and construction of new class rooms

اور میں یہاں پر خاص طور پر mention کرنا چاہوں گی کہ 500 new primary schools کی construction کے لئے بجٹ allocate کرنا انتہائی قابل تحسین قدم ہے۔ یہ تمام initiatives معزز وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کے وژن اور "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" کی reflection ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ since 1947 اب تک جتنے بھی ادوار گزرے سوائے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے کسی بھی حکومت کا پرائمری ایجوکیشن پر focus نہیں تھا لیکن الحمدللہ ہمارے دونوں لیڈر اور ہماری ٹیم جو ایجوکیشن network کو لے کر چل رہے ہیں جس کی وجہ سے ہماری پرائمری ایجوکیشن پر اتنا کا focus موجود ہے اور جو initiatives لئے گئے ہیں انشاءاللہ اُن کی بہت اچھی out put بھی ملے گی۔ تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت محمدؐ پر جب first revelation ہوئی اُس کا first word "اقراء" ہے جس کا مطلب ہے، "پڑھ"۔ اگر میں ایک famous educationist Hugo کا حوالہ دوں تو اُس نے کہا کہ:

He, who opens us school door, closes up prison. And I believe, people will stop using guns and they will have pens in their hands.

یہاں پر میں نے pre budget تقریر میں ایک mobile Education Network کا ذکر کیا تھا وہ ایک ایسا educational network ہے جس کو انتہائی کم بجٹ میں بہت اچھے طریقہ سے manage کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ پنجاب کے کونے کونے میں سکولز موجود ہیں لیکن وہ بچے جو

سکولز نہیں جا سکتے کیونکہ وہ اپنے خاندان کا پیٹ پالنے کے لئے wages پر کام کرتے ہیں۔ اُن بچوں کو ہم week end space, Saturday and Sunday کو بنیادی ضروری مضامین کی تعلیم دے سکتے ہیں اور اس کو adult education کا بھی ایک حصہ بنایا جا سکتا ہے اور انشاء اللہ اس سے ہم literacy rate بھی enhance کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر خاص طور پر ایک بات کرنا چاہوں گی کہ Cancer is a diffuse disease. ہر شخص جانتا ہے کہ کیا پتا کہ اُس کا علاج کسی ایسے بچے کے ذہن میں ہو جو پڑھنے لکھنے سے محروم رہ جائے لہذا اس پر ضرور غور کیجئے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب ایک لسٹ چل رہی ہوتی ہے اور کوئی معزز ممبر اگر ایوان میں نہیں ہے تو دنیا بھر کا قانون یہ کہتا ہے اور آپ نے ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ میں دیکھا ہو گا کہ اُس کو پھر last میں call کیا جاتا ہے لیکن میں 11:00 بجے سے آیا ہوں اور مجھے بتائیے کہ میرا کیا قصور ہے کہ میرا نام اگر آیا بھی تو کوئی 7 بج کر 9 منٹ پر آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ہوا کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم نہ صرف اس بجٹ کی approval کے لئے یہاں بیٹھتے ہیں بلکہ ہم as a editor بھی کام کرتے ہیں۔ اس معزز ایوان کا ہر ممبر اس بجٹ کو as an editor بھی دیکھتا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ابھی تو یہاں پر آپ کا نام نہیں ہے۔

آپ کا نام کیوں نہیں آنا تھا؟ آ جائے گا، سب بیٹھے ہوئے ہیں آپ بھی wait کریں۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

شیخ صاحب! آپ کا نام بھی آ جائے گا۔ آپ کو جانے کی جلدی ہے کیا؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے کل بھی اپنی باری کا انتظار کیا، میں نے آج بھی اپنی باری کا انتظار کیا۔ کیا میرا ٹائم ضروری نہیں ہے؟---

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ کا نام میرے پاس ہے۔ آپ کا نام میرے پاس موجود ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔آپ اس بات کو سوچ لیجئے گا۔میں آپ سے جواب نہیں مانگ رہا۔اگر ایک ممبر یہاں پر نہیں ہے اس کا نام آگیا اور سپیکر صاحب پکارتے ہیں اور وہ نہیں ہے۔اس کا نام end پر آنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم ایسے ہی کر رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں کر رہے۔میں ثابت کر سکتا ہوں کہ نہیں کر رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے نہیں پتا۔میں تو ایسے ہی کر رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر میں نام لوں گا تو بات دور تک چلی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میں جس وقت سے آیا ہوں۔میں بالکل list کے مطابق چل رہا ہوں۔آپ تشریف رکھیں۔آپ کو واک آؤٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ علاؤالدین اپنی نشست سے اٹھ کر آگے آ گئے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں واک آؤٹ کر کے جا رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ نے کہیں جانا ہو گا۔آپ کی کوئی کاروباری commitment ہو گی اور کوئی میٹنگ ہو گی جس کے لئے آپ جانا چاہتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہم تجاویز دینا چاہتے ہیں لیکن آپ تجاویز لینا نہیں چاہتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ علاؤالدین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی کوئی بزنس میٹنگ ہو گی۔آپ اس لئے جا رہے ہوں گے۔میرے خیال میں واپس آ جائیں۔محترمہ ناہید نعیم صاحبہ!

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! میرا تعلق ایک دیہی علاقہ منڈیالہ وڑائچ سے ہے وہاں کے عوام کے بے شمار مسائل ہیں جن کی نشاندہی میں نے پچھلے سال بھی کی تھی۔مجھے یقین دلایا گیا تھا کہ اس کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں گے مگر دو سال گزرنے کے بعد بھی حالات جوں کے توں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایجوکیشن پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ میرے علاقہ کی 35ہزار کی آبادی کے لئے ایک گرلز سکول ہے جس کی عمارت صرف پانچ مرلہ زمین پر ہے۔وہ سکول بھی گرنے والا ہے۔میں نے پچھلے سال بھی آپ سے کہا تھا اور آپ نے مجھے وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کے پاس بھیجا تھا کہ ان کے پاس جائیں آپ کی یہ باتیں مانی جائیں گی جو ٹھیک ہیں۔میں ان کے پاس گئی اور ان کو درخواست دی

لیکن کسی ایک بات پر بھی عمل نہیں ہوا۔ میں نے انہیں لڑکیوں کے مڈل سکول کا بتایا تھا۔ میرے پاس دو کنال جگہ ہے جہاں پر کبھی سکول تھا، وہ سکول گر گیا تھا اس کا ملبہ لوگوں نے اٹھا لیا اور جگہ پر ایک جاگیر دار نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ آپ وہاں پر لڑکیوں کا یہ سکول بنا دیں۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ کی یہ بات مانی جائے گی لیکن اس پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ اس کے بعد لڑکوں کا سکول ہے جس کی عمارت بہت بڑی ہے۔ میں نے اس کے بارے میں کہا تھا کہ اس کو اپ گریڈ کیا جائے تو آپ نے کہا تھا کہ ہو جائے گا لیکن اس پر بھی کوئی عمل نہیں ہوا۔ میرے علاقہ میں ایک لیبر کالونی ہے وہاں پر ووکیشنل سکول کے لئے چھ مرلہ جگہ پڑی ہوئی ہے۔ وہ جگہ آج سے بیس سال پہلے ووکیشنل سکول کے لئے منظور ہو چکی ہے لیکن کوئی عمارت نہیں ہے۔ میں نے ان تین چار چیزوں پر اپنی تجاویز دیں لیکن کسی پر کوئی عمل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! یہاں پر تعلیم کا بڑا نعرہ لگایا جا رہا ہے اور بار بار کہا جا رہا ہے کہ سکول، کالج اور یونیورسٹیاں کھولی گئی ہیں لیکن میں یہ کہوں گی کہ جس علاقے سے میں تعلق رکھتی ہوں وہاں کے جتنے بھی دیہات ہیں وہاں یہ سہولت نہیں ہے۔ مجھے آپ ایک دیہات میں بھی بتا دیں کہ کہیں لڑکیوں یا لڑکوں کا سکول کھولا گیا ہو یا سلائی والا سکول کھولا گیا ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ایک منٹ کے لئے رکیں۔ رانا ارشد صاحب! شیخ علاؤالدین صاحب کو منا کر لے آئیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! شیخ صاحب کو پہلے وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے لئے سارے ممبران معزز ہیں۔ ان کا جب وقت آئے گا میں اس وقت ہی ان کو بلاؤں گا۔ رانا صاحب! شیخ صاحب کو منا کر لے آئیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! میں اپنی بہن وزیر خزانہ سے کہنا چاہتی ہوں کہ یہاں جو دیہاتی لوگ بیٹھے ہیں کیا وہ یہاں بیٹھنے کے لئے آتے ہیں ان کی کوئی بات نہیں مانی جاتی۔ میں بار بار اس ایوان میں کہتی ہوں کہ وہاں پر لڑکیوں کا کوئی سکول نہیں ہے۔ اگر 35ہزار کی آبادی کے لئے ایک مڈل سکول ہے۔ اس سکول میں پانچ سو بچیاں مشکل سے آتی ہیں آبادی کے باقی بچے کہاں جائیں۔ کیا ان کا پڑھنے کو دل نہیں کرتا، اس بات پر کیوں عمل نہیں کیا جاتا اور کیا ہم اپوزیشن میں ہیں اس لئے ہماری باتوں پر عمل نہیں ہوتا؟ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بقیہ بچے جو بہت زیادہ ہیں ان کا کیا کیا جائے؟ والدین پرائیویٹ سکولوں میں نہیں پڑھا سکتے اور گورنمنٹ انہیں کوئی سہولت نہیں دے رہی۔

جناب سپیکر!وہاں پر کوئی سکول نہیں ہے اور صاف پینے کے پانی کا نظام نہیں ہے۔وہاں پر کوئی سڑک نہیں بن رہی اور گلیوں میں گندگی کے ڈھیر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ!آپ یہ note کریں۔سیکرٹری سکول بھی یہاں گیلری میں موجود ہیں وہ بھی یہ بات note کرلیں۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر!میرے یہ سوالات بھی آئے تھے اور محکمہ نے یہی کہا تھا کہ ہمیں فنڈز نہیں ملے۔کیا دیہاتوں کے لئے فنڈ نہیں دیا جاتا اور کیا صرف بجٹ میں رکھا جاتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!سیکرٹری سکول موجود ہیں آپ لکھ کرانہیں دے دیں۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر!میں پچھلے سال بھی وزیر خزانہ کے پاس گئی تھی توانہوں نے کہا تھا کہ عمل ہوگا لیکن عمل نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ انہیں لکھ کر دیں۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر!وہاں پر پانی بہت گندا ہے۔میں نے اس پر بھی آواز اٹھائی لیکن اس پر بھی کوئی عمل نہیں ہوا۔آج سے بیس سال پہلے کے وہاں پر پائپ پڑے ہوئے ہیں جو زنگ آلود ہیں اور پانی بہت گندا آتا ہے۔اس پر بھی میری بات کسی نے مانی ہے اور نہ ہی کوئی انتظام کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!وزیر خزانہ آپ کی باتیں note کر رہی ہیں۔

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر!اگر دیہاتی لوگوں کو نظر انداز کیا جانا ہے تو پھر ہمارا یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،بہت شکریہ۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ وہ note کرلیں۔ جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی،جناب محمد نعیم انور صاحب!

جناب محمد نعیم انور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے موقع دیا۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ محترمہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔ میں اس بجٹ کو متوازن اور عوام دوست کہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں تمام طبقات کو ریلیف دینے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے پسماندہ ضلع کی انتہائی پسماندہ تحصیل فورٹ عباس سے ہے۔ ہم جنوبی پنجاب پر وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی توجہ دینے پر مشکور اور ممنون ہیں۔ میں

سمجھتا ہوں کہ ان کی ذاتی توجہ سے جنوبی پنجاب کے مسائل حل ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کی پسماندگی دور ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! وہ قومیں اور معاشرے جنہوں نے تعلیم کی اہمیت کو سمجھا اور جانا آج وہ دنیا کی قیادت کر رہے ہیں۔ ہم اس دور میں بد قسمتی سے بہت پیچھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں تعلیم کے لئے جو 27 فیصد حصہ رکھا گیا ہے یہ بہت خوش آئند بات ہے۔ اس سے تعلیمی میدان میں بہت بہتری آئے گی۔ میرے حلقہ میں دو قصبہ جات مروٹ اور کھچی والا ہیں لیکن وہاں بد قسمتی سے کوئی گرلز کالج نہ ہے۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ وہاں پر گرلز ڈگری کالج بنائے جائیں۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں صحت پر بھی بہت توجہ دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے علاج معالجہ میں بہتری آئے گی۔ صحت کے لئے بجٹ کا 14 فیصد رکھا گیا ہے۔ اس سے خاص طور پر ٹی ایچ کیو کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اس سے بہت بہتری آئے گی۔ میرے ٹی ایچ کیو ہسپتال فورٹ عباس میں ایک کارڈیالوجی سنٹر بنا ہوا ہے۔ یہ دبئی کے شہزادے شیخ ہمدان نے ہمیں بنا کر دیا ہے۔ اس میں جدید ترین عمارت اور جدید ترین مشینری لگائی گئی ہے لیکن بد قسمتی سے وہ چھ سات سال سے بند پڑا ہوا ہے۔ یہ اتنی بڑی سہولت ہمارے علاقے کو ملی تھی جو بند پڑی ہوئی ہے۔ میں اس فورم پر متعدد دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ ہمارے پسماندہ علاقے کے لئے یہ کارڈیالوجی سنٹر بہت بڑی سہولت ہے اس کو فنکشنل کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے علاقے کی بہت بڑی خدمت ہو گی۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں فراہمی آب اور نکاسی آب پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ میرے حلقہ میں بہت سے ایسے دیہات ہیں جہاں نیچے پانی انتہائی کڑوا، زہریلا اور مضر صحت ہے۔ اس پانی سے لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہو کر مر رہے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ ایسے دیہات اور بستیوں میں جہاں نیچے کا پانی کڑوا اور زہریلا ہے وہاں ترجیحی بنیاد پر فراہمی آب کے منصوبے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر کسان پر بہت بات ہوئی ہے۔ اس وقت کسان واقعی پس چکا ہے، کاشتکار پس چکا ہے اس وجہ سے زراعت پر ہمیں توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بیج، کھاد، ڈیزل اور زرعی ادویات پر زمیندار، کاشتکار اور کسان کو سبسڈی دے کر اسے ریلیف دے سکتے ہیں لہذا زراعت پر توجہ کی بڑی اشد ضرورت ہے۔ اگر کسان خوشحال ہے تو صوبہ اور پورا ملک خوشحال ہے۔ میں عرض کروں گا کہ گندم کی خریداری کا جو موجودہ طریق کار ہے اس سے زمیندار و کاشتکار کو relief اور فائدہ ملنے کی بجائے middleman فائدہ لے رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کوئی ایسی پالیسی بنائی

جائے جس سے middleman کی بجائے کاشتکار اور زمیندار کو relief ملے۔ چونکہ میرا حلقہ چولستان پر بھی مشتمل ہے۔ چولستان میں چولستانیوں کو زرعی رقبہ دیئے جانے کا منصوبہ زیر کارروائی ہے جس پر کچھ کام بھی ہو رہا ہے تو میں گزارش کروں گا کہ چولستان کا رقبہ جو لاکھوں ایکڑ پر محیط ہے اُس پر کوئی planning کی جائے تاکہ لاکھوں ایکڑ زرخیز زمین پر توجہ دیتے ہوئے ایسا منصوبہ بنایا جائے کہ اس کو آباد کیا جاسکے۔ اس سے مقامی لوگوں کو روزگار ملے گا اور ملک کی معیشت بھی مضبوط ہو گی۔ میری ایک اور بھی تجویز ہے کہ چولستان کے اندر زمینوں کی تقسیم کا جو کام شروع ہو رہا ہے اس میں چولستانیوں کے ساتھ ساتھ وہ مقامی لوگ جن کی زمینیں تقسیم در تقسیم ہونے کے بعد بے زمین ہو گئے ہیں یا اُن کے پاس رقبہ بہت تھوڑا رہ گیا ہے اُن کے حوالے سے میری یہ گزارش ہو گی کہ اُن لوگوں کو اس سکیم میں شامل کیا جائے اور انہیں بھی آسان شرائط پر رقبے دیئے جائیں اس سے بے روزگاری کا خاتمہ ہو گا، اُن لوگوں کو روزگار ملے گا اور ملک کی معیشت مضبوط ہو گی۔

جناب سپیکر! دیہی علاقوں میں farm to market جو carpeted roads کا منصوبہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دیہی علاقوں کی ایک بہت بڑی خدمت ہے اور اس سے دیہی علاقوں میں ایک انقلاب آئے گا۔ میری یہ بھی گزارش ہے کہ تحصیل فورٹ عباس اور تحصیل ہارون آباد میں 30/35 دیہات ایسے ہیں جو سیم کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں اور لوگ وہاں سے نقل مکانی کر کے چلے گئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی تجویز دی تھی اور آج پھر دے رہا ہوں کہ اس بجٹ میں ایسا کوئی پروگرام اور منصوبہ رکھا جائے تاکہ وہ لوگ جو نقل مکانی کر کے اپنے گھروں کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور دربدر دھکے کھا رہے ہیں وہ واپس آ جائیں اور ان کی زندگی بحال ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد نعیم انور: جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کریں۔

جناب محمد نعیم انور: جناب سپیکر! میں حکومتِ پنجاب کو اس بات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ تمام حکومتی معاملات شفاف طریقے سے چل رہے ہیں، بھرتیاں بھی خالص میرٹ پر ہو رہی ہیں اور آج تک حکومت کا بھرتی کے عمل میں پورے عرصے میں ایسا کوئی scandal نہیں آیا۔ میں اس پر وزیراعلیٰ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد اشرف وڑائچ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر صلاح الدین صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی!

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی کاوشوں، ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور اُن کی پوری ٹیم کو 2015-16 کا 1447۔ارب روپے کا خوبصورت انداز سے بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کی تاریخ میں 46۔ارب ڈالر کی غیر ملکی سرمایہ کاری پاکستان کی خوشحالی کے لئے ہوگی، پاکستان کے کسانوں کے لئے ہوگی اور پاکستان کے مزدوروں کی خوشحالی کے لئے ہوگی۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی مدبرانہ صلاحیت اور پاک چین دوستی کو سلام پیش کرتا ہوں۔ ملک کے دشمن عناصر نے جب یہ معاہدے پایۂ تکمیل کو جا رہے تھے، کوشش کی کہ یہ معاہدے پاکستان کی خوشحالی کے لئے نہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کو الحمد للہ ایسا ہونا منظور تھا۔

جناب سپیکر! پنجاب کے اندر کئی سالوں سے ایجوکیشن کے مسائل ہیں کیونکہ قوموں کو بنتے سنورتے کافی ٹائم لگتا ہے۔ اگر آپ گزشتہ سالوں سے ایجوکیشن کا موازنہ کریں تو الحمد للہ خادمِ اعلیٰ پنجاب کا تعلیمی میدان میں جو slogan "پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب" ہے اس میں اُن کی کاوش یہی ہے کہ گاؤں کے ہر گھر اور ہر محلے میں یعنی پورا پنجاب تعلیم سے روشن ہو۔ اس بجٹ کا 27 فیصد حصہ تعلیم کے لئے مختص کیا گیا ہے جو تعلیم دوست وزیر اعلیٰ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ تعلیم کی پوری ٹیم نے بھی تعلیم کو بڑے اچھے طریقے سے focus کیا ہے جس میں سیکرٹری تعلیم جبار شاہین صاحب تھے۔ اسی طرح پنجاب کے دیہاتوں میں تقریباً 5700 سکولوں میں بچوں کو computer labs دی گئیں تاکہ گاؤں کے اندر بھی بچوں کو کمپیوٹر کی تعلیم سے awareness ہو۔ اس کے علاوہ جب ایجوکیشن کے معاملہ میں اساتذہ کی بھرتیاں کی گئیں تو ایک لاکھ 30 ہزار اساتذہ کو شفاف اور میرٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا اور اس سال ایک کروڑ 25 لاکھ بچوں کو نصاب دیا گیا۔ اس کے علاوہ دانش سکول، کالج اور نئی یونیورسٹیوں پر پنجاب کے اندر الحمد للہ نئے مالی سال میں کام شروع ہوگا۔ جن بچوں کی خواہش ہے کہ وہ پرائیویٹ سکولوں میں پڑھنا چاہتے ہیں تو گورنمنٹ نے اُن کے لئے فیسیں اور مفت کتابیں فراہم کی ہیں۔ اِس وقت پنجاب میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت تقریباً 16 لاکھ کے قریب بچوں کے اخراجات سرکار برداشت کر رہی ہے جو پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!جب میٹروبس لاہور کا منصوبہ گجومتہ سے لے کر شاہدرہ تک شروع ہوا تو مخالفین کے طعنے یہی تھے کہ یہ منصوبہ مکمل نہیں ہوگا، اس میں یہ ہوگا، فلاں ہوگا اور کرپشن ہوگی لیکن میرے قائد کی دن رات کی کاوشوں اور محنتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ان ائرکنڈیشنڈ بسوں میں غریب، کسان، تاجر اور سب لوگ سفر کرتے ہیں اور یہ بسیں اُن کو اپنی منزل مقصود تک پہنچاتی ہیں۔ آج لاہور کے اندر میٹروبس کا جو منصوبہ چل رہا ہے اُس پر ڈیڑھ لاکھ کے قریب روزانہ مسافر سفر کر کے اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ محترمہ وزیر خزانہ سے میری یہ التجا ہے کہ اسے گجومتہ سے لے کر سٹی قصور تک مکمل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ سیٹھی صاحب!wind up کریں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میری محترمہ وزیر خزانہ سے یہ التجا ہے کہ گجومتہ سے لے کر سٹی قصور تک میٹروبس کا منصوبہ مکمل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ آپ اپنی تجاویز لکھ کر محترمہ وزیر خزانہ کو دے دیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ابو حفص محمد غیاث الدین صاحب!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

جناب سپیکر! بجٹ 16-2015 کے متعلق عرض کرنے سے پہلے میں چند گزارشات مقدمے کے طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مرتبہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے، کچھ حضرات نے "نیا پاکستان" کا نعرہ لگا کر ملک کے حالات خراب کئے تھے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی گھر، کوئی ادارہ اور کوئی ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس گھر کے، اس ادارے اور اس ملک، جملہ شعبہ جات، جملہ افراد کوشاں ہوں اور نہ ہی کاروبار کریں، اس وقت تک وہ گھر ترقی کر سکتا ہے وہ شعبہ ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ ملک ترقی کر سکتا ہے لیکن پچھلے دور میں کچھ حضرات نے انگلی کے اشارے پر دن چڑھنے سے پہلے پہلے حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے جس طرح سے ملک کے حالات پیدا کئے اور تمام اداروں کو کام کرنے سے روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے یہ بھی اعلان کر دیا کہ اب سوشل بائیکاٹ کر دیا جائے، ملک کو ٹیکس دینا بند کر دیا جائے اور سول نافرمانی کا اعلان کر دیا گیا لیکن میں موجودہ حکومت

کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جس حوصلے اور ہمت کے ساتھ اور جس برداشت کے ساتھ اس نے تمام حالات کا مقابلہ کیا۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب سخت ہیں لیکن میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ اگر وہ گرم ہوتے ہیں یا نرم ہوتے ہیں تو اس میں ملک یا صوبہ پنجاب کے حالات پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔ وہ ذاتی غرض پر کسی سے دشمنی رکھتے ہیں نہ کسی سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی محبت بھی ملک کے لئے ہوتی ہے اور ان کا ناراض ہونا بھی ملک کے لئے ہوتا ہے۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ علامہ صاحب نے جو کہا تھا کہ:

نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز

اور اس جستجو کے اندر وہ یہاں تک ہیں کہ دن رات ہمارے وزیر اعلیٰ کام کرتے ہیں تو میں ان کی صحت کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے اور وہ اسی طرح سے کام کرتے رہیں۔ اس طرح کا مرد آہن میسر ہونا بہت کم ہوتا ہے اور یہ کہے بغیر میں نہیں رہ سکتا کہ:

مر مٹے اپنی جستجو میں جو
ایسے لوگوں کا تو جواب ہی نہیں

جناب سپیکر! موجودہ بجٹ جن حالات میں پیش کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزیر اعلیٰ، ان کی ٹیم اور ہماری وزیر خزانہ کی جستجو ہے کہ ان حالات کے اندر بھی اتنا متوازن بجٹ پیش کیا گیا ہے اور یہ انہی کا کام ہے۔ جن کے حوصلے بلند ہیں۔ چائنا کا یہاں پر آنا اور چائنا کی دوستی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں بہت بڑا ہاتھ ہمارے وزیر اعلیٰ کا بھی ہے۔ بار بار چائنا جانا اور چائنا کی مدد سے 40۔ ارب روپے کا منصوبہ یہاں پر آیا ہے۔ جس طرح سے گوادر کا منصوبہ آیا ہے تو انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ پاکستان دنیا کے اندر ایک مثال کے طور پر پیش ہوگا۔

جناب سپیکر! تعلیم کے معاملے میں دیکھیں کہ وزیر اعلیٰ کا کتنا دخل ہے اور کتنی محبت ہے کہ پچھلے دنوں ایوان اقبال کے اندر پورے پاکستان کے پوزیشن لینے والے طلباء کو اکٹھا کر کے انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ کو تعلیم کے ساتھ محبت ہے اور صحت کے ساتھ محبت ہے۔ جو معاشرہ صحت مند ہوتا ہے اور تعلیم یافتہ ہوتا ہے وہی معاشرہ ترقی کرتا ہے۔ اتنے انعام دے کر تعلیم کے میدان میں طلباء و طالبات کو جس طرح سے حوصلہ دیا ہے یہ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب کا طرہ امتیاز ہے۔

جناب سپیکر! تنقید کرنا تو بڑا آسان ہے اور شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر مارنے سے پہلے یہ سوچ لیا جائے کہ ہمارے حالات کیا ہیں۔ الیکشن کے معاملے پر جو واویلہ کرتے تھے وہی یہ کہتے تھے کہ پاکستان کو نیا بنائیں گے اور اب انہی کے صوبہ کے اندر بلدیاتی الیکشن کروا کر تمام پارٹیاں غیر مطمئن ہیں جس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ کام ہر آدمی کا نہیں ہے بلکہ یہ اسی کا کام ہے جس کے اندر ہمت اور حوصلہ ہوتا ہے اور صبر ہوتا ہے اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

"سستی نہ کرو، غم نہ کرو تم ہی سربلند رہو گے اگر ایماندار رہے"

جناب سپیکر! یہ اس حکومت کی اپنے عوام کے ساتھ محبت کی دلیل ہے کہ اللہ نے ہر معاملے کے اندر انہیں سرخرو کیا ہے اور حوصلہ مند رکھا ہے۔ اب دیکھیں کہ یہ کتنی بڑی سازش تھی کہ راہداری کے معاملے میں چائنا کے ساتھ جو ہمارا تعلق پیدا ہو رہا ہے، ہمیں لڑانے کی کوشش کی گئی لیکن یہ وزیراعظم کی بصیرت ہے کہ تمام لوگوں کو اکٹھا کر کے اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا بلکہ جو کہا گیا اسی پر راضی ہو کر اس منصوبے کو کامیاب کر رہے ہیں۔ بڑے بڑوں کے حوصلے پست ہو گئے ہیں جو کہ صبر واستقامت کی دلیل ہے۔ قرآن کے مطابق ایک حکمران کے لئے بردبار ہونا بڑا ضروری ہے اور اسی بردباری کا مظاہرہ ہمارے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ نے کیا ہے۔ ایک فلسفی کا یہ قول ہے کہ "سب سے بڑی قوت، قوت برداشت ہے" جو ہمارے حکمرانوں کے اندر پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف ایک دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ کے اندر ندی نالے ہیں چونکہ شکر گڑھ کا علاقہ کوہ ہمالیہ کے بالکل قریب ہے جہاں سے برساتی نالوں کے ذریعے تیز پانی آتا ہے جو کہ زرخیز زمینوں کو بڑا نقصان پہنچاتا ہے اور وہ زمینیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اس حوالے سے میں نے لکھ کر بھی دیا تھا کہ فلاں فلاں جگہ point کی صورت میں لکھ کر دیئے تھے لیکن پتا نہیں کیا بات ہے کہ وہ بجٹ کے اندر نہ آ سکے۔ محترمہ یہاں تشریف رکھتی ہیں تو میں یہ عرض کروں گا اور وزیراعلیٰ سے بھی میں نے بار بار عرض کی تھی کہ اس علاقے کی زمینیں خراب ہو رہی ہیں، point دیئے تھے، شکر گڑھ، فتح پور ایک علاقہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تحریری طور پر انہیں اپنی تجاویز دے دیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں اس بجٹ پر پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ مخدوم سید محمد مسعود عالم صاحب!

مخدوم سید محمد مسعود عالم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہاں آپ کے توسط سے معزز وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف، معزز وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی پوری ٹیم کو اس بات پر مبارکباد دیتا ہوں کہ ایک متوازن اور balance بجٹ پیش کیا گیا ہے اور خاص طور پر جنوبی پنجاب کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے ہم اس پر شکر گزار ہیں۔ یہ تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ جنوبی پنجاب کو بھی حکومت نے ساتھ لے کر چلنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور اس پر ہم سارے جنوبی پنجاب والے ان کے بے حد ممنون ہیں۔

جناب سپیکر! Ideal State بنانے کے لئے تین issues کو address کرنا ضروری ہے جن میں پہلے نمبر پر National Defense جس میں ہماری آرمی کا role، رینجرز کا role, civil defense یا بارڈر پولیس وغیرہ involve ہیں۔ مختصر سا عرض کروں گا کہ ضرب عضب ہو یا میزائل کی ٹیکنالوجی، atomic reactors ہوں یا atomic technology یا ہمارے جے ایف 17 تھنڈر طیارے ہوں۔ اللہ کی مہربانی سے ہماری فوج نے ہماری economy میں بہت اچھا کردار ادا کیا ہے۔ دوسرے نمبر پر جو main issue ہے economy stable کرنے کے لئے وہ لاء اینڈ آرڈر ہے۔ لاء اینڈ آرڈر میں پولیس کا ایک اہم role ہے۔ یہاں میں سو فیصد تو نہیں کہوں گا لیکن 99 فیصد ہمارے جو پولیس آفیسرز ہیں وہ رات کو گشت بھی کرتے ہیں، دن میں عدالتوں میں بھی جاتے ہیں، پروٹوکول پر بھی ہوتے ہیں اور antiterrorism اور ناکوں پر شہادت بھی دیتے ہیں جنہیں میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کو بہتر کرنے کے لئے اور International standards پر لانے کے لئے صرف دس پولیس فورسز کا مختصر سا ذکر کروں گا۔ Royal Canadian Mounted Police ہمارے پولیس افسروں کو ان کی line پر ایجوکیشن دینی چاہئے اور foreign trips arrange کرنے چاہئیں تاکہ ان کی know how سے ہماری پولیس میں بہتری آسکے۔

جناب سپیکر! سکاٹ لینڈ یارڈ لندن کی Inter pole International Crime Police Organization میں 188 countries کی member ship ہے اور اس میں crime control کے لئے ان کی آپس میں ایک coordination ہے۔ Los Angeles Police Department (LAPD) نمبر 5 پر آتا ہوں Victoria Police of Australia میں

black ایسے نے یہ مثال اس لئے دی ہے کہ پولیس میں 99 فیصد کی میں تعریف کر رہا ہوں ایک فیصد ایسے black sheep's ہیں جن کے خلاف administratively, straight forwardly ہمارے معزز منسٹر صاحبان موجود ہیں اُن کے خلاف فوری ایکشن لینا چاہئے تاکہ ہماری حکومت پر جو ایک بد نما دھبا لگ رہا ہے وہ ایک دم wipe out ہو جائے گا۔ میں ایک مثال یہاں صرف اس بات پر دینا چاہوں گا کہ میرے حلقے میں پولیس سٹیشن کے قریب ایک سرکاری زمین پر قبضہ کیا گیا ہے، وہاں فصل اجاڑی گئی ہے، اُس کی video بنائی گئی ہے اور پولیس نے ڈیڑھ ماہ ہو گیا ہے اُس کی ایف آئی آر رجسٹر نہیں کی۔ وہ معاملہ کورٹ میں چلا گیا ہے، میں صرف اس لئے آپ کے نوٹس میں دے رہا ہوں کہ جو ایک فیصد پولیس افسر ہیں وہ justice کو ensure کرنے کی بجائے کرپشن کو پروموٹ کر رہے ہیں۔ پولیس کا جو موٹو خدمت اور حفاظت ہے۔ اللہ کی مہربانی سے 99 فیصد افسران اپنے موٹو پر قائم ہیں اور دن رات خدمت پیش کر رہے ہیں۔ پنجاب میں ایک لاکھ 80 ہزار کم و بیش ہماری پولیس strength ہے۔ پہلے پولیس ایکٹ 1861 میں بنایا گیا تھا جو بعد میں پولیس آرڈرز 2002 میں تبدیل کیا گیا لیکن اس میں خاطر خواہ کوئی rules نہیں دیئے گئے کہ جس کی وجہ سے جو crime یا terrorist ہیں اُس میں پولیس ثابت نہیں کر سکتی کہ وہ اپنے انجام تک پہنچ سکیں۔ سب سے اہم میں یہاں کہنا چاہوں گا چونکہ democratic form of Government ہے تو ہمارے جو پولیٹیکل لوگ ہیں اُن کی vigilance ضروری ہے۔ پولیس کو اگر ہم نے منہ زور گھوڑا بنا دیا جو افسران ایک فیصد اس پر لگے ہوئے ہیں تو یہ پولیس فورس اپنے اصطبل یا سوار کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ latest technology کے لئے میں in car camera جو ٹیکنالوجی ہے اور میں suggest کروں گا۔

Photo and enforcement system, thermal imaging and criminal investigation record system, radio, lasers background system crime mapping camera for k 9 unit's automatic license plate technician bio matric recognition system laser scanning

وغیرہ تاکہ بہتر انوسٹی گیشن سے اصل کرائم تک اس ٹیکنالوجی کے ذریعے جلد از جلد پہنچ سکیں۔

جناب سپیکر! تیسرے نمبر پر economy آتی ہے well established economy ایک welfare state کے لئے بہت ضروری ہے۔ اللہ کی مہربانی سے ہماری قیادت پر foreign countries نے اعتماد کیا ہے اور 46 بلین کی انوسٹی گیشن ہو رہی ہے پوری دنیا میں ہم پر اعتماد کی فضا کی

بات ہو رہی ہے، کرکٹ ٹیم کے آنے پر بہتر لاء اینڈ آرڈر کی بات ہو رہی ہے۔ الحمد للہ ہم اس پر فخر کرتے ہیں کہ economic revolution بھی شروع ہو چکا ہے۔ اُس میں ایک اہم کردار ہماری ایگری کلچر کا بھی آتا ہے جب تک agro based industries نہیں لگیں گی ہمارے جو fruits/vegetables ہیں یہ preserve نہیں ہو سکیں گی یہ 30 تا 35 فیصد ہماری ضائع ہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسعود صاحب! wind up کر دیں۔

مخدوم سید محمد مسعود عالم: جناب سپیکر! میں صرف ایگر کلچر کے حوالے سے ایک بات کروں گا کہ شوگر کین انڈسٹری ہمارے کاشتکاروں کے پیسے روک لیتی ہے۔ وقت پر پیسا نہیں ملتا، اُن کی جو buyer net payments ہوتی ہیں اُس پر کٹوتی لگ رہی ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ شوگر انڈسٹری صرف food product کی نہیں ہے اس کے جو buyer product ہیں یہ electricity produce کر رہی ہے اور ethanol جو اس کا main product ہے جو fuel میں convert ہو سکتا ہے بلکہ اس وقت 14 سے 15 ملک اس کو utilize کر رہے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ اس شوگر انڈسٹری پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج سالانہ بجٹ پر بحث ہو رہی ہے اور میں حکومت پنجاب کو 1447۔ ارب اور 24 کروڑ روپے کا ترقیاتی بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی انتھک محنت اور اُن کے ساتھ ساتھ ہماری وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا جنہوں نے کمال مہارت اور تعلیم یافتہ انداز سے بجٹ پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ واقعی اس کی اہل تھیں۔ پچھلے دونوں سالوں کا بجٹ بھی ہم نے سنا، اس دفعہ جب محترمہ نے وزارت لی تو یہ بڑا اچھا لگا کہ اپوزیشن نے بھی بڑی تعریف کی اور انہوں نے جو نیلی، پیلی اور ساری کتابیں دکھائیں تو وہ یہ ماننے پر مجبور ہو گئے کہ واقعی ہماری منسٹر صاحبہ نے بہت اچھے انداز سے یہ بجٹ پیش کیا ہے میں اس پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر اس وقت اپوزیشن والے ساتھی بھی بیٹھے ہوتے یہ مقدس ایوان ہے اور کل اس ایوان میں کھڑے ہو کر جئے بھٹو کے نام سے انہوں نے اپنی تقریر شروع کی اور موصوف نے اتنا بڑا جھوٹ بولا کہ سولہ سے اٹھارہ گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ ہے تو یہ بڑی شرم ناک بات ہے کہ ہم آج بھی جھوٹ بول رہے ہیں یہ بات درست ہے کہ وہ پیپلز پارٹی دور میں اتنی ہی لوڈ شیڈنگ تھی اور انہی کے کرتوتوں کی وجہ سے آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ایوان میں

جیت کر بیٹھے ہیں انہیں مقدس ایوان میں جھوٹ سے اجتناب کرنا چاہیئے۔یہاں میں اپنے قائد پنجاب اور اُن کی ٹیم کی نظر ایک شعر کرتا ہوں:

یہ رتبہ سر بلند ملنا تھا جس کو مل گیا
ہر مدعی کی قسمت میں یہ دارو رسن کہاں

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

جناب سپیکر !آج جب بجٹ میں بہت سارے شعبہ جات رکھے گئے تو سب سے پہلے میں وزیراعلیٰ پنجاب کو KPRRP پروگرام شروع کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہمیشہ سٹی کی بات ہوتی تھی، ڈویژن کی بات ہوتی تھی ہمیشہ urban units کی بات ہوتی تھی یہ پہلا موقع ہے کہ آج دیہات کے لئے rural roads programme ہے۔

جناب سپیکر !آپ بھی دیہاتی علاقے سے ہیں میں بھی دیہاتی علاقے سے ہوں آج گھروں میں یہ باتیں چولہوں پر ہو رہی ہیں کہ اتنا تاریخی پروگرام دیا ہے۔ اسی حوالے سے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے urban میں بے شمار ترقیاتی کام کروائے گئے ہیں محترمہ وزیر خزانہ بیٹھی ہیں اگر یہ مہربانی کریں کہ جو دیہات سے elected ممبرز ہیں اُن سے خصوصی طور پر سکیمیں لی جائیں جو ہمیشہ سے نظر انداز ہیں تو میں ان کا بڑا ممنون ہوں گا۔اس کے ساتھ ساتھ میں میاں محمد نواز شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے گوادر سے لے کر کاشغر تک موٹروے کا منصوبہ شروع کیا، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میٹرو جس کو اپوزیشن والے ہمیشہ جنگلہ بس کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ میں نے خود وہاں پاکستان میٹرو میں پچھلے ہفتے سفر کیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے حالات دیکھے کہ ایک معذور آدمی وہیل چیئر پر لفٹ کے ذریعے اوپر جا رہا تھا۔ بیس روپے میں سفر جو شاید وہ عام دنوں میں ایک ہزار روپے میں ٹیکسیوں میں کرتا تھا وہ آج بیس روپے میں کر رہا ہے۔ یہ ہماری حکومت کا اتنا بڑا تاریخی قدم ہے۔

جناب سپیکر !ایگریکلچر جو ہمارا source of income ہے، ہماری ریڑھ کی ہڈی ہے، یہ ہم کہتے ہیں اور ہم نے اس دفعہ بجٹ بھی مختص کیا لیکن ایک بڑا فقدان ہے کہ ہم پالیسی نہیں بنا رہے ہیں۔ اگر آلو کی فصل ہوتی ہے تو اس کی ایکسپورٹ کے لئے ہمارے پاس کوئی طریقہ نہیں ہے، اگر گندم کی

bumper crop ہوتی ہے تو اس کے لئے ہمارے پاس کوئی طریقہ نہیں ہے، اگر کپاس آ جاتی ہے تو اس کے لئے ہمارے پاس رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی اور اگر ہمارے زمیندار شوگر کین لاتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! پھر آپ تجاویز دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کے لئے ہماری شوگر ملیں ہمارے زمینداروں کو پیسے نہیں دیتیں۔ میرا دیہاتی علاقے سے تعلق ہے میرے حلقے میں پانی نہر سے آتا ہے۔ وہاں گوگیرہ مائنز ہے وہ گوگیرہ لنک چینل جو قصور سے شروع ہوتی ہے اور ساہیوال کے آخر تک جاتی ہے یہ ڈیڑھ سو میل لمبی ہے۔ اس پر 176 کیوسک پانی approved ہے اور جب RD 224 جہاں سے ساہیوال شروع ہوتا ہے تو ہمیں 70 ,65 کیوسک پانی ملتا ہے۔ اسی طرح "گوہنی" ہمارے علاقے کو سیراب کرتی ہے اس کا بھی 80 کیوسک پانی approved ہے اور ہمیں 24 سے 25 کیوسک ملتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے صرف آخری بات کرنی ہے دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد ملک صاحب! دو منٹ نہیں، بس ایک منٹ کے اندر اپنی بات مکمل کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Last time وزیر اعلیٰ پنجاب نے میرے علاقہ کے لئے 1122 کو منظور کیا تھا لیکن وہ اس بجٹ میں نہیں آ سکا۔ میں آپ کی وساطت سے محترمہ سے یہ گزارش کروں گا کہ 1122۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ ساہیوال تحصیل میں ہے۔ اسی طرح خواجہ محمد پناہ دربار شریف ہے۔ ساہیوال میں ایک ہی لوکل چھٹی ہوتی ہے اس کے لئے محکمہ اوقاف نے تیس سالوں میں ایک روپیہ خرچ نہیں کیا لیکن میں آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب اور میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پچھلے سال 16 ملین سے پراجیکٹ شروع کیا لیکن آج بھی وہ نامکمل ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ، میں نے آخری بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ ایک منٹ، ایک منٹ کہتے جا رہے ہیں جبکہ میں نے بہت اہم بات کرنی ہے۔ باہر جو ہمارے لئے سکیورٹی والے کھڑے ہوتے ہیں ان کے پاس پنکھے نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کہاں پر پنکھے نہیں ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جو main entrance ہے جہاں سکیورٹی والے بیٹھے ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہاں پر پنکھے لگے ہوئے ہیں آپ کو کس نے کہا ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں خود وہاں سے روز گزرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ روز نہیں گزرتی میں ابھی آپ کو verify کر کے بتاتا ہوں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں روز آتی ہوں آپ میری attendance چیک کر لیں میں وہیں سے ہی آتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پتا کیا جائے کہ وہاں پر پنکھے لگے ہوئے ہیں کہ نہیں لگے ہوئے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ڈرائیوروں کے لئے پارکنگ میں شیڈ ہیں نہ بیٹھنے کی جگہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ہمارے کچھ مہربانوں نے توڑ دیا تھا اس پر بھی انشاء اللہ کام ہو رہا ہے باقی وہاں پر پنکھے لگے ہوئے ہیں اور پانی بھی موجود ہے، یہ بات نہیں ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ زیب النساء اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، اپنی بہن وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور خادم اعلیٰ کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک مثالی بجٹ پیش کیا اور اس پر دن رات محنت کی۔ میرے قائد نے جو بھی وعدہ کیا وہ پورا کیا ہے۔

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا نہ ہوا
وہ قرض ہی کیا جو ادا نہ ہوا

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف نے راولپنڈی کو میٹرو بس کی شکل میں ایک خوبصورت تحفہ دیا جس کو ہمارے مخالفین جنگلہ بس کہتے ہیں۔ میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ آج گھنٹوں کا سفر

منٹوں میں طے ہو رہا ہے۔ ہم لوگ جب صدر سے چلتے تھے تو مری ہیڑ چوک تک کم از کم آدھا گھنٹہ لگتا تھا وہاں سے چلتے تھے تو کمیٹی چوک تک ہمارے بیس منٹ لگتے تھے۔ایک غریب آدمی وی آئی پی سفر کر رہا ہے،ائر کنڈیشن بس میں سفر کر رہا ہے، ٹھنڈی ٹھنڈی بس میں سفر کر رہا ہے اور لوگ اتنے خوش ہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں سفر کر رہے ہیں۔ میں خود وہاں گئی ہوں میں نے دیکھا ہے وہاں کے لوگ جھولیاں اٹھا اٹھا کر میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کے لئے دعا کرتے ہیں۔ میں مخالفین کی نذر ایک شعر کرتی ہوں کہ:

ہم تو دشمن کو پاکیزہ سزا دیتے ہیں
نام لیتے نہیں نظروں سے گرا دیتے ہیں
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!راولپنڈی کی عوام نے میاں محمد نواز شریف کو میٹرو بس کے بدلے تحفہ دیا کہ کنٹونمنٹ بورڈ کا الیکشن بیس کی بیس سیٹیں جیت کر میاں محمد نواز شریف کی گود میں رکھیں۔ میں ملتان کے الیکشن کی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اس کے بعد میں گلگت بلتستان کے الیکشن کی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یہ ہوتی ہے تبدیلی اور اس کو کہتے ہیں تبدیلی۔تبدیلی کے نعرے لگانے والوں کو آج چھ مہینے کے بعد عوام کی یاد آئی ہے۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف چوبیس گھنٹوں میں سے بیس گھنٹے عوام کی خدمت کرتے ہیں اور چار گھنٹے آرام کرتے ہیں۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کروں گی کہ:

بقا کی فکر کرو خود ہی زندگی کے لئے
زمانہ کچھ نہیں کرتا کسی کے لئے
مزا تو تب ہے صحرا میں جلاؤ چراغ
جو ترسے ہے روشنی کے لئے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب احمد خان بلوچ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن (جناب احمد خان بلوچ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں عوام دوست بجٹ خود اعتمادی کے ساتھ پیش کرنے پر محترمہ وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اس میں تھوڑا سا اضافہ کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کی اس سلیکشن پر میں انہیں بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے اقتدار کے معزز ممبران نے اس دفعہ ایک چیز ثابت کی ہے کہ جو کچھ اپوزیشن کے ممبران نے کیا کہ جب بجٹ پیش ہوا تو وہ سیٹوں سے نیچے آکر بیٹھ گئے۔ انہوں نے کالی پٹیاں ہاتھوں پر نہیں بلکہ اپنی آنکھوں پر باندھی ہوئی تھیں، کانوں پر بھی باندھی ہوئی تھیں، نیچے بیٹھے تھے اور وہ جتنے نعرے لگا سکتے تھے انہوں نے لگائے لیکن اپوزیشن لیڈر نے دو گھنٹے کی تقریر کی میں ایوان اقتدار کو داد دیتا ہوں کہ ان کے کسی ممبر نے بھی انہیں disturb نہیں کیا، کسی ممبر نے نعرہ نہیں لگایا۔ انہوں نے دو گھنٹے غیر سنجیدہ یا تنقیدی گفتگو کو بڑے صبر و تحمل سے سنا اور ثابت کیا کہ یہ معزز ایوان ہے اور ہم معزز ایوان کے معزز ممبران ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب الیکشن ہوئے تو پاکستان میں جو سب سے زیادہ تکلیف اور مشکلات تھیں وہ لوڈشیڈنگ کی تھیں۔ اس وقت بیس بیس گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہو رہی تھی، معیشت کمزور تھی، دہشت گردی کی حالت یہ تھی کہ جو گھر سے باہر نکلتا تھا دعا کر کے نکلتا تھا کہ اللہ کرے میں خیریت سے واپس آ جاؤں اور مہنگائی کی حالت یہ تھی کہ غریب کو روٹی تک ملنا میسر نہ تھی۔ پاکستان کی عوام نے ان مشکلات کے حل کے لئے میاں محمد نواز شریف کو منتخب کیا اور فیصلہ کیا کہ اگر ان مشکلات کا کوئی حل ہے تو صرف میاں محمد نواز شریف کے پاس ہے۔ انہوں نے ثابت کیا کیونکہ جب سے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اقتدار میں آئے ہیں ایک دن بھی آرام نہیں کیا۔ انہوں نے دن رات کی محنت سے توانائی کے منصوبے شروع کرائے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس میں کچھ منصوبے کام کر رہے ہیں، کچھ منصوبے2016 میں کریں گے، کچھ منصوبے2017 میں کریں گے اور2017 میں ہمارا ملک پاکستان انشاء اللہ لوڈشیڈنگ کی پریشانی سے پاک ہو جائے گا۔ پاکستان میں توانائی پوری ہو جائے گی، یہاں خوشحالی آئے گی، ٹیکسٹائل ملیں چلیں گی، صنعتیں چلیں گی، کھاد کی فیکٹریاں چلیں گی، کاشتکار خوشحال ہوگا، غریبوں کو کپڑا سستا ملے گا اور مہنگائی دور ہوگی۔2017 کا سال ایسا آ رہا ہے کہ انشاء اللہ اس میں جب یہ توانائی پوری ہو جائے گی تو اس وجہ سے جو پریشانیاں آئی ہوئی ہیں وہ سب کی سب ختم ہوں گی اور انشاء اللہ معیشت جو کمزور ہے۔ اب وہ اپنے level پر آ رہی ہے اور انشاء اللہ اس کو بھی چار چاند لگ جائیں گے۔ سب سے اچھا منصوبہ جو خادم اعلیٰ پروگرام کے تحت ہمارے rural areas کی سڑکوں کا دیا گیا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کی یہ مثبت سوچ ہے کہ اگر شہروں میں میٹرو بس ہے تو ان rural areas میں یہ سڑکیں دے دی جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ پورے پنجاب میں ہیں اور یہ نہیں ہے کہ یہ ایک یا دو ضلع کے لئے ہیں۔ انشاء اللہ جب یہ مکمل ہوں گی، یہ تقریباً بارہ سے سولہ فٹ چوڑی ہوں گی، یہ

ہمارے دیہاتی ایریا کے لئے موٹروے ثابت ہوں گی اور اس سے کاروباری لوگ ترقی کریں گے۔ اس سے کاشتکاروں کی دیہاتوں سے منڈی تک اجناس صحیح بکے گی اور ان کا صحیح ریٹ دیہاتوں میں پہنچے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کاشتکاروں میں اس سے خوشحالی آئے گی۔

جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑا سا ایک شکوہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ زراعت سے متعلق ہے۔ میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ کہتا ہوں کہ جیسے کہتے ہیں سب کے کام ضرور کریں لیکن ایک بے یارومددگار طبقہ بھی ہے۔ خدا کے لئے اس پر بھی رحم کریں تو اس کا صلہ آپ کو خدا سے ملے گا۔ کاشتکار ایک ایسا طبقہ ہے، آپ جتنی بھی کتابیں اٹھائیں اس میں لکھا ہوا یہی ہوتا ہے کہ "رگ حیات" یہ کاشتکار اور زراعت ہے اور کوئی کہے گا کہ "ریڑھ کی ہڈی" ہے لیکن اس کا پرسان حال کوئی نہیں ہے۔ کاشتکار پریشانی کی زندگی گزار رہا ہے۔ آلو کوئی نہیں خریدتا، گندم نہیں بکتی، کاٹن نہیں بکتی اور کاشتکار ہر صورت میں بے حال ہے۔ جیسا کہ محترمہ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا ہے کہ انشاء اللہ کاشتکار کو محنت کا صلہ اس کی اجناس کی صحیح قیمت میں ضرور ملے گا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر محترمہ وزیر خزانہ نے صحیح اجناس کا صحیح ریٹ کاشتکار کو دے دیا تو انشاء اللہ معیشت کو چار چاند لگ جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ چوہدری محمد اکرام صاحب!

چوہدری محمد اکرام: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی پوری ٹیم کو 16-2015 کا 1445 ارب 24 کروڑ روپے کا عوام دوست اور متوازن ترقیاتی بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں پاکستان کی تاریخ میں سب سے بڑی 46 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری دوست ملک چین سے لانے پر اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، خواجہ محمد آصف اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میری محترمہ وزیر خزانہ سے استدعا ہو گی کہ اس مالی سال میں سیالکوٹ رنگ روڈ کو مکمل کیا جائے اور سیالکوٹ رنگ روڈ پر پہلے کافی کام ہو چکا ہے لیکن بڑے عرصہ سے یہ کام بند پڑا ہے۔ سیالکوٹ اس وقت ملک کی export میں بڑی اہمیت رکھتا ہے اور وہاں ٹریفک کا بہت بڑا مسئلہ ہے لہٰذا اس سال اس رنگ روڈ کو مکمل کیا جائے۔ پنجاب میں صاف پانی پروگرام بہت اچھا پروگرام ہے۔ میں اس حوالے سے بات کروں گا کہ سیالکوٹ میں واٹر سپلائی سکیم چالیس سالہ پرانی ہے اور جگہ جگہ سے پائپ پھٹ چکے ہیں اور گندا پانی نلوں میں آ رہا ہے تو میری استدعا ہوں گی کہ سیالکوٹ میں واٹر

سپلائی پائپ کی سکیم شروع کی جائے تاکہ ہم ہیپاٹائٹس کی بیماری سے بچ سکیں۔ 2012 میں وزیراعلیٰ پنجاب نے گورنمنٹ اسلامیہ کالج میں پنجاب یونیورسٹی کا سب کیمپس بنانے کے لئے کہا تھا تو میری خواہش ہو گی کہ اس کیمپس کو شروع کرکے اسی سال میں مکمل کیا جائے اوراس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ میرے حلقے میں ایک گرلز کالج بھی بنایا جائےاور گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جودے والی کو اپ گریڈکر کے مڈل سکول بنانے کے لئے فنڈز بھی رکھے جائیں۔اس کے علاوہ جن سکولوں کی بلڈنگز خطرناک ہیں ان کو گراکر نئی بلڈنگز بنانے کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں اور میں امید کرتا ہوں کہ سیالکوٹ میں بھی دانش سکول بنائے جائیں گے۔ میرے حلقہ پی پی-122 میں بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی پارک نہیں ہے لہذا میری استدعا ہو گی کہ اس کے لئے بھی فنڈز مہیا کئے جائیں۔سیالکوٹ میں لوکل گورنمنٹ کے underاس وقت کوئی بس سٹینڈ نہیں ہے لہذا میری استدعا ہو گی کہ سیالکوٹ میں بھی بس سٹینڈ بنایا جائے۔سیالکوٹ میں جانوروں کی خرید وفروخت کے لئے ایک ماڈل منڈی مویشیاں بھی بنائی جائےاوراس کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔سیالکوٹ ایکسپورٹ کرنے والا شہر ہےاس میں زیادہ ترایکسپورٹرز ہیں اس شہر میں فٹبال کی انڈسٹری اور سرجیکل انڈسٹری کام کر رہی ہے تو میری استدعا ہو گی کہ سیالکوٹ میں ٹیکنالوجی یونیورسٹی بنانے کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔سیالکوٹ جیل کی عمارت 1877 کی بنی ہوئی ہے اور میں نے پچھلے سال بھی استدعا کی تھی کہ اس عمارت کو نیا بنایا جائے۔جب بارش ہوتی ہے تواس کی چھتیں ٹپکتی ہیں لیکن آج تک اس پر کسی نے کان نہیں دھرے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہو گی کہ جیل کی عمارت کو بنایا جائےاوراس کو بڑا کیا جائے کیونکہ وہاں 400 بندے کی capacity ہے لیکن اس وقت وہاں 2200 قیدی ہیں۔سیالکوٹ overhead bridgeبنایا جائےاورانڈر پاس شہاب والا روڈ، سبلائم چوک، کوٹلی بہرام اور رنگ پورہ چوک بھی بنائے جائیں اوران کے لئے بھی فنڈز مہیا کئے جائیں۔ سیالکوٹ ایمن آباد روڈdual بنایا جائے،اس کی بھی سخت ضرورت ہے کیونکہ یہاں ٹریفک بہت زیادہ ہو گئی ہے اور اس کے لئے فنڈز اس سال رکھے جائیں۔ ہمارے وزیراعلیٰ آج سے دوتین سال پہلے سیالکوٹ چیمبر آف کامرس میں گئے تھے توانہوں نے ایک صحافی کالونیannounce کی تھی لہذااس کے لئے بھی فنڈز مہیا کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بہت شکریہ۔ آپ باقی تجاویز دے دیں۔Next محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔جناب طارق محمود باجوہ صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا اور سب سے پہلے میں وزیر خزانہ پنجاب ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اتنے اچھے اور خوبصورت انداز سے بجٹ پیش کیا۔ میں ان کو اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ حقیقت صوبے کا ہر فرد بخوبی جانتا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے اندر اللہ تعالیٰ نے خداداد صلاحتیں پیدا کی ہیں کہ وہ جب بھی اقتدار میں آئے نہ صرف انتظامی لحاظ سے ایک اچھے ایڈمنسٹریٹر بلکہ صوبے کی ترقی اچھی منازل کی طرف لے کر گئے۔ اگر آپ حالیہ منصوبوں کا جائزہ لیں جو کہ انرجی کے منصوبے ہیں، میٹرو بس کا منصوبہ لے لیں، میٹرو ٹرین کا منصوبہ لے لیں، فارم ٹو مارکیٹ روڈز کا منصوبہ لے لیں اور اس کے علاوہ انہوں نے دیگر منصوبہ جات آنے والے پچاس سالوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بنائے ہیں وہ منصوبے اپنی مثال آپ ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے زراعت کو فروغ دینے کے لئے فارم ٹو مارکیٹ روڈز پروگرام جس کا فائدہ خصوصی طور پر کاشتکاروں کو ہو گا تاکہ وہ آسانی سے اپنی اجناس فارم سے مارکیٹ تک لے کر آئیں۔ حکومت نے اس دفعہ اس کے لئے 150۔ارب روپے رکھے ہیں جو کہ مرحلہ وار خرچ کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! حکومت نے اس بجٹ میں 5۔ارب روپے کی سبسڈی زمینداروں کو دی ہے جس سے زمیندار کو پچیس ہزار ٹریکٹر میرٹ کی بنیاد پر دیئے جائیں گے اور اس کے علاوہ زرعی آلات پر ایک ارب روپے کی سبسڈی رکھی ہے۔ زراعت ہمارے ملک کی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ 45 فیصد آبادی کا روزگار زراعت سے وابستہ ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے مل کر چاول، گندم اور جتنی بھی زرعی اجناس ہیں ان کی ایکسپورٹ کے لئے بروقت اقدام اٹھائیں تاکہ پچھلے سالوں میں زمینداروں کے لئے گندم، مونجی اور کاٹن کے سلسلے میں جو حالات ہوئے وہ حالات پیدا ہی نہ ہوں۔ کاشتکار کو اس کی اجناس کی صحیح قیمت دلائے بغیر زرعی ترقی کی منزل ہم طے نہیں کر سکتے۔ صوبہ بھر میں خادم اعلیٰ پنجاب نے مویشی پالنے اور ان کا کاروبار کرنے والے کاشتکاروں کو بھتا مافیا سے نجات دلائی ہے اور منڈیوں میں جو جگا ٹیکس لیتے تھے اس سے بھی جان چھڑائی ہے۔ اس کے علاوہ کاشتکاروں کے لئے ماڈل منڈیاں بھی بنائی ہیں جو ان کو وہاں پر فری سہولتیں فراہم

کریں گی۔ میں ان سارے کاموں پر خادم اعلیٰ پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! تعلیم کے حوالے سے حکومت نے آئندہ مالی سال میں 16-2015 میں وفاقی اور صوبائی سطح پر مجموعی طور پر 310۔ ارب بیس کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ ان میں چالیس ہزار ستائیس سکولوں کی بلڈنگ دوبارہ تعمیر ہوگی، چوبیس ہزار پانچ سو کمروں کی دوبارہ تعمیر اور پانچ سو نئے سکول کھولنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اپنی تقریر کو wind up کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ اور دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باجوہ صاحب! wind up کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں wind up ہی کر رہا ہوں۔ حکومت پنجاب آئین پاکستان کے آرٹیکل (A)25 کی صحیح معنوں میں تکمیل کرتے ہوئے پہلی بار، پہلی دفعہ، پہلی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک کے لئے طالب علموں کے لئے فری تعلیم کا قانون بنانے جا رہی ہے۔ اس قانون کے تحت ہر غریب آدمی کے بچے کو یونیفارم اور کتابیں مفت فراہم کی جائیں گی۔ یہی نہیں حکومت نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس کی فیس یعنی return scheme کا بھی اعلان کیا ہے اور پچھلے مالی سال میں اللہ کے فضل وکرم سے وہ فیسیں سٹوڈنٹ کی دہلیز تک خود بندے لے کر گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باجوہ صاحب! بہت شکریہ۔ باقی پوائنٹس محترمہ وزیر خزانہ کو دے دیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی جو ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی صبح دس بجے سے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اپوزیشن ایچیسن کالج کی بات کر رہی تھی، ہمارے وہ چودہ دانش سکول بھی آج ترقی کی منازل طے کر رہے ہیں جو ایچیسن سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ امریکہ میں ستر ملکوں سے سٹوڈنٹ گئے وہاں پر ہمارے دانش سکول چشتیاں کی دو بچیاں بھی گئیں اور وہاں پر مقابلے میں انہوں نے تیسری پوزیشن حاصل کی، یہ اللہ پاک کا فضل وکرم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: باجوہ صاحب! باقیوں کا بھی خیال کر لیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اب ہم پھر چار دانش سکول کھولنے جا رہے ہیں۔ میرے حلقہ میں جتنے سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں میری یہ تجویز ہے کہ ان میں اساتذہ کی جو اسامیاں خالی ہیں ان کو پُر کیا جائے اور اس کے علاوہ عوام کی صحت کے لئے کافی رقم رکھی گئی ہے۔ میں مختصراً یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پنجاب میں چار یعنی لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان میں کارڈیالوجی سنٹرز ہیں، میری گزارش ہے اور تجویز ہے کہ دس کروڑ عوام کے لئے یہ سنٹرز بہت کم ہیں۔ اگر ہو سکے تو لاہور کے کارڈیالوجی سنٹر کو اپ گریڈ کیا جائے مزید بڑے شہروں میں بھی کارڈیالوجی سنٹرز کھولے جائیں تاکہ جس طرح خادم اعلیٰ پنجاب صحت کے لئے اور ایجوکیشن کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں، ہم لوگوں کو صحیح سہولیات فراہم کر سکیں۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب طارق محمود باجوہ! بہت شکریہ۔ شیخ علاؤالدین صاحب! شیخ صاحب ناراض ہو کر چلے گئے ہیں اور واپس بھی نہیں آئے؟ میاں طاہر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد اشرف!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب کانجی رام صاحب!

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ 16-2015 پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ میں 16-2015 کا 1447۔ارب روپے کا بجٹ پیش کرنے پر وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو مثالی، متوازن، غریب دوست اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ گزارش ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبے میں ترقی کے اہداف کے حصول کے لئے قائد محترم، خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق عملی جامہ ترتیب دیا ہے۔ کسی بھی ملک و قوم کی ترقی کا انحصار تعلیم پر ہوتا ہے۔16-2015 کے بجٹ میں تعلیم کے لئے ستائیس فیصد جو رقم رکھی گئی ہے وہ ایک بہت ہی اچھا اور خوش آئند اقدام ہے۔2018 تک صوبے میں معاشی ترقی کی شرح کو 7 فیصد تک لے کر جانا یہ بھی ایک خوش آئند بات ہے۔ نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی کے لئے سالانہ 10 لاکھ مواقع فراہم کرنا یہ بھی ایک اچھا اقدام ہے۔2018 تک صوبے میں پرائیویٹ انسٹیٹیوٹ کو دُگنا کرنا یہ بھی ایک بہت ہی اچھا اقدام ہے۔ برآمدات میں اضافے کی شرح کو 15 فیصد تک لے کر جانا یہ بھی بہت اچھا اقدام ہے۔ قائد محترم وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی غیر ملکی سرمایہ کاری لانے کا اعزاز حاصل ہے۔ ہمارے دوست ممالک چائنا کی طرف سے پاکستان میں 46۔ارب روپے کے تاریخی پیکیج کا اعلان یہ بھی ایک اچھا اقدام

ہے۔ میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی دو برسوں کی انتھک کوششوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے وزیر اعظم پاکستان کی ٹیم کے ایک ممبر کے طور پر اس پیکیج کو ممکن بنایا۔ صوبہ پنجاب میں غریب ترین طبقہ کے لئے ہیلتھ انشورنس سکیم کا اجراء کیا جا رہا ہے، یہ بھی بہت اچھا اقدام ہے اس سے پنجاب میں بسنے والے غریبوں کو صحت کے لئے بہترین سہولتیں میسر ہوں گی۔ مظفر گڑھ میں ترکی کی مدد سے بنایا جانے والا طیب اردگان ہسپتال کی توسیع کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنا یہ بھی ایک بہت ہی اچھا اقدام ہے۔ صوبے کے دور دراز علاقوں میں صحت کی بہتری کے لئے موبائل ہیلتھ یونٹس کا اقدام یہ بھی ایک بہت اچھا اور خوش آئند اقدام ہے۔ پاکستان کے ہسپتالوں میں جگر کی پیوند کاری کے لئے Kidney and Liver Transplant institute and Research Centre کی تجویز بھی ایک بہت اچھا اقدام ہے جو کہ ہمارے پاکستان میں آج سے پہلے کہیں میسر نہ تھا۔ اس کے لئے ہماری پاکستان کی عوام کو غیر ممالک میں جا کر اپنا علاج کروانا پڑتا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب اور اس کی پوری ٹیم کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے جنوبی پنجاب کے لئے ملتان میں میٹرو بس کا قیام، جنوبی پنجاب کے لئے خوب صورت تحفہ ہے۔ جنوبی پنجاب میں صاف پانی کے قیام کا بھی اجراء کیا جا رہا ہے جو کہ ایک بہت اچھا اقدام ہے۔ میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ میرا تعلق رحیم یار خان سے ہے رحیم یار خان ضلع کو بھی صاف پانی پروگرام میں شامل کیا جائے۔ دیہی سڑکوں کی تعمیر کا عظیم الشان منصوبہ یہ بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کا دیہات کے لئے بہت ہی اچھا اقدام ہے جس سے ہمارے کسان بھائیوں کو دیہات سے لے کر منڈیوں تک اپنی اجناس پہنچانے میں آسانی ہو گی۔ رحیم یار خان کے عوام کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا قیام یہ ایک بہت اچھا اقدام ہے اس سے نہ صرف رحیم یار خان، پنجاب کے عوام مستفید ہوں گے بلکہ رحیم یار خان سندھ اور بلوچستان کے سنگم پر واقع ہے وہاں پر سندھ اور بلوچستان کی عوام بھی اس سے مستفید ہو گی۔ ملتان میں میاں محمد نواز شریف یونیورسٹی کا قیام بھی ایک بہت اچھا اقدام ہے، بہاولنگر میں میڈیکل کالج کا قیام، یہ بھی ایک بہت اچھا اقدام ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں میری اپنی کچھ گزارشات ہیں جو میں آپ کے توسط سے پیش کروں گا کیونکہ میرا تعلق minority سے ہے minority کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے، میری گزارش ہو گی کہ اس میں مزید اضافہ کیا جائے۔ 2013-14 اور 2014-15 میں بھی میں نے گزارش کی تھی کہ ہمارا جو مینارٹی ڈویلپمنٹ فنڈ ہے اس میں جنوبی پنجاب کو بھی شامل کیا جائے مگر افسوس کی بات ہے کہ بجٹ

14-2013اور نہ ہی 15-2014میں اس کو شامل کیا گیا ہے۔ میری آپ کے توسط سے وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا سے گزارش ہو گی اس دفعہ ہمارے جنوبی پنجاب کے جو سینارٹی ڈویلپمنٹ فنڈز ہیں اس میں ڈسٹرکٹ رحیم یار خان، بہاولنگر، ملتان اور بہاولپور کو شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ!

محترمہ نجمہ بیگم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے یہ متوازن، مناسب اور خوبصورت بجٹ بنایا۔ لوگوں نے تبدیلی کے نعرے لگائے خواتین کو جلسوں میں بلا کر انہوں نے enjoy کیا لیکن ہماری پارٹی نے ایک خاتون کو وزیر خزانہ بنا کر تبدیلی لا کر دکھائی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جب یہ اکیس صفحات کی کتاب بجٹ بن کر آتی ہے تو ان کے رنگ کبھی پیلے کبھی نیلے ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کتاب میں غریب عوام، کسان دوست، طلباء دوست اور خواتین کی بہبود و ترقی کے لئے ترقیاتی بجٹ رکھا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی نظر پورے پنجاب پر ہے چاہے جنوبی پنجاب ہو چاہے اپر پنجاب ہو۔ ہم کیوں فرق کرتے ہیں؟ جنوبی پنجاب اور تخت لاہور کی بات کیوں کرتے ہیں؟ میرا جس طرح ڈیرہ غازی خان شہر ہے اسی طرح لاہور بھی میرا شہر ہے۔ یہ باتیں کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے کو الگ کیا جائے یہ الگ صوبہ بن جائے مگر کیوں؟ اگر یہ بن بھی جائے تو ان امیروں کے بچے پھر بھی لاہور پڑھیں گے اور یہ پھر بھی لاہور کی رنگینیوں سے فائدہ اٹھائیں گے اور پھر بھی یہ لاہور کی روشنیوں میں گھومیں پھریں گے۔ کیا ان کے بچے ڈیرہ غازی خان رہیں گے؟ نہیں، یہ فرق نہیں ہے۔ ڈیرہ غازی خان بھی مجھے عزیز ہے اور لاہور بھی مجھے اتنا ہی عزیز ہے۔ جس طرح سے 10۔ارب 60 کروڑ روپے سے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں رود کوہیوں سے آنے والے سیلاب کی روک تھام کے لئے منصوبے دیئے ہیں کیا یہ عوام کا منصوبہ نہیں ہے؟ دانش سکول میں غریب اور ذہین بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں تو ان کے رنگ کیوں نیلے اور پیلے ہو جاتے ہیں؟ جب ایسے بچے اور بچیاں روتے تھے جن کے پاس آگے تعلیم حاصل کرنے کے لئے پیسے نہیں ہوتے تھے تو پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کی صورت میں جب ان کو سکالرشپ ملتے ہیں تو وہ بچے ڈاکٹر، انجینئرز بنتے ہیں اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں تو ان کو کیا اعتراض ہے اور ان کے رنگ کیوں نیلے پیلے ہو جاتے ہیں؟

جناب سپیکر! جب خواتین کی فلاح و بہبود پر ترقیاتی بجٹ آتا ہے تو کیا یہ تبدیلی نہیں ہے، جب خواتین کو نوکریوں میں 15 فیصد کوٹا دیا جاتا ہے تو کیا یہ تبدیلی نہیں ہے، جو خواتین نوکریاں کرتی ہیں ان کے لئے ہاسٹل کا قیام اور day care Centre بنایا جاتا ہے تو کیا یہ تبدیلی نہیں ہے؟ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا بے حد شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے پنجاب کو اتنا خوبصورت بنا دیا کہ "جلتا ہے زمانہ تیری پرواز سے شہباز" دیہی علاقوں میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت 150- ارب روپے کی مالیت سے جو نئی سڑکیں بنائی ہیں جس سے کسان دیہاتوں سے شہروں تک بآسانی اپنی فصلیں لے کر آتے ہیں تو کیا یہ ترقی نہیں ہے؟

جناب سپیکر! مظفر گڑھ میں جو رجب طیب اردگان ہسپتال کی توسیع کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں کیا یہ ترقی نہیں ہے؟ اس کے علاوہ میں اپنی وزیر خزانہ سے یہ درخواست بھی کروں گی کہ جس طرح یہ میٹرو بس لاہور میں ہے، راولپنڈی اور ملتان میں ہے اسی طرح میرے ضلع ڈیرہ غازی خان کے لئے بھی ٹرانسپورٹ کی ایسی سہولت مہیا کی جائے جو سستی اور معیاری سواری ہو چونکہ ڈیرہ غازی خان چاروں صوبوں کا سنگم ہے وہ سواری چھوٹے شہروں سے ڈیرہ غازی خان تک اور ڈیرہ غازی خان سے چھوٹے علاقوں تک دی جائے جس سے میرے ضلع ڈیرہ غازی خان کے عوام بھی کہیں کہ واہ شہباز تیری پرواز۔

ہم لائے ہیں طوفان سے کشتی نکال کے
اس ملک کو رکھنا میرے بچو سنبھال کے

جناب سپیکر! میرے ڈیرہ غازی خان میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے ماڈل بازار کی منظوری دی ہے میں وزیر خزانہ سے درخواست کروں گی کہ اس کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ ہماری خواتین ترقی کریں، پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ، سردار بہادر خان میکن صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب مناظر حسین رانجھا صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ پیر کاشف علی چشتی صاحب!

پیر کاشف علی چشتی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! last but hopefully not the least جب ہم ڈویلپمنٹ کی بات کرتے ہیں تو ڈویلپمنٹ صرف per capita income اور growth میں اضافے کا نام نہیں ہے۔ ہم نے ماضی میں کھاد اور pesticides کے بے دریغ استعمال اور unregulated industrialization سے پیداوار اور انکم میں تو اضافہ کر لیا لیکن ہمیں ان سب کی زیر زمین پانی اور ماحولیاتی آلودگی کی صورت میں ایک cost بھگتنا پڑ رہی ہے۔ ضرورت اس بات کی

ہے کہ ہم اپنی ترجیحات پر نظرثانی کریں اور یہی تبدیلی اور سوچ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس بجٹ میں جو چند اہم اقدامات کئے ہیں ان میں ہمیں نظر آتی ہے۔ سب سے پہلے صاف پانی کی جو سکیم ہے اگر ہیپاٹائٹس جیسی موذی بیماریاں آگ کی طرح پھیل رہی ہوں تو پھر معاشی ترقی بے معنی ہے تو صاف پانی کا جو پروگرام اس بجٹ میں دیا گیا ہے اور جس کے لئے allocation رکھی گئی ہے یقیناً یہ بہت احسن اقدام ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کا scope پورے صوبے تک پھیلا دیا جائے گا۔ اسی طرح ہیلتھ کے لئے جو فنڈز رکھے گئے ہیں جن میں ہسپتالوں کے لئے ادویات، ہیلتھ انشورنس کی سکیم اور سب سے بڑھ کر BHUs کو فعال بنانے کا جو پروگرام شروع کیا گیا ہے یہ یقیناً ایک بہت step-in the right direction ہے اس حوالے سے میرے RHC قبولہ میں بھی فنڈز رکھے گئے ہیں جس کے لئے میں شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! اگر زراعت کی بات کی جائے تو جو پچھلی چار فصلات جن میں گندم، کپاس، مکئی اور آلو ہیں ان سب میں کسان بری طرح متاثر ہوا ہے۔ ایک طرف تو ریٹس کم ہوئے ہیں جس کا یقیناً urban consumer کو تو فائدہ ہوا ہے کہ inflation میں کمی آئی ہے لیکن اس سے کسانوں کی انکم بے تحاشا متاثر ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ژالہ باری سے جو تباہی مچی ہے مجھے امید ہے کہ already کسان جو انکم ٹیکس ادا کر رہے ہیں اس میں حکومت کچھ چھوٹ دے گی۔ انکم ٹیکس میں جو regressive پہلو ہے کہ جب انکم زیادہ ہوتی ہے تب تو پندرہ سے سترہ فیصد تک زیادہ کسانوں سے لیا جاتا ہے لیکن جب اسے نقصان کا سامنا ہو یا کوئی قدرتی آفت آ جائے تب اسے فلیٹ ریٹ پھر بھی ادا کرنا ہوتا ہے۔ اگر اس حوالے سے کوئی relief دیا جائے تو یقیناً یہ بھی ایک احسن اقدام ہوگا۔ زراعت کے حوالے سے چند ایک اقدامات یقیناً قابل ستائش ہیں جن میں سولر ٹیوب ویلز، سستے ٹریکٹرز اور رورل روڈ پروگرام شروع کیا جا رہا ہے یقیناً اس سے رورل ایریا کو بے تحاشا فائدہ پہنچے گا۔ جب صحت، تعلیم اور دیگر انفراسٹرکچر پر دیہی علاقوں میں پیسا خرچ ہوتا ہے تو اس کا فائدہ شہروں تک بھی پہنچتا ہے کیونکہ اس طریقے سے rural urban migration کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہمارے دیہات خوشحال ہوں گے تو کم لوگ شہروں کی طرف رخ کریں گے اور شہروں پر بھی بوجھ کم پڑے گا۔ میں زراعت کے حوالے سے مزید یہ کہنا چاہوں گا کہ farms to market roads یقیناً ایک احسن اقدام ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ایک چیز۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! جو چیز farm گیٹ پر بیس یا تیس روپے کلو ہوتی ہے کیا وجہ ہے کہ وہ جب شہروں تک پہنچتی ہے تو اس کا ریٹ دو، اڑھائی یا تین سو روپے فی کلو تک پہنچ جاتا ہے؟ یہ جو درمیان کا margin ہے جو اس وقت مڈل مین enjoy کر رہا ہے اس کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صاحب! بہت شکریہ۔ چودھری اشفاق صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **الحمدللہ وحدہ والصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔** جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم نے متوازن فلاحی بجٹ پیش کیا ہے میں اس پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس بجٹ میں زندگی کے تمام شعبوں کو مدنظر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بہت اچھے پراجیکٹس دیئے گئے ہیں خصوصاً شعبہ تعلیم اور انرجی بحران پر زور دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گزشتہ سیلاب میں جو مثالی خدمات سرانجام دیں اس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میٹرو بس منصوبہ غریب پرور اور مزدور پرور منصوبہ ہے۔ ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔ چائنا حکومت کے ساتھ جو معاہدے ہوئے ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے پاکستان کی معیشت پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ چنیوٹ میں لوہے کی تلاش کے منصوبے پر وزیر اعلیٰ اپنی نگرانی میں بڑی تندہی سے کام کروا رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس منصوبے کی تکمیل پاکستان کی معیشت میں ایک انقلاب ثابت ہوگی۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کو one-way کرنا، بھٹو کالونی، فیصل آباد روڈ، سرگودھا روڈ اور ککی چوک پر overhead bridge کی تعمیر، اسی طریقے سے حرسہ شیخ کے لئے سیوریج کے نظام کی منظوری کے وعدے کئے گئے ہیں۔ میرا مطالبہ ہے کہ اب ان منصوبوں پر فوری طور پر عمل کرنے اور کام شروع کروانے کی کوشش کی جائے۔ اس بجٹ میں ہر ضلع کو بیس بیس گراؤنڈز دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ ہمارے ضلع میں ابھی تک ایک گراؤنڈ بھی نہیں ہے تو میری گزارش ہوگی کہ ہمارا حصہ بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے متعدد سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کی درخواست دی ہے اور متعدد سڑکوں کی تعمیر کے حوالے سے بھی درخواستیں دی تھیں جن کا ذکر بظاہر تو بجٹ میں نہیں ہے۔ مہربانی کر

کے ہمارا حصہ اس بجٹ میں رکھا جائے۔حکومت پنجاب نے اس سال جھنگ اور ساہیوال میں یونیورسٹی کے قیام کا اعلان کیا ہے۔یقیناً یہ بہت احسن اقدام ہے۔میرا مطالبہ ہے کہ چنیوٹ میں میڈیکل اور ٹیکنیکل کالج قائم کئے جائیں۔اسی طرح انجینئرنگ یونیورسٹی کے قیام کو بھی یقینی بنایا جائے تاکہ چنیوٹ سے نکلنے والے لوہے کی بنیاد پر جو سٹیل مل لگے گی اس میں مقامی کارکنوں کو ملازمت مل سکے۔

جناب سپیکر!ہمارا صوبہ زیادہ تر زرعی اجناس پر انحصار رکھتا ہے۔یہ اجناس ہوں گی تو ہماری کپڑے،خوراک اور چمڑے کی فیکٹریاں چلیں گی۔اس وقت صورتحال یہ ہے کہ آلو،چاول،مکئی اور کپاس وغیرہ کے صحیح نرخ نہیں ملے جبکہ ان فصلوں کی تیاری میں شامل اشیاء کھاد،زرعی ادویات،بیج اور بجلی بہت مہنگی ہے تو انہیں سستا کیا جائے۔عمارتوں کے لئے اینٹ اور بجری کو سستا کیا گیا ہے لیکن سیمنٹ اور سریا کے نرخ بہت زیادہ ہیں توان پر نظر ثانی کی جائے اور انہیں سستا کیا جائے۔

جناب سپیکر!ہمارا ڈسٹرکٹ ہسپتال اور ڈسٹرکٹ کمپلیکس پچھلے سات سالوں سے تعطل کا شکار ہے۔ان دونوں منصوبوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔میں بارہامرتبہ توجہ دلا چکا ہوں کہ گنّے کے موسم میں گنّے کی ٹرالیاں overloading کرتی ہیں جس کی وجہ سے بہت زیادہ حادثات ہوتے ہیں تو اس پر کنٹرول کرنے کے لئے کوئی mechanism بنایا جائے۔ایسے ہی بجری لے جانے والے ڈمپر ہیں،ان پر اناڑی ڈرائیور ہوتے ہیں اور ان کی بے تحاشا سپیڈ ہوتی ہے۔میرے حلقے میں ہر روز دو تین حادثات ہوتے ہیں۔میں نے بارہامرتبہ تجویز دی ہے کہ عرب امارات کے اصول کے مطابق یہاں بھی قانون بنایا جائے کہ کوئی loaded گاڑی دوسری گاڑی کو کراس نہ کرے۔اس طریقے سے 95 فیصد حادثات ختم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر!میں حکومت پنجاب کو اس متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:مولانا صاحب!بہت شکریہ۔اب محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ بات کریں گی۔

محترمہ شمیلہ اسلم:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میں بھی اپنے دیگر ساتھیوں کی طرح پنجاب حکومت کا تیسرا 1447۔ارب اور 24 کروڑ روپے کا تاریخی،ترقیاتی،عوام دوست اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف،محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔میں اپنے قائد کی قائدانہ صلاحیتوں کو سلام کرتی

ہوں جنہوں نے ایک قابل خاتون کو وزارت خزانہ کا قلمدان سونپا ہے جس کی وجہ سے ہم خواتین کا سر فخر سے بلند ہوا ہے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ محدود وسائل میں رہتے ہوئے عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جا سکیں۔ اسی محنت اور جذبے کو دیکھتے ہوئے کسی شاعر نے کہا ہے کہ:

تدبیر سے تقدیریں بدل دیتے ہیں اکثر
وہ لوگ جو حوصلہ ہارا نہیں کرتے

جناب سپیکر! آج ہمارے ملک کا سب سے بڑا issue بجلی کا بحران ہے جس کو ختم کرنے کے لئے پنجاب حکومت دن رات محنت کر رہی ہے۔ چائنا کے علاوہ دیگر ممالک سے معاہدے کئے جا رہے ہیں۔ لوڈ شیڈنگ میں بہت زیادہ کمی ہوئی ہے لیکن میں یہ کہوں گی کہ اکیلی حکومت کبھی بھی کچھ نہیں کر سکتی۔ عوام پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ لوڈ شیڈنگ کو ختم کرنے میں حکومت کا ساتھ دیں۔ نہ صرف بجلی کی بچت کریں بلکہ لاکھوں کروڑوں کے جو بل واجب الادا ہیں انہیں فوری طور پر ادا کیا جائے۔ میری ایک تجویز ہے کہ اگر ملک کو اندھیروں سے بچانا ہے تو ایک عام آدمی کو سولر انرجی سسٹم میں subsidy دی جائے تاکہ بجلی کی سہولت تمام لوگوں تک یکساں پہنچ سکے۔

جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے ہمیشہ شعبہ صحت میں ترجیحی بنیادوں پر کام کیا ہے۔ حکومت نے 166۔ارب اور 13 کروڑ روپے کا بجٹ عوام کے لئے مختص کیا ہے۔ اتنی زیادہ سہولتیں پہنچانے کے باوجود سرکاری ہسپتالوں کی حالت درست نہیں ہوئی۔ ہسپتالوں میں ادویات کی کمی ہے اور ڈاکٹر بروقت اپنی ڈیوٹی پر نہیں جاتے یا پھر پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ سرکاری ڈاکٹروں کو ایک قابل عمل اور قابل قبول package دیا جائے تاکہ انہیں پرائیویٹ ہسپتالوں میں کام کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ڈاکٹروں پر پابندی عائد کی جائے کہ وہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں کام نہ کریں۔ چونکہ میرا تعلق ضلع وہاڑی سے ہے لہذا میں اس کی بات کروں گی۔ ہمارے ضلع وہاڑی کے ڈسٹرکٹ ہسپتال میں C.T Scan کی مشین موجود نہیں ہے۔ جب کسی مریض کو اس کی ضرورت پڑتی ہے تو اسے ملتان یا بہاولپور refer کر دیا جاتا ہے اور عموماً مریض راستے میں ہی expire ہو جاتا ہے۔ میں چاہوں گی کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال وہاڑی کے لئے اس بجٹ میں C.T Scan مشین کے لئے رقم مختص کی جائے اور ٹیکنیکل سٹاف کی بھی منظوری دی جائے۔

جناب سپیکر!حکومت پنجاب نے تعلیم کے میدان میں ہمیشہ نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ شعبہ تعلیم کے لئے310۔ارب اور20کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کروں گی کہ جنہوں نے وہاڑی کے منتخب نمائندوں کی خواہش پر اور ہمارے ایم پی اے میاں ثاقب خورشید کی خصوصی کاوش پر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا سب کیمپس کھولنے کا فیصلہ کیا ہے جو کہ وہاڑی کے عوام سے ان کی محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر!یہاں پر میں ایک بات کہوں گی کہ جنوبی پنجاب کی پسماندگی کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے۔میں سمجھتی ہوں کہ جنوبی پنجاب اتنا پسماندہ نہیں جتنا کہ کہنے والے ذہنی طور پر پسماندہ ہیں۔جو لوگ اس کا نعرہ لگاتے ہیں انہی کے بچے لاہور آکر تعلیم حاصل کرتے ہیں،انہی کے بچے لاہور کے ہسپتالوں میں صحت کی سہولیات سے مستفید ہوتے ہیں اور انہی کے بچے یہاں کی سڑکیں استعمال کرتے ہیں۔میں سمجھتی ہوں کہ وزیر اعلیٰ کو اس کا credit جاتا ہے کہ 303۔ارب روپے کا بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!ایک اور چیز صاف پانی کے حوالے سے کہوں گی کہ صاف پانی کا جو پروگرام شروع کیا گیا ہے بہتر ہو تا کہ sanitation کے لئے علیحدہ سے بجٹ میں رقم مختص کی جاتی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو ہیپاٹائٹس اور ڈینگی سے بچانا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:بہت شکریہ۔محترمہ!آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم:جناب سپیکر!میں صبح 10:30 بجے سے بیٹھی ہوئی ہوں۔صرف ایک آدھ point مزید ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ wind up کر لیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم:جناب سپیکر!"اپنا روزگار سکیم"کا دائرہ وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔اس میں غریب اور ان پڑھ افراد کے لئے اگر گرین رکشا سکیم متعارف کروائی جائے تاکہ ہم غریب گھرانوں کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر!میں آخر میں یہ کہوں گی کہ عوام کو روایتی تھانہ کلچر سے نجات دلانے کے لئے جو Police Service Centres قائم کئے گئے ہیں یہ قابل تعریف ہیں۔وہاڑی میں اس کا افتتاح ہو چکا ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ اگر ہم سب مل کر اپنے صوبہ پنجاب اور اپنے وطن کی ترقی کے لئے اچھا

سوچیں اور اچھا کام کریں تو ہمیں اس بات کا بھی بہت زیادہ اندازہ ہے کہ پاکستان کا گراف عالمی سطح پر بھی بلند ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔آج کی لسٹ مکمل ہو گئی ہے۔اگلے روز بھی سالانہ بجٹ پر عام بحث جاری رہے گی۔اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 18۔جون 2015 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 309

ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 334
report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 11 of 2015) 215

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Continuous increase in liver and kidneys diseases in the country 193
-Increase in road accidents due to dilapidated condition of road at Saikrawali Dinga Kunja, Gujrat 81

ADNAN FAREED, QAZI
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 387

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-10th June, 2015 3
-11th June, 2015 125
-12th June, 2015 221
-15th June, 2015 255
-16th June, 2015 327
-17th June, 2015 397

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 331

AHMED KHAN BALOCH, MR. *(Parliamentary Secretary for Public Prosecution)*
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 488
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 178
-The Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2015 (Bill No.23 of 2015) 178
-The Punjab Mass Transit Authority Bill 2015 (Bill No. 22 of 2015)

PAGE NO.

AHMED KHAN BHACHER, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 401
AHMED SAEED, QAZI
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 305
AKHTAR ALI, BAO
question REGARDING-
-Details about aids granted out of Benevolent Fund to government servants *(Question No. 6008*)* 61
ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*
Answers to the questions REGARDING-
-Details about allotment of government residences in violation of rules and regulations *(Question No. 2985*)* 32
-Helicopters in use of Punjab Government and other details *(Question No. 2146*)* 16
-Number of government residences in GOR-I Lahore and other details *(Question No. 2153*)* 24
-Out of turn allotment of government residences in Lahore and other details *(Question No. 3054*)* 42
ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR
question REGARDING-
-Details about education system in Post Graduate College district Rajanpur *(Question No. 4569*)* 162
ALLAUDDIN, SHEIKH
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Continuous increase in liver and kidneys diseases in the country 194
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 376
question REGARDING-
-Details about Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 45
AMJAD ALI JAVAID, MR.
DISCUSSION On- 337

PAGE NO.

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 175

questions REGARDING- 175

-Details about government colleges in district Toba Tek Singh *(Question No. 5794*)* 54

-Details about private universities *(Question No. 5790*)* 55

-Justification of examinations given by NTS in presence of Punjab Public Service Commission *(Question No. 5848*)*

-Matter about increase in grants given out of Benevolent Fund *(Question No. 5857*)*

ASIF MEHMOOD, MR.

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 384

Privilege motion REGARDING- 462

-Insulting behaviour of Police personnel with MPAs

AUTHORITIES-

-Of the House 5

AYSHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

BILLS-

-The Punjab Finance Bill, 2015 250

-The Punjab Infrastructure Development Cess Bill, 2015 *(Introduced in the House)* 251

BUDGET-

-SPEECH FOR FINANCIAL YEAR 2015-16 225

Punjab sales tax on services act 2012-

-Laying of Notifications relating to amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid 251

Schedules OF Budget-

-PRESENTATION OF SCHEDULE OF ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 250

-Presentation of Schedule of Supplementary Budget for the year 2014-15 250

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2015-16 355

	PAGE NO.
B	
BILLS-	
-The Punjab Infrastructure Development Cess Bill, 2015 *(Introduced in the House)*	251
-The Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	211-213
	250
-THE PUNJAB FINANCE BILL, 2015 *(INTRODUCED IN THE HOUSE)*	205-210
-The Punjab Motor Vehicles Transaction Licensees Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	91-101
	101-116
-The University of Jhang Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	
-The University of Sahiwal Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	
BUDGET-	
-General discussion on Annual Budget for the year 2015-16	259,331,393,401
-Speech for financial year 2015-16	225
C	
CABINET-	
-Of the Punjab	5
Call attention Notices REGARDING	183
-Details about arrested accused persons in Baghdad -ul- Jadeed, Bahawalpur	184
-Details about murder of the son and the friend of MPA Gujranwala	187
-Details about murder of two brothers by firing of Rawalpindi Police	
-Details about robbery in Moza Ahli Rawana (Police Station Kot Moman) Sargodha	181
CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB	
-SEE UNDER MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN	
Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***	452
-On the sad demise of mother of Mr. Ghazanfar Abbas Chheena, MPA	
-On the sad demises of Ch. Shamshad Ahmed Khan, MPA, son of Mrs. Sultana Shaheen MPA, brother of Malik Asif Bha, Advocate of Daska Bar and martyrs of Barma	14
D	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2015-16	259, 331,393,401

PAGE NO.

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

question REGARDING-

-Number of employees in Anti-Corruption Department Lahore and other details *(Question No. 3171*)* 50

-Out of turn allotment of government residences in Lahore and other details *(Question No. 3054*)* 41

FAIZA MUSHTAQ, MRS.

-Oath of office 13

FARZANA NAZIR, DR.

question REGARDING-

-Details about making useable the cricket ground of Hailey College Punjab University *(Question No. 2708*)* 136

G

GHULAM MURTAZA, CH.

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 321

GULNAZ SHAHZADI, MRS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2015-16 470

h

HAMMAD NAWAZ KHAN TIPPU, MR

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2015-16 444

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about action taken against illegally residing students in hostels of Punjab University Lahore *(Question No. 3313*)* 172

-Details about boys colleges of Faisalabad *(Question No. 4822*)* 165

-Details about colleges and staff in Sahiwal *(Question No.3551*)* 142

-Details about education system in Post Graduate College district Rajanpur *(Question No. 4569*)* 162

-Details about funds granted to colleges in Sahiwal *(Question No. 3552*)* 146

152

PAGE NO.

-Details about government and private hospitals in district Lahore *(Question No. 4073*)* 175
-Details about government colleges in district Toba Tek Singh *(Question No. 5794*)* 174
-Details about Government Girls Degree College Malikwal, Mandi Bahauddin *(Question No. 5447*)* 136
-Details about making useable the cricket ground of Hailey College Punjab University *(Question No. 2708*)* 175
-Details about private universities *(Question No. 5790*)* 160
-Details about recruitments of class IV employees in UET Taxila *(Question No.4473*)* 150
-Details about regularization of IT employees of Higher Education Department *(Question No. 3799*)* 130
-Details about service structure of College Librarians *(Question No. 3275*)* 137
-Establishment of Women University in Bahawalpur and other details *(Question No. 3328*)* 172
-Inauguration of sub campus of Bahauddin Zakariya University *(Question No. 3316*)*

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 464

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 419
IJAZ AHMAD ACHLANA, MEHR *(Parliamentary Seceretary for Home)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 449
INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.
Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-*** 452
-On the sad demise of mother of Mr. Ghazanfar Abbas Chheena, MPA

J

JAVED AKHTAR, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 383

PAGE NO.

K

KANJI RAM, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 494

KANWAL NAUMAN, MRS.
question REGARDING-
-Details about quota of special persons in government recruitments *(Question No. 412)* 62

KASHIF ALI CHISHTY, PIR
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 497

KHADIJA UMAR, MRS.
questionS REGARDING-
-Details about Anti-Corruption Department cases in district Lahore during 2012-13 *(Question No. 5584*)* 53
-Details about applications received for different grants in district Gujrat *(Question No. 485*)* 63
-Details about cases of Anti-Corruption registered in Gujranwala range *(Question No. 487)* 65
-Details about corruption cases registered in Gujranwala range *(Question No. 484)* 63
-Details about expiry of allotment period in Chauburji Quarters Garden Estate *(Question No. 631)* 66
-Number of employees in Anti-Corruption Department and other details *(Question No. 5425*)* 53

KHALID GHANI CHAUDHRY, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 366

L

LEADER OF THE OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LIAQAT ALI, RANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 414

LUBNA FAISAL, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 340

PAGE NO.

M

MADIHA RANA, MRS.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 415

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 69
-The Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015 (Bill No. 31 of 2015)

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for School Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology, Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about action taken against illegally residing students in hostels of Punjab University Lahore *(Question No. 3313*)* 172
-Details about government colleges in district Toba Tek Singh *(Question No. 5794*)* 176
-Details about Government Girls Degree College Malikwal, Mandi Bahauddin *(Question No. 5447*)* 174
-Details about private universities *(Question No. 5790*)* 175
-Inauguration of sub campus of Bahauddin Zakariya University *(Question No. 3316*)* 173

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 299

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of the Opposition)*
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 259

point of order REGARDING- 76
-Demand for taking up the Adjournment Motion out of turn about blind persons

RESOLUTION regarding- 89
-Condemnation of cruelty to Muslims of Barma (Myanmar) and demand for raising this issue at international level

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Seceretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING- 166
-Details about boys colleges of Faisalabad *(Question No. 4822*)* 142

PAGE NO.

-Details about colleges and staff in Sahiwal *(Question No.3551*)* 163
-Details about education system in Post Graduate College district Rajanpur *(Question No. 4569*)* 146
-Details about funds granted to colleges in Sahiwal *(Question No. 3552*)* 152
-Details about government and private hospitals in district Lahore *(Question No. 4073*)* 136
-Details about making useable the cricket ground of Hailey College Punjab University *(Question No. 2708*)* 161
-Details about recruitments of class IV employees in UET Taxila *(Question No.4473*)* 150
-Details about regularization of IT employees of Higher Education Department *(Question No. 3799*)* 131
-Details about service structure of College Librarians *(Question No. 3275*)* 138
-Establishment of Women University in Bahawalpur and other details *(Question No. 3328*)*

MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION ADDITIONAL CHARGE OF HOME DEPARTMENT
-See under Shuja Khanzada (T.Bt.), Col (Retd)

MINISTER FOR FINANCE
-See under Aysha Ghaus Pasha, Dr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY, TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, rana

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 84,87,117,204,210,213

MUHAMMAD AFZAL, DR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 342

MUHAMMAD AFZAL, RANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 346

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 405

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 490

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 70
-The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015 70

PAGE NO.

(Bill No. 24 of 2015)
-The University of Okara Bill 2015 (Bill No. 25 of 2015)

MUHAMMAD ALI, RAJA
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 370

MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 390

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 436
point of order REGARDING-
-Murder of two children by Rawalpindi Police 73

MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Parliamentary Seceretary for Information & Culture)*
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 296
point of order REGARDING-
-MURDER OF TWO CHILDREN BY RAWALPINDI POLICE 73

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 484
questions REGARDING-
-Details about applications received for different grants in district Sahiwal *(Question No. 5903*)* 56
-Details about colleges and staff in Sahiwal *(Question No.3551*)* 142
-Details about funds granted to colleges in Sahiwal *(Question No. 3552*)* 146
-Details about Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 5905*)* 59
-Details about service structure of College Librarians *(Question No. 3275*)* 130

MUHAMMAD ASAD ULLAH, CH. (*Parliamentary Secretary for Food)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 343

PAGE NO.

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***

-On the sad demises of Ch. Shamshad Ahmed Khan, MPA, son of Mrs. Sultana Shaheen MPA, brother of Malik Asif Bha, Advocate of Daska Bar and martyrs of Barma 14

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2015-16 453

MOTION regarding-

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 117

questions REGARDING-

-Helicopters in use of Punjab Government and other details *(Question No. 2146*)* 16

-Number of government residences in GOR-I Lahore and other details *(Question No. 2153*)* 23

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 17th June, 2015 430

Resolution REGARDING-

-Condemnation of the statement of Indian Prime Minister Narinder Moodi in confession of the making Bangladesh 119

MUHAMMAD EJAZ SHAFI, MR.

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 311

MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, ABU HAFS, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2015-16 479

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2015-16 499

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 313

MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK

DISCUSSION On- 438

PAGE NO.

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16

MUHAMMAD KAZIM ALI PIRZADA, MIAN
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 429

MUHAMMAD MASOOD ALAM, SYED, MAKDUM
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 482

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.
DISCUSSION On-
475

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about aids granted out of Benevolent Fund to government servants *(Question No. 6008*)* 61
-Details about Anti-Corruption Department cases in district Lahore during 2012-13 *(Question No. 5584*)* 54
-Details about applications received for different grants in district Gujrat *(Question No. 485*)* 64
-Details about applications received for different grants in district Sahiwal *(Question No. 5903*)* 57
-Details about appointments by Punjab Public Service Commission *(Question No. 4878*)* 51
-Details about appointments by Punjab Public Service Commission during 2011-12 *(Question No. 2470*)* 49
-Details about Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 46
-Details about cases of Anti-Corruption registered in Gujranwala range *(Question No. 487)* 66
-Details about corruption cases registered in Gujranwala range *(Question No. 484)* 63
-Details about expiry of allotment period in Chauburji Quarters Garden Estate *(Question No. 631)* 67
-Details about pending inquiries in Anti-Corruption Department Gujranwala *(Question No. 5388*)* 52
-Details about Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 5905*)* 59
-Details about quota of special persons in government recruitments *(Question No. 412)* 62
-Justification of examinations given by NTS in presence of Punjab Public Service Commission *(Question No. 5848*)* 55
56

PAGE NO.

-Matter about increase in grants given out of Benevolent Fund *(Question No. 5857*)* 53
-Number of employees in Anti-Corruption Department and other details *(Question No. 5425*)* 50
-Number of employees in Anti-Corruption Department Lahore and other details *(Question No. 3171*)*

MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 362

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.
Call attention Notice REGARDING 184
-Details about murder of the son and the friend of MPA Gujranwala

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 319

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 292

MUHAMMAD YAQUB NADEEM SETHI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 478

MUHAMMAD YOUSAF KASELYIA, CH.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 381

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 72
-The Provincial Motor Vehicles (2nd Amendment) Bill 2015 (Bill No. 28 of 2015) 72
-The Punjab Motor Vehicles Transaction Licensees Bill 2015 (Bill No. 29 of 2015)

MUKHTAR AHMED BHARATH, MALIK, DR.
report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Accounts of the Punjab Government by Auditor General of Pakistan for the year 2009-10 337

MUMTAZ AHMAD MAHARWI, MIAN
DISCUSSION On- 364

PAGE NO.

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16

MUNAWAR HUSSAIN RANA ALIAS MUNAWAR GHOUS KHAN, RANA

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 378

MOTION regarding-

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 213

Resolution REGARDING-

-Demand for declaring the site of Marri Gorchani (Rajanpur) as a health provoking place 214

N

Naat-e-Rasool-e-MaqbooL (saw) Presented in the House in sessions held on-

-10th June, 2015 12
-11th June, 2015 128
-12th June, 2015 224
-15th June, 2015 258
-16th June, 2015 330
-17th June, 2015 400

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 372

question REGARDING-

-Details about government and private hospitals in district Lahore *(Question No. 4073*)* 152

NAHEED NAEEM, MRS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2015-16 473

NAJMA BEGUM, MRS.

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 496

PAGE NO.

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding- 193

-Continuous increase in liver and kidneys diseases in the country

-Increase in road accidents due to dilapidated condition of road at Saikrawali Dinga Kunja, Gujrat 81

DISCUSSION On- 427

-Annual Budget for the year 2015-16

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Details about action taken against illegally residing students in hostels of Punjab University Lahore *(Question No. 3313*)*

-Inauguration of sub campus of Bahauddin Zakariya University *(Question No. 3316*)*

172

172

NOTIFICATIONS of-

-Appointment of time and date for presentation of Annual Budget for the year 2015-16

-Appointment of time and date for presentation of Supplementary Budget for the year 2014-15

-Laying of Notifications relating to amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid **1**

-Summoning of 15th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 10th June, 2015

1

251

1

O

OATH OF OFFICE-

-Faiza Mushtaq, Mrs.

PAGE NO.

13
OFFICERS-
-Of the House

9
ORDINANCE *(Laid in the House)*-
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies (Amendment) Ordinance 2015 91

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 15th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 10th June, 2015 13

Parliamentary Secretaries- 7

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FOOD
-See under Muhammad Asad Ullah, Ch.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION

-SEE UNDER MEHWISH SULTANA, MS.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HOME
-See under Ijaz Ahmad Achlana, Mehr

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR INFORMATION & CULTURE
-See under Muhammad Arshad, Rana

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-SEE UNDER NAZAR HUSSAIN, MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PUBLIC PROSECUTION

-SEE UNDER AHMED KHAN BALOCH MR.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD
-See under Ali Asghar Manda, Advocate, Ch.

PAGE NO.

points of order REGARDING-
-Demand for taking up the Adjournment Motion out of turn about blind persons 76
-Murder of two children by Rawalpindi Police 73

Privilege motion REGARDING- 462
-Insulting behaviour of Police personnel with MPAs

Punjab sales tax on services act 2012-
-Laying of Notifications relating to amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under the Act ibid 251

Q

QAMAR-UL-ISLAM RAJA, ENGINEER
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 423

	PAGE NO.
questions REGARDING-	
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	
-Details about action taken against illegally residing students in hostels of Punjab University Lahore *(Question No. 3313*)*	172
-Details about boys colleges of Faisalabad *(Question No. 4822*)*	165
-Details about colleges and staff in Sahiwal *(Question No.3551*)*	142
-Details about education system in Post Graduate College district Rajanpur *(Question No. 4569*)*	162
-Details about funds granted to colleges in Sahiwal *(Question No. 3552*)*	146
-Details about government and private hospitals in district Lahore *(Question No. 4073*)*	152
-Details about government colleges in district Toba Tek Singh *(Question No. 5794*)*	175
-Details about Government Girls Degree College Malikwal, Mandi Bahauddin *(Question No. 5447*)*	174
-Details about making useable the cricket ground of Hailey College Punjab University *(Question No. 2708*)*	136
-Details about private universities *(Question No. 5790*)*	175
-Details about recruitments of class IV employees in UET Taxila *(Question No.4473*)*	160
-Details about regularization of IT employees of Higher Education Department *(Question No. 3799*)*	150
-Details about service structure of College Librarians *(Question No. 3275*)*	130
-Establishment of Women University in Bahawalpur and other details *(Question No. 3328*)*	137
-Inauguration of sub campus of Bahauddin Zakariya University *(Question No. 3316*)*	172
S & GAD DEPARTMENT-	
-Details about aids granted out of Benevolent Fund to government servants *(Question No. 6008*)*	61
-Details about allotment of government residences in violation of rules and regulations *(Question No. 2985*)*	32
-Details about Anti-Corruption Department cases in district Lahore during 2012-13 *(Question No. 5584*)*	53
-Details about applications received for different grants in district Gujrat *(Question No. 485*)*	63
-Details about applications received for different grants in district Sahiwal *(Question No. 5903*)*	56
-Details about appointments by Punjab Public Service Commission *(Question No. 4878*)*	51
-Details about appointments by Punjab Public Service Commission	49

PAGE NO.

during 2011-12 *(Question No. 2470*)* 45
-Details about Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 65
-Details about cases of Anti-Corruption registered in Gujranwala range *(Question No. 487)* 63
-Details about corruption cases registered in Gujranwala range *(Question No. 484)* 66
-Details about expiry of allotment period in Chauburji Quarters Garden Estate *(Question No. 631)* 52
-Details about pending inquiries in Anti-Corruption Department Gujranwala *(Question No. 5388*)* 59
-Details about Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 5905*)* 62
-Details about quota of special persons in government recruitments *(Question No. 412)* 16
-Helicopters in use of Punjab Government and other details *(Question No. 2146*)* 54
-Justification of examinations given by NTS in presence of Punjab Public Service Commission *(Question No. 5848*)* 55
-Matter about increase in grants given out of Benevolent Fund *(Question No. 5857*)* 53
-Number of employees in Anti-Corruption Department and other details *(Question No. 5425*)* 50
-Number of employees in Anti-Corruption Department Lahore and other details *(Question No. 3171*)* 23
-Number of government residences in GOR-I Lahore and other details *(Question No. 2153*)* 41
-Out of turn allotment of government residences in Lahore and other details *(Question No. 3054*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-11th June, 2015 206
-17th June, 2015 430

R

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 30 of 2015) 69

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -

- -10th June, 2015 — 11
- -11th June, 2015 — 127
- -12th June, 2015 — 223
- -15th June, 2015 — 257
- -16th June, 2015 — 329
- -17th June, 2015 — 399

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

- -Accounts of the Punjab Government by Auditor General of Pakistan for the year 2009-10 — 337
- -The Child Marriage Restraint (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 11 of 2015) — 215
- -The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 24 of 2015) — 70
- -The Provincial Motor Vehicle (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 23 of 2015) — 178
- -The Provincial Motor Vehicles (2nd Amendment) Bill 2015 (Bill No. 28 of 2015) — 72
- -The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 30 of 2015) — 69
- -The Punjab Mass Transit Authority Bill 2015 (Bill No. 22 of 2015) — 178
- -The Punjab Maternity Benefits (Amendment) Bill 2015 (Bill No.26 of 2015) — 178
- -The Punjab Motor Vehicles Transaction Licensees Bill 2015 (Bill No. 29 of 2015) — 72
- -The Punjab Protection of Women against Violence Bill 2015 (Bill No. 31 of 2015) — 69
- -The Stamp (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 27 of 2015) — 177
- -The University of Okara Bill 2015 (Bill No. 25 of 2015) — 70

Resolutions REGARDING-

- -Condemnation of cruelty to Muslims of Barma (Myanmar) and demand for raising this issue at international level — 89
- -Condemnation of the statement of Indian Prime Minister Narinder Moodi in confession of the making Bangladesh — 119
- -Demand for declaring the site of Marri Gorchani (Rajanpur) as a health provoking place — 214
- -Show of deep grief and sorrow on sad the demises of Ch. Shamshad Ahmed Khan (MPA PP-100) and his son — 85

S

S & GAD DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Details about aids granted out of Benevolent Fund to government servants *(Question No. 6008*)* 61
-Details about allotment of government residences in violation of rules and regulations *(Question No. 2985*)* 32
-Details about Anti-Corruption Department cases in district Lahore during 2012-13 *(Question No. 5584*)* 53
-Details about applications received for different grants in district Gujrat *(Question No. 485*)* 63
-Details about applications received for different grants in district Sahiwal *(Question No. 5903*)* 56
-Details about appointments by Punjab Public Service Commission *(Question No. 4878*)* 51
-Details about appointments by Punjab Public Service Commission during 2011-12 *(Question No. 2470*)* 49
-Details about Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 45
-Details about cases of Anti-Corruption registered in Gujranwala range *(Question No. 487)* 65
-Details about corruption cases registered in Gujranwala range *(Question No. 484)* 63
-Details about expiry of allotment period in Chauburji Quarters Garden Estate *(Question No. 631)* 66
-Details about pending inquiries in Anti-Corruption Department Gujranwala *(Question No. 5388*)* 52
-Details about Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 5905*)* 59
-Details about quota of special persons in government recruitments *(Question No. 412)* 62
-Helicopters in use of Punjab Government and other details *(Question No. 2146*)* 16
-Justification of examinations given by NTS in presence of Punjab Public Service Commission *(Question No. 5848*)* 54
-Matter about increase in grants given out of Benevolent Fund *(Question No. 5857*)* 55
-Number of employees in Anti-Corruption Department and other details *(Question No. 5425*)* 53
-Number of employees in Anti-Corruption Department Lahore and other details *(Question No. 3171*)* 50
-Number of government residences in GOR-I Lahore and other details *(Question No. 2153*)* 23
-Out of turn allotment of government residences in Lahore and other details *(Question No. 3054*)* 41

	PAGE NO.
SAADIA SOHAIL RANA, MRS.	
BILL *(Discussed upon)-*	
-The University of Sahiwal Bill 2015	105
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2015-16	420
SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*	
BILLS *(Discussed upon)-*	
-The Provincial Motor Vehicles (Second Amendment) Bill 2015	211
-The Punjab Motor Vehicles Transaction Licensees Bill 2015	205
-The University of Jhang Bill 2015	91,101
-The University of Sahiwal Bill 2015	101, 107,116
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	84,87,204,210,213
ORDINANCE *(Laid in the House)-*	
-THE PUNJAB INSTITUTE OF QURAN AND SEERAT STUDIES (AMENDMENT) ORDINANCE 2015	91
	463
Privilege motion REGARDING-	
	85
-INSULTING BEHAVIOUR OF POLICE PERSONNEL WITH MPAS	
Resolution REGARDING-	
-Show of deep grief and sorrow on sad the demises of Ch. Shamshad Ahmed Khan (MPA PP-100) and his son	
Schedules OF Budget-	250
	250
-PRESENTATION OF SCHEDULE OF ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16	
-Presentation of Schedule of Supplementary Budget for the year 2014-15	
SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR	
Call attention Notice REGARDING	187
-Details about murder of two brothers by firing of Rawalpindi Police	
DISCUSSION On-	446
-Annual Budget for the year 2015-16	
SHAHZAD MUNSHI, MR.	

PAGE NO.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Maternity Benefits (Amendment) Bill 2015 (Bill No.26 of 2015) 178

SHAFQAT MAHMOOD, MR.
QUESTION regarding-
-Details about Government Girls Degree College Malikwal, Mandi Bahauddin *(Question No. 5447*)* 174

SHAMEELA ASLAM, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 500

SHUJA KHANZADA (T.BT.), COL (RETD) *(Minister for Environment Protection Additional Charge of Home Department)*

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING 183
-Details about arrested accused persons in Baghdad -ul- Jadeed, Bahawalpur 184
-Details about murder of the son and the friend of MPA Gujranwala 187
-Details about murder of two brothers by firing of Rawalpindi Police
-Details about robbery in Moza Ahli Rawana (Police Station Kot Moman) Sargodha 181

SUMMONING-
-Notification of summoning of 15th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 10th June, 2015

1

SHUNILA RUTH, MRS.
BILL *(Discussed upon)-*
-The University of Sahiwal Bill 2015
DISCUSSION On- **102, 104**
-Annual Budget for the year 2015-16
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 11th June, 2015 440

206

T

TAHIR, MIAN
QUESTIONS regarding-
-Details about boys colleges of Faisalabad *(Question No. 4822*)*
-Details about regularization of IT employees of Higher Education

PAGE NO.

Department *(Question No. 3799*)* 165

150

TARIQ MEHMOOD, MIAN
DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16 302

QUESTION regarding-
-Details about pending inquiries in Anti-Corruption Department Gujranwala *(Question No. 5388*)* 52

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16

492

TEHSEEN FAWAD, MRS.

Condolence ***(PRAY FOR FORGIVENESS)-***
-On the sad demises of Ch. Shamshad Ahmed Khan, MPA, son of Mrs. Sultana Shaheen MPA, brother of Malik Asif Bha, Advocate of Daska Bar and martyrs of Barma

14

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2015-16 466

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
DISCUSSION On-

349

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16

point of order REGARDING- 76
-Demand for taking up the Adjournment Motion out of turn about

PAGE NO.

BLIND PERSONS 51

49

questions REGARDING- 137

-Details about appointments by Punjab Public Service Commission *(Question No. 4878*)*

-Details about appointments by Punjab Public Service Commission during 2011-12 *(Question No. 2470*)*

-Establishment of Women University in Bahawalpur and other details *(Question No. 3328*)*

Z

ZAHEER-UD-DIN KHAN ALIZAI, MR.

question REGARDING-

-Details about allotment of government residences in violation of rules and regulations *(Question No. 2985*)* 32

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16

487

ZILL-E-HUMA, MRS.

question REGARDING-

-Details about recruitments of class IV employees in UET Taxila *(Question No.4473*)*

160

ZULIFQAR ALI KHAN, MR.

DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- **358**

-The Stamp (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 27 of 2015)

PAGE NO.

177
ZULFIQAR GHORI, MR.
DISCUSSION On-

-ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2015-16
316